بہارِ خلد
ترجمہ
شمائلِ ترمذی
سیّد کفایت علی کافی
مرادآبادی علیہ الرحمۃ
نعیمی کتب خانہ

ہزار شکر خداوند ذوالجلال کریم | و نعت سید ابرار و عترت و اصحاب
کہ ترمذی کے شمائل ہیں اب اردو میں | جو شرح نظم میں کافی نے کی بہزار ادب

بہار خلد

ترجمہ

شمائل ترمذی

بہار خلد رکھا نام تاکہ اہل جہان | پکاریں خلد میں طوبیٰ لہ و حسن مآب
ہزار و سہ صد و شصت ایک سن ہجری کی | چھپی تھی مطبع نگیں میں خوشنما و خوشاب
دوبارہ تیرہ سو چون میں اہلسنت کے | پریس قی سی یونس نے جاری کی یہ کتاب

قصیدہ فہرست ابواب کتاب بہار خلد ترجمہ شمائل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از شیخ عبد الرحمٰن حسن

جمع الشمائل ترمذی احسن بصدق مقاله	کتاب جزی بجود محمد بفعاله	فی طبعه صرف اهتمام الاخسن بسواله
ممتثلا بکمال امر خسن بحسنه جهاله	قطع المبدأ یا سیدی قد انقی بحر آله	تاریخه فی ساعة بلغ العلی بکماله ۱۲۹۱

از شیخ نواز علی سجاد

چو مطبوع مرغوب خاص و عام	شد کرین حسن عادات خیر الوریٰ	دو سجادہ از بہر طبعش بخواں	بیان صفات حبیب خدا ۱۲

تعالیٰ شانہ کا وصف لکھنے میں کب آتا ہے — کہ مشکل بیان دہشت سے خامہ تھرتھراتا ہے
ذرا او برکت احمد زبان تک میری آجانا — کہ تیرے ہی وسیلہ سے قلم کافی اٹھاتا ہے

دکھا دے مجھکو اے خلاق معبود — نبی کے واسطے اب راہ مقصود
بیان شافی و کافی عطا کر — ثناخوان جناب مصطفیٰ کر

الٰہی آپ کی الطاف بے حد — بیاں کب ہوں کروں گر لاکھ میں کد
فقط میں کیا اگر افراد عالم — قلم اشجار کے لیکر ہوں باہم

سمندر کی بنا دیں گر سیاہی — بیاں ہوں پر نہ الطاف الٰہی
ہر اک احسان اسکا بے بدل ہے — ہر اک انعام فیض لم یزل ہے

ہر اک بندہ ہو رہین فضل باری — کسے طاقت کرے نعمت شماری
ہے یکساں یوں تو گو مخلوق عالم — ولیکن خاص اک رحمت میں ہیں ہم

وہ رحمت کیا وجود مصطفیٰ ہے — نمود ذات فخر انبیا ہے
سزاوار خطاب پاک لولاک — ہوا جنکے قدم سے فخر افلاک

مجھے شیریں زبانی دے الٰہی — کہ ہوں مصروف نعت مصطفیٰ ہی
ملاحت شعر میں جا بجا ہو — ملیحان عرب کا خاک پا ہوں

فصاحت ہو سخن میں یہ دعا ہے — فصیحان عرب سے دل لگا ہے
ملے میرے سخن کو فیض ارشاد — بحق احمد و اولاد امجاد

سبب اس نظم کا بھی کچھ رقم کرنا مناسب ہے — کہ عالم کا کفیل کار کیا اسباب لاتا ہے

ذرا اے طالبان سیر اخبار — سنو اب بندۂ کافی کی گفتار
کہ تھی مدت سے مجھکو یہ تمنا — یہی تھا روز و شب مقصود اپنا

کہ کیجئے نظم اخلاق نبی کو — احادیث کتاب ترمذی کو
نبی کے جو شمائل کا بیاں ہے — محبوں کے لیئے آرام جاں ہے

زبان ہند میں اسکو سناؤں — رلاؤں عاشقوں کو اور ہنساؤں
رہی یکچند دلکی دل میں حسرت — نہ پائی آہ پر اتنی فراغت

عدیم الفرصتی سے ہو کے ناچار
کیا جو مشورہ میں عقل کو بار

فراغت کا اگر طالب رہیگا
نہ پائیگا کبھی مقصود دل کا

نظر آتا ہے گو یہ کام دشوار
مگر اس راہ میں اللہ ہے یار

یہ طرز نظم ہے میں نے اٹھایا
کہ اکثر ترجمہ لفظو نکالا یا

کلام مختصر مرغوب پایا
احادیث مکرر کو نہ لایا

نہ آئے راویوں کے نام سمجھ کیا
فقط باقی رہا یہ کام اس میں

کدھر ہے گا کہاں کافی گیا تو
نہو محتاج انصاف سخن گو

کہ یہاں تعریض و تحسین ادیب ہے اصل
سراسر اس جگہ نیت کو ہے دخل

کہ سمجھو انما الاعمال کی بات
عمل کو ربط ہے نیات کیسا

ہمیں اخلاص نیت دے الٰہی
کہ تا روز قیامت ہو رہائی

خرد نے یہ سنا با گوش جاں میں
فراغت غیر ممکن ہے جہاں میں

غرض اب میں بنام حی قیوم
کتاب ترمذی کرتا ہوں منظوم

اگر تائید پر ہے فضل باری
بزودی ہوگی حل مشکل ہماری

کہیں ایسا بھی موقع آگیا ہے
کہ حاصل لفظ و معنی کا لیا ہے

نہایت میں نے کی تشویش و قت
سمائی پر نہ اسنا د روایت

نہیں جائے تعرض اہل انصاف
یہ امر غیر ممکن ہے عیاں صاف

تجھے مطلب ہے ذکر جان جاں سے
تجھے کیا کام تحسین جہاں سے

کہ فرمایا محمد مصطفا نے
رسول مجتبیٰ خیر الورا نے

مدار کار دنیا ہے بہ نیت
مدار کار عقبیٰ ہے بہ نیت

الٰہی واسطے خیر الورا کے
ریا و شرک سے ہمکو بچالے

بَابُ مَا جَاءَ فِی خَلْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ وَلَا بِالْاَبْیَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَاْسِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَاَقَامَ بِمَكَّۃَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَبِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرَ سِنِیْنَ فَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَاْسِ سِتِّیْنَ سَنَۃً وَلَیْسَ فِیْ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَۃً بَیْضَاءَ۔

بدل اس کو سنواے عاشقان صورت احمد
سراپا سید کونین کا کافی سناتا ہے

روایت کی ہے یہ راوی انس نے
نبی کے یار ہمدم ہمنفس نے

میانہ وہ قد خیر الورا تھا
درازی اور پستی سے جدا تھا

صباحت اور ملاحت دونو یکجا
میانہ رنگ مثل قد و بالا

غرض وہ موئے اطہر آپکی تھی (یعنی)
نہ از راستی جو لیدگی سی

کہ تھے حضرت نہ قد آور نہایت
نہ تھے کوتاہ بھی ختم نبوت

نہ بے غایت سپیدی رنگ میں تھی
ملیح محض بھی رنگت نہ آپکی

وہ فرق پاک پر موئے معنبر
نہ جولیدہ نہ سیدھی تھی سراسر

ہوئے چالیس سال جبکہ حضرت
عطا کی حق تعالیٰ نے نبوت

ش۵ اس باب میں شکل و شمائل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے اور اس میں چودہ حدیثیں ہیں ۱۲

۹۳ از جولیدن بروزن و معنی ولیدن کہ از ہم رفتن و پریشان شدن باشد ۱۲ ب

مقیم مکہ تھے پھر دس برس تک
برس دس پھر مدینہ میں تھے بیشک
سپیدی موئے ریش و سر میں گو تھی
ہوئی دنیا سے جو رحلت نبی کی
ولیکن بیس بالوں تک نہ پہنچی
تو عمر پاک پوری ساٹھ کی تھی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً وَلَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ وَكَانَ شَعْرُهٗ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبِطٍ اَسْمَرَ اللَّوْنِ اِذَا مَشٰى يَتَكَفَّأُ

روایت دوسری بھی جو انس کی
کہ خادم وہ رسول اللہ کے تھے
بھرا تھا جسم والا خوبیوں سے
جمال و حسن کی محبوبیوں سے
بیاں کیا کیجیے بالوں کا عالم
بجز لیدہ فقط نہ راست باہم
قدم پڑتا تھا آگے وقت رفتار
کہ تھی حضرت میانہ قد و بالا
سمائی تھی یہ طرز اعتدالی
اگرچہ گندمی رنگت تھی پیدا
دلاور کی طرح قوت سے ہر بار
درازی اور پستی سے مبرا
نہ فربہ تھا نہ لاغر جسم عالی
دمک سرخی کی تھی اسمیں ہویدا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ

برا ابن عازب یار حضرت
میانہ قد مگر اس طرح کا تھا
کہوں کیا جند ا بالوں کا عالم
نظر ہرگز نہ آیا کوئی دلبر
تو اسکی کیجئے ظاہر حقیقت
بیاں اسطرح کرتے ہیں روایت
کہ تھا مائل درازی کو وہ بالا
پڑی تھی کان کی لو تک اسکے
جہاں میں اتنی احسن اور خوشتر
کہ تھی کسطرح کی وہ سرخ رنگت
کہ تھی اسمیں خطوط سرخ اکثر
کہ تھے سردار عالم مرد والا
بیاں شانوں کی خوبی کیجئے کیا
لباس سرخ جسکے زیب تن تھا
ہوئی مذکور یا جب سرخ پوشاک
لکھی ہے شارح مشکوٰۃ یہ بات
نہ تھا لیکن تمامی سرخ دائم
میانہ آپکا تھا قد و بالا
فراخی دوش سے نادوش پیدا
کوئی ایسا حسین میں نے نہ دیکھا
کہ تھی وہ زیب جسم شاہ لولاک
کہ وہ حلہ تو تھا خطوں کے ساتھ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ

روایت دوسری سنئی مناسب
کہ میں نے کوئی ذی لمہ نہ دیکھا
جس کے بال کندھوں تک ہوں
وہ بکھرے بال فرق پاک پر تھے
کہ راوی اسکے بھی ہیں ابن عازب
لباس سرخ میں زیبندہ ایسا
کہ کندھوں تک وہ لٹکے آ رہے تھے
قد والا کا تھا انداز ایسا
برا کا دیکھئے انداز گفتار
کہ جیسا حسن تھا خیر الورا کا
بہت وسعت میان دوش پیدا
درازی اور پستی بھی نہ پیدا
کہ طرز عشق ہی جس سے نمودار
رسول اللہ محبوب خدا کا
کہ تھی پیوستگی اُن میں ہویدا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ

والقدمین ضخم الرأس ضخم الکرادیس طویل المسربۃ اذا مشی تکفأ تکفؤا کانما ینحط من صبب لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ صلی اللہ علیہ وسلم

روایت کی امام اولیا نے — علی مرتضیٰ شیر خدا نے — کہ ایسی تو نہ تھی ختم رسالت — کہ ہو قد مبارک میں طوالت
غرض یوں تھا عیاں شان نبی سے — منزہ ہیں درازی کوتہی سے — کف دست مبارک تھی کشادہ — سطبر وصاف قوت میں زیادہ
قدم میں آپ کے زیبا سطبری — سر عالی باندازِ بزرگی — ہر اک پیوند عضو و استخوانکا — بعنوان بزرگی خوب زیبا
خط باریک تھا سینہ سے تا ناف — کھنچے گیسوے مبارک سے بہت صاف — پیادہ جبکہ چلتے تھے زمیں پر — قدم آگے جھکو پڑتے تھے بڑھکر
یہ صورت چال کی انکی عیاں تھی — بلندی سے ہو گویا میل پستی — جمال حسن میں کوئی طرحدار — نہ دیکھا میں نے اٹھنے لگے زنہار
کہوں کیا بعد بھی انکے نہ دیکھا — جہاں میں آپ کی مانند رعنا — یہاں اب فکر حسن بے بلا ہے — یہاں کب عاشقوں کی جی کو کل ہے

ذرا او کافی آشفتہ احوال — **غزل** — غزل کوئی سنا دے ہمکو فی الحال

بہار خلد ہے روئے محمد — شمیم جانفزا روئے محمد — سہی سرو ریاض بے مثالی — قد رعنائی دلجوئے محمد
نہ دیکھا ہو زمیں پر جسنے فردوس — وہ آکر دیکھ لے کوئے محمد — کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا — عدیم المثل ہی خوئے محمد
ہمیں ہے وہ جگہ محراب طاعت — جہاں ہو ذکر ابروئے محمد — دل وحشی ہے زنجیریں تڑاتا — بشوق یاد گیسوئے محمد
بس اب کافی ہی آگے جائے آ — کہاں تو اور کہاں روئے محمد

ح عن علی بن ابی طالب کان علیؓ اذا وصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالطویل الممغط ولا بالقصیر المتردد وکان ربعۃ من القوم لم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط کان جعدا رجلا ولم یکن بالمطھم ولا بالمکلثم وکان فی وجھہ تدویر ابیض مشرب ادعج العینین اھدب الاشفار جلیل المشاش والکتد اجرد ذو مسربۃ شثن الکفین والقدمین اذا مشی تقلع کانما ینحط فی صبب واذا التفت التفت معا بین کتفیہ خاتم النبوۃ وھو خاتم النبیین اجود الناس صدرا واصدق الناس لھجۃ والینھم عریکۃ واکرمھم عشیرۃ من راٰہ بدیھۃ ھابہ ومن خالطہ معرفۃ احبہ یقول ناعتہ لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ فرماتے علی مرتضیٰ ہیں — کہ وصاف جناب مصطفیٰ ہیں — کہ تھا جد نہ طول قد اقدس — نہ تھا ایسا کہ ہو کوتاہ از بس
میانہ قد تھے مخدوم دو عالم — سبھی قوم و قبائل سے معظم — میانہ قد مگر اسطرح کا تھا — کہ تھا مائل درازی کو وہ بالا

فقط سیدھے نہ پر خم بال انکے
کچھ اک تدویر بھی لیکن نمایاں
دمکتی تھی بہم سرخی سپیدی
بخوبی و بخوبرنگی بس کہ دلبند
کہیں مو اور کہیں اندام تھا صاف
کہا ہے ادیبوں شارح نے بجا
قدم بر گندہ تھے حضرت کے تھا نے
نظر میں نور بیا کی عیاں تھا
عطا و جود میں بھی اجود الناس
ملائم خو نہایت نرم گفتار
اگر ہوتا تھا واقف حسن خو سے
کہ کیا حسن جناب مصطفےٰ تھا
پس و پیدا رحضرت بھی جہاں ہیں

خمی و راستی کے درمیاں تھے
بڑے مقتدائے دین ایماں
چمکتا تھا یہ کچھ نور تجلی
تمامی مرفق و شانہ کے پیوند
کھنچا تھا خط مو سینہ سے تا ناف
بزرگی انگلیوں میں بھی ہویدا
زمین پست کو گویا تھے جاتے
نہ وہاں زر دین دینا کا گمان تھا
بکرنے تھی کبھی دینے میں و پس
بفرط کرمت یاروں کے غمخوار
تو رکھتا دوست انکو کرسی سی
کہ ان جیسا کوئی ہیں نے نہ دیکھا
نہ دیکھا کوئی گل اس گلستاں میں یا

تن عالی نہ فربہ تھا سراسر
وہ پر انوار تھی حضرت کی رنگت
سپید چشم کا عالم چشم بد دور
نہ اکثر بال تھے حضرت کے تن پر
کف دست و کف پا بنی میں
خرام ایسا جناب پاک کا تھا
اٹھاتے تھے جدھر کو چشم عالی
میان دوش تھی مہر نبوت
لب و لہجہ مزین راستی سے
انھیں جو دیکھتا ناگاہ انسان
جمال و حسن کا عالم کہوں کیا
نظیر حسن احمد کوئی خوش رو
نزول رحمت و صل الہیٰ

رخ انور نہ تھا مطلق مدور
سپیدی تھی نہ جیسیں بے نہایت
درازی مژہ کی نور علی نور
نہ بے موئی کا عالم سب بدن پر
بزرگی تھی مناسب فربہی میں
کہ جس سے طرز جولانی تھا پیدا
نظر کرتے تھے حضرت لاابالی
رسول اللہ تھے ختم رسالت
بجا ہے یعنی صادق ما انکو کہیے
جلال شان سے ہوتا ہراساں
سکے تھا مدح خوان خیر الوریٰ کا
نظر آیا نہ اس سے قبل مجھ کو
بر سنے پاک و حسن مصطفائی

خ عن الحسن بن علی قال سألت تعالی هند بن ابی هالة وکان وصافا عن حلیة النبی صلی الله علیه وسلم وانا اشتهی ان یصف لی منها شیئا اتعلق به فقال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم فخما مفخما یتلألأ وجهه تلألؤ القمر لیلة البدر اطول من المربوع واقصر من المشذب عظیم الهامة رجل الشعر ان انفرقت عقیقته فرق والا فلا یجاوز شعره شحمة اذنیه اذا هو وفره ازهر اللون واسع الجبین ازج الحواجب سوابغ فی غیر قرن بینهما عرق یدره الغضب اقنی العرنین له نور یعلوه یحسبه من لم یتأمله اشم کث اللحیة سهل الخدین ضلیع الفم مفلج الاسنان دقیق المسربة کان عنقه جید دمیة فی صفاء الفضة معتدل الخلق بادن متماسک سواء البطن والصدر عریض الصدر بعید ما بین المنکبین ضخم الکرادیس انور المتجرد موصول ما بین اللبة والسرة بشعر یجری کالخط عاری الثدیین والبطن مما سوی ذلک اشعر الذراعین والمنکبین واعالی الصدر طویل الزندین

رَحْبُ الرَّاحَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ سَائِلُ الْأَطْرَافِ أَوْ قَالَ شَائِلُ الْأَطْرَافِ خُمْصَانُ الْأَخْمَصَيْنِ مَسِيحُ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَاءُ إِذَا زَالَ قَلْعًا يَخْطُو تَكَفِّيًا وَيَمْشِي هَوْنًا ذَرِيعُ الْمِشْيَةِ إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ إِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا خَافِضُ الطَّرْفِ نَظَرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَطْوَلُ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوقُ أَصْحَابَهُ يَبْدَءُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ

روایت کی امام باصفا نے / حسن سبط رسول مجتبا نے
کہ تھا ابن ابی ہالہ مرا خال / رسول اللہ کا تھا وصف احوال

کہا میں نے سوال اس باخبر سے / خبر دے حلیۂ خیر البشر سے
کہ ہوں مشتاق ان باتوں کا جد / بیاں کر کچھ تو حال جد امجد

غرض میری یہ ہے سن کر وہ احوال / کروں جو ہو سکے اسناد اعمال
کہا بس ہند نے یوں مجھ سے اسدم / رسول اللہ تھے فخیم مفخم

نگاہوں میں وہ یعنی خوش سیر تھے / دلوں میں بھی بزرگ و نامور تھے
تجلی روئے انور پر درخشاں / کہ جیسے چودویں کا چاند تاباں

میانہ کب قد خیر الوریٰ تھا / میانہ پن سے بھی وہ قد جدا تھا
اگر کوتاہ کہئے تھا نہ کوتاہ / غرض یہاں کیفیت نے گم کیا راہ

قد و بالا کا تھا انکے یہ عالم / میانہ سے دراز اطول کچھ کم
بزرگی تھی سر عالی میں پیدا / نہایت حسن موزونی ہویدا

خم و پیچ عیاں بالوں میں کم تھی / کچھ اک جو لیدگی لیکن بہم تھی
بکھرنے تھی جو فرق پاک بال / تو فرق ان کو کر دیتے تھی فی الحال

اگر از خود نہ بال انکے بکھرتے / تکلف سے نہ ہرگز فرق کرتے
بحال وفرہ سر کے بال انکے / گزر کے نرمہ گوش سے تھے

درخشانی کا عالم رنگ میں تھا / کشادہ تھی جبین عالم آرا
مقوس دونوں ابروئے مقدس / مقدس دونوں ابروئے مقدس

باندازِ مناسب طاق ابرو / نہ تھی پیوستگی آپس میں انکو
عجب خمدار و باریک مطول / عجوبی طاق تھا ثانی و اول

میان ابرو ان اک رگ نمایاں / بوقت غصہ ہو جاتے درخشاں
کہوں کیا خندہ بینی کا عالم / کہ تھے نور و نکے شعلے جس کے توام

معلے بینی خیر البشر تھی / باندازِ بلندی جلوہ گر تھی
جو کوئی بے تامل دیکھتا تھا / بلندی کا گماں ہوتا تھا پیدا

حقیقت میں بلندی تھی نہ چنداں / مگر تھی وہ شعاع روئے رخشاں
خط رخسار کا عالم کہوں کیا / محاسن میں بہت انبوہ پیدا

ملائم آپکے رخسار دونوں / بھلا تشبیہ دوں میں کس سے انکو
بزیبائے کشادہ وہ دہن تھا / کشادہ وہ دہن تھا اور زیبا

کہوں دانتوں کا کیا وہ حسن سادہ / سپید و صاف آپس میں کشادہ
دقیق المسربہ یعنی خط مو / کھنچا سینہ سے تھا تا ناف گلبو

بوصف گردن شایان معراج / کہا راوی نے مثل صورت عاج
مصفا یعنی وہ گردن تھی ایسی / بشکل نقرہ با نور ضیا تھی

کہوں کیا عضو عضو انکے بدن کا / بوضع خود مناسب اور زیبا
عجوبی تھے تناور فخر عالم / تمامی عضو تن مربوط باہم

شکم سینہ صفائی میں برابر / مگر سینہ عریض و پہن خوشتر
فراخی دو دو شانوں میں عیاں تھی / سراسر استخواں میں تھی بزرگی

بدن جو کچھ کھلا پوشاک سے تھا / درخشندہ وہ نور پاک سے تھا
یہ کس کے حسن کا چرچہ ہوا ہے / دل بیتاب کو تڑپا دیا ہے

سنی تعریف کس نوربدن کی	کہ ہے آمد بہار بوانہ پن کی	دل مشتاق نے پایا بہانہ	غزل پڑھتا ہے طرز عاشقانہ

غزل عاشقانہ

بدن تھا آپکا کان تجلی	عیاں چہرہ پہ تھی شان تجلی	تصور کس کی صورتکا بندھا ہے	کہ چھایا دل پہ سامان تجلی
رسول اللہ کی نور جبیں کو	بجا ہے گر کہیں جان تجلی	رخ پر نور پر بالونکا عالم	بہار سنبلستان تجلی
بر و دوش و سر و دست مبارک	ستون نوراز کان تجلی	قد عالی بحسن اعتدالی	سہی سرو گلستان تجلی
نہ تھا کچھ آتش دیدار سے کم	در دندان کا لمعان تجلی	نکلنے سے ہوا پٹکے کے ثابت	کمر تھی برق جولان تجلی
	نہ دیکھا آہ دیدار مبارک	رہا کافی کو ارمان تجلی	
بس ابکافی ذرا تو ہوش میں آ	کہ ہے ختم روایت کا ارادا	گلوئے پاک سینہ تا ناف والا	خط مو تھا کھنچا باریک زیبا
سوا اسکے شکم سینہ سراسر	معرا مو سے تھا صافی برابر	کلائی دونوں شانے اور بازو	مزین تھی بزیب کثرت مو
وہ انکی صدر عالی کی بلندی	خط موسی کی تھی ارجمندی	طویل انکے دونو دست والا	کشادہ تھی کف دست مصفا
بزرگی انکے کف پا میں عیاں تھی	نمایاں دونوں قدموں میں بزرگی	کشیدہ تھیں وہ انگشتان والا	لقب ہے سائل الاطراف جنکا
کہا یا شائل الاطراف کافی	کہ حامل انگلیونکو تھی بزرگی	یہاں جو سائل شائل کو لایا	ہوا تھا شک مگر راوی کو پیدا
کف پا میں سمائی تھی یعنی	کہ رہتی تھی زمین پر سے وہ اونچی	ہوا ادارو بوصف پائے اقدس	کہ تھی پائے مبارک نرم و املس
جدا رہتے زمین سے یوں کف پا	کہ پانی انکے نیچے سے گزرتا	زمین پر جب خراماں آپ جاتے	قدم کو اپنے برکندہ اٹھاتے
انھیں ہوتا خیال میل پستی	بنرمی راہ جاتے سرور دین	ہوا یہ حال وارد باخبار	کہ جسدم آپ جاتے تند رفتار
تو اسدم تھے عیاں یہ صاف معنی	بلندی سے ہے گویا میل پستی	انھیں جب دیکھنا منظور ہوتا	نظر کرتے تھے حضرت بے محابا
بہت رہتے تھے آنکھوں کو جھکائے	نظر یعنی سوئے باطن لگائے	زمین اکثر مشرف تھی نظر سے	فلک کم بہرہ ور ہوتا بصر سے
تامل سوچ تھا کیا ہے نظر میں	لحاظ انکے سمایا تھا بصر میں	بیاں کرتا ہے راوی اور یہ بات	کہ ہوتے آپکے اصحاب ساتھ
تو یہ ارشاد فرماتے تھے حضرت	چلو تم مجھ سے آگے کرکے سبقت	محب اخلاق تھی خیر الورا کے	کہ ہوں مخدوم پیچھے خادم آگے
صفویہ اور عادت مصطفی کی	کہ ہوتا جو کوئی ان سے ملاقی	جناب پاک کرتے اسکو جو ملتا	بتقدیم سلام دین اسلام

عن جابر بن سمرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم اشکل العین منہوس العقب

بیان جابر نے کی شیریں بہت تھا	ہمیں یہ ذکر ہے رحمت کی آیت	ضلیع الفم کہا خیر الورا کے	بزرگی تھی دہن میں یعنی آنکھ
ہوا مذکور لفظ اشکل العین	بوصف چشم پاک جدتین	کہ آنکھ انکی بزیبائے کلاں تھی	سپیدی میں کچھ اک سرخی عیاں تھی

بیاں ہوتا نہیں خوبی کا عالم　　سپیدی اور وہ سرخی کا عالم
سبک کم گوشت ایڑی آپکی تھی　　ایہی تفسیر منہوس العقب کی

ح ۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ وَّ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِيْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ۔

روایت دوسری جابر کی ہے　　کہ سنتا تو نکا دل تڑپا گئی ہے
کہ دیکھا میں نے جو خیر البشر کو　　شب مہتاب میں شکل قمر کو
کہا تھا حلۂ حمرا بدن میں　　لباس سرخ تھا زیبندہ تن میں
مری کچھ اُس گھڑی مضطر نظر تھی　　کبھی اُن پر کبھی سوئے قمر تھی
بتحقیق سخن نزدیک میرے　　رسول اللہ تھے احسن تھے قمر سے
کیا یہاں شوق ذکا فی تقاضا　　کہ لکھوں وصف محبوب خدا کا

غزل

گو ترقی پہ جمال مہ کامل ہووے　　منھ تو دیکھو کہ ترے منھ کے مقابل ہو کر
ماہ کیا سامنے گر آپکے آوے خورشید　　دعوئے نور سے خجلت سے اپنے جل ہووے
کیا یہ خورشید کہ خورشید مقابل ہو اگر　　آپکے آگے ٹھہرنا اُسے مشکل ہووے
شان اجلال یہ آجائیں اگر وہ رخسار　　اسکو طاقت ہے کہ ہو وقت مقابل ہووے
یہاں خوش آیا نہیں حسن ذکر گل عارض کے　　نغمہ خوش ہو باصوت عنادل ہووے
ملک دنیا کو وہ کیا خاک میں لیکر ڈالے　　جو کوئی دولت دیدار کا سائل ہووے
آہ بر باد نہ یوں جائے مرا نالۂ آہ　　آہ کیسا اگر جذبہ کامل ہووے
اب تو بے ڈھب دل حسرت زدہ گھبرا　　یا الٰہی شب فرقت کہیں زائل ہووے
لائیں گر آپکی تصویر نکیر و منکر　　کیا عجب گو مری خلد کی منزل ہووے
ہے تمنا یہی زرات کہ روز محشر　　دست کافی پہ ترا پایۂ محمل ہووے

ح ۱۰ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

ابی اسحٰق ہیں اک مرد راوی　　روایت کرنے کی ہے سطر حکی
کہ اصحابوں میں ہیں جو ابن عازب　　کوئی اُن سے ہوا آکر مخاطب
کہ یعنی تم جو یار مصطفیٰ ہو　　خبر دار رجال با صفا ہو
بتاؤ کیفیت رُوئے نبی کی　　کرو تعریف شکل احمدی کی
کہ روئے پاک محبوب خدا کا　　بشکل سیف کہیے فی المثل تھا
کہا اُس نے نہ تھا چہرہ وہ ایسا　　وہ روئے پاک بل مثل قمر تھا

ح ۱۱ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ كَاَنَّمَا صِيْغَ مِنْ فِضَّةٍ رَّجِلَ الشَّعْرِ

روایت بوہریرہ نے بیاں کی　　زباں صف بنی میں در فشاں کی
کہ یعنی آپ تھے ابیض باندام　　سپید و صاف گویا نقرۂ خام
کچھ اک موئے مبارک میں شکن تھی　　ہویدہ تھی ادا جو لیلیٰ بن کی

ح ۱۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَآءُ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ

شبہہا صاحبکم یعنی نفسہ ورأیت جبریل فاذا اقرب من رأیت بہ شبہا دحیۃ۔

وہ جابر ابن عبداللہ انصار	یہاں اس طرح سے کرتے ہیں گفتار	کہ فرمایا امام مرسلاں نے	کہا ہے سرور کون و مکاں نے
کہ دکھلائے گئے مجھ کو نبی سب	کلیم اللہ پر آئے نظر جب	انھیں ناگاہ اس صورت میں پایا	شنوءہ کے تھے اشخاص گویا
پھر عیسیٰ ابن مریم کو جو دیکھا	شبیہ عروہ بن مسعود پایا	خلیل اللہ ابراہیم فی الفور	نظر یوں آئے گر اب کیجے غور
تو انکی مثل ہو صاحب تمہارا	کیا اپنی جانب کو اشارہ	کہ یعنی میں ہوا دنیا میں پیدا	خلیل اللہ کی صورت ہویدا
نظر کی اور جو روح الامین پر	گئے ناگاہ دیکھا پیش منظر	تو اسکی شکل کی تشبیہ شایاں	ہو شکل دحیہ کلبی نمایاں

ح ۱۳ عن سعید الجریری قال سمعت ابا الطفیل یقول رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما بقی علی وجہ الارض احد راٰہ غیری قلت صفہ لی قال کان ابیض ملیحا مقصدا صلوات اللہ علیہ

سعید تابعی ہیں یہ جریری	روایت یہاں جو کی ہے اس سے مروی	وہ کہتا ہے کہ یوں میں نے سنا تھا	کلام بوطفیل اس طرح کا تھا
کہا تھا یعنی یوں اس محترم نے	رسول اللہ کو دیکھا ہے ہم نے	نہیں باقی ہے اب روئے زمیں پر	بجز میرے کوئی با یہ بہیر
کیا یہ عرض میں نے اس ولی سے	مشرف کیجئے وصف نبی سے	کہا حضرت کا کیا گلفام تن تھا	عجب نمک سمن صافی بدن تھا
سماتے تھے توسط کے یہ اطوار	صباحت میں ملاحت بھی نمودار	سلام اللہ کا خیر الوریٰ پر	رسول اللہ محبوب خدا پر

ح ۱۴ عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلج الثنیتین اذا تکلم رؤی کالنور یخرج من بین ثنایاہ

بیاں کرتے ہیں عبداللہ عباس	نبی کے ابن عم وہ افصح الناس	کہ دو دو آپکے دندان پیشیں	جدا آپس میں تھے بکشادہ آئین
کچھ ایسا فرق تھا دانتوں میں پیدا	کہ جس سے نور زیبائی عیاں تھا	بہنگام تکلم بات کے سات	نظر آتے تھے گویا انوار لمعات
	عجائب فرق تھا دانتوں میں اکثر	نمایاں جس سے تھے نور کے شعلے	

باب ما جاء فی خاتم النبوۃ

یہ باب مہر نبوت کے بیان میں ہے اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

ح ۱ عن الجعد بن عبد الرحمن قال سمعت السائب بن یزید یقول ذهبت بی خالتی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابن اختی وجع فمسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسی ودعا لی بالبرکۃ وتوضأ فشربت من وضوئہ وقمت خلف ظہرہ فنظرت الی الخاتم بین کتفیہ فاذا ہو مثل زر الحجلۃ

مناسب ہے یہاں شعر لسان الغیب پڑھیے	یہاں سے تذکرہ مہر نبوت کا اب آتا ہے

روایت جعد یہ پہنچا گیا ہے	کہ سائب کے تئیں میں نے سنا ہے	بیاں کرتا تھا یہ احوال صاحب	رسول اللہ کا اجلال صاحب
کہ مجھ کو میری خالہ سات لیکر	گئی سوئے نبیٔ حوض کوثر	کہا پھر یا رسول اللہ دیکھو	یہ میرا بھانجا ہے آہ دیکھو
کروں کیا عرض تم سے شاہ لولاک	کیا ہے درد نے اب اسکو غمناک	شفیق دردمنداں نے یہ سنکر	رکھا دست مبارک میرے سر پر
کف دست مبارک سر پہ پھیری	دعائے خیر میری واسطے کی	وضو فرمایا ختم مرسلاں نے	پیا آب وضو اس ناتواں نے
کھڑا ہو کر پس پشت معظم	نظر میں نے جو کی پھر سوئے خاتم	نظر کی یعنی اس خاتم کو دیکھا	کہ تھی وہ درمیان دوش والا
بیاں کیا کیجئے خاتم کا احوال	کہ جیسے زر حجلہ تھی وہ تمثال	سنو اب زر حجلہ کی یہ تفسیر	بیاں شارح نے کی ذی طرح تحریر
کہا بعضے کہ یوں تھی جلوہ پرداز	کہ جیسے کبک کا بیضہ سرافراز	دوبارہ شرح زر حجلہ یہ کی	کہ تھی وہ تکمہ پردہ عروسی

ح ٢ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ

بیاں کرتا ہے اک راوی بقولے	کلام جابر بن سمرہ کو منقول	کہا اس نے کہ خاتم میں نے دیکھی	رسول اللہ کے کندھوں میں وہ تھی
برنگ	برنگ سرخ تھا وہ ایک غدہ	کہ تھا گویا کبوتر کا وہ بیضہ	

ح ٣ عَنْ رُمَيْثَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اَشَاءُ اَنْ اُقَبِّلَ الْخَاتَمَ الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبِهٖ لَفَعَلْتُ يَقُوْلُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ يَوْمَ مَاتَ اهْتَزَّ لَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

رمیثہ نے بیاں ایسا کیا ہے	کہ میں نے آپکا کہنا سنا ہے	اگر اسوقت میں کرتی ارادا	تو تھا مقدور خاتم چومنے کا
وہ خاتم آپ کی اس موضع پہ تھی	کہ مابین دوشانہ جلوہ گر تھی	یہ حاصل قرب تھا وقت عنایت	کہ لیتی چوم میں مہر نبوت
غرض یہ ہے کہ فرماتے تھے اسدم	بحق سعد سردار دو عالم	ہوئی تھی سعد کی جس روز رحلت	اسی دن کی یہ ہے یعنی حقیقت
	بیاں کرتے تھے یوں محبوب سبحان	ہلا اس کے لئے ہے عرش رحمان	

ح ٤ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ عَلِيٌّ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

علی مرتضیٰ شاہ ولایت	نبی کے ابن عم شان ہدایت	باوصاف جناب شاہ ابرار	سناتے تھے طویل الذیل اخبار
اسی میں سے یہ جملہ مختصر ہے	بیان مہر نبوت کا مگر ہے	کہا وہ خاتم محبوب یزداں	کہ مابین دوشانہ تھی نمایاں
	رسول اللہ تھے ختم رسالت	وہ خاتم یعنی کرتی تھی دلالت	

ح ٥ عَنْ اَبِيْ زَيْدٍ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا زَيْدٍ اُدْنُ مِنِّيْ فَامْسَحْ ظَهْرِيْ فَمَسَحْتُ ظَهْرَهٗ فَوَقَعَتْ اَصَابِعِيْ عَلَى الْخَاتَمِ قُلْتُ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعَرَاتٌ مُجْتَمِعَاتٌ

ابوزید عمرو ابن اخطب انصار ۔ رسول اللہ کا یار مددگار ۔ بیاں کرتا ہے یہاں ایسی روایت ۔ کہ فرمانے لگے یوں مجھ سے حضرت
کہ اے بوزید میرے پاس آ تو ۔ ذرا کر مسح پشت مصطفیٰ کو ۔ یہ سنکر بات جیسے پاس آکر ۔ پھرایا ہاتھ پشت باصفا پر
کہ آئیں انگلیاں میری یکایک ۔ بروئے خاتم و مہر نبوت ۔ بیاں کرتا ہے راوی ذکر ایسا ۔ کہ بوزید عمرو سے یہ میں نے پوچھا
کہ تھی کسطرح کی حضرت کی خاتم ۔ کہا مجتمع تھے مو گرد و باہم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا هٰذَا فَقَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ فَقَالَ ارْفَعْهَا
فَاِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ فَرَفَعَهَا فَجَاءَ الْغَدَ بِمِثْلِهٖ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ ابْسُطُوْا
ثُمَّ نَظَرَ اِلَى الْخَاتَمِ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَكَانَ لِلْيَهُوْدِ فَاشْتَرَاهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا عَلٰى اَنْ يَغْرِسَ لَهُمْ نَخِيْلًا فَيَعْمَلَ سَلْمَانُ فِيْهِ حَتّٰى تُطْعِمَ
فَغَرَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ اِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمَلَتِ النَّخْلُ
مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلْ نَخْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ هٰذِهٖ فَقَالَ عُمَرُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا غَرَسْتُهَا فَنَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهٖ

یہ عبداللہ بریدہ کا پسر ہے ۔ کہ اپنے باپ سے دیتا خبر ہے ۔ کہ میں نے یوں بریدہ سے سنا ہے ۔ یہ میرا باپ مجھ سے کہہ گیا ہے
کہ سلماں آپکی خدمت میں آیا ۔ چھوہاروں کا بھرا اک خواں لایا ۔ یہ اس ہنگام کی ہے سب حقیقت ۔ کہ جب ہجرت مدینہ آئے حضرت
رکھا اس خواں کو حضرت کے آگے ۔ کہا حضرت نے مرد فارسی سے ۔ کہ اے سلماں تو یہ کیا چیز لایا ۔ کہا اس نے کہ صدقہ لیکے آیا
کہا ہے میں نے اس صدقہ کو حاضر ۔ تمہارے واسطے یاروں کی خاطر ۔ کہا ارشاد حضرت نے کہ سلماں ۔ اٹھالے اب چھوہاروں کا تو یہ خواں
کہ ہم کھاتے نہیں صدقہ کو اصلا ۔ یہ سنکر اس نے اس خوان کو اٹھایا ۔ پھر اسکی مثل اس نے روز دیگر ۔ رکھا حضرت کے آگے خواں لاکر
کہا پھر آپ نے ارشاد کیا ہے ۔ کہا اس نے کہ ہدیہ آپکا ہے ۔ کہا حضرت نے پھر یاروں کو آؤ ۔ ادھر کو ہاتھ تم اپنے بڑھاؤ
پھر اس کے بعد سلماں نے نظر کی ۔ بسوئے خاتم خیر البشر کی ۔ وہ خاتم جو کہ پشت پاک پر تھی ۔ کہ پشت صاحب لولاک پر تھی
ہوئے سلماں مشرف با ایمان ۔ کہ لائے آپ پر ایماں سلمان ۔ وہ سلماں تھے جو مملوک یہودی ۔ کچھ اک قیمت معین کر کے ان کی
رسول اللہ نے ان کو خریدا ۔ ثمن دی اور یہ شرط ٹھہرا ۔ کہ ختم الانبیا خرما کے اشجار ۔ جہودوں کے لیے کردیں تیار

وہ نخلستاں زجنبک بارور ہو
نہ اسکا قابل خوردن ثمر ہو

غرض جو عہد حضرت نے کیا تھا
بدست پاک نخلستاں لگایا

کہوں کیا آپکی اعجاز کا حال
پھلا پھولا وہ نخلستاں اسی سال

رسول اللہ نے تب کی یہ گفتار
نہ لایا یہ شجر کس واسطے بار

اکھاڑا آپ نے نخل عمر کو
لگایا اپنے ہاتھوں وہاں شجر کو

یہی مصروف کار و بار سلماں
نہ بیٹھا اس جگہ بیکار سلماں

مگر اک نخل خرما کو عمر نے
جمایا باغ میں اُس خوش سیر نے

مگر وہ نخل ہی کچھ پھل نہ لایا
کہ جسکو تھا عمر نے وہاں لگایا

عمر نے اس حقیقت کو سنایا
یہ نخلا ایک تھا میں نے لگایا

دکھایا دست معجز نے یہ اجلال
پھلا پھولا وہ نخلہ بس اسی سال

ح۷ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَعْنِیْ خَاتَمَ النُّبُوَّۃِ فَقَالَ کَانَ فِیْ ظَہْرِہٖ بَضْعَۃٌ نَاشِزَۃٌ

روایت ہے ابی نصرہ سے منقول
کہ فرماتا ہے یوں وہ مرد مقبول

کہ حال خاتم حضرت بتاؤ
بیاں مہر نبوت کا سناؤ

کہ خاتم تھی میان پشت زیبا
کہ بضعہ ناشزہ ہے وصف جسکا

کہ تھے جو بو سعید باسعادت
یہ اُن سے میں نے پوچھی تھی حقیقت

جواب ایسا دیا اُس خوش سیر نے
ندیم مجلس خیر البشر نے

وہ بضعہ ناشزہ جو پشت پر تھا
نمایاں و ممیز سر بسر تھا

ح۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ نَاسٍ مِّنْ
اَصْحَابِہٖ فَدُرْتُ ھٰکَذَا مِنْ خَلْفِہٖ فَعَرَفَ الَّذِیْ اُرِیْدُ فَاَلْقَی الرِّدَآءَ عَنْ ظَہْرِہٖ فَرَاَیْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ
عَلٰی کَتِفَیْہِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَہَا خِیْلَانٌ کَاَنَّہَا الثَّآلِیْلُ فَرَجَعْتُ حَتّٰی اسْتَقْبَلْتُہٗ فَقُلْتُ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ وَلَکَ فَقَالَ الْقَوْمُ اَسْتَغْفَرَ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ
وَلَکُمْ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

روایت اب وہ ہوتی ہے قلبند
کہ راوی جس کا ہے سرجس کا فرزند

بیاں کرتا ہے وہ احوال اپنا
کہ میں نزد رسول اللہ آیا

فدرت ہکذا یعنی کہ دورا
کیا یوں جیسے گرد پشت والا

ردا پشت مبارک سے گرائی
تو جائے مہر میں نے دیکھ پائی

نمایاں مثل مشت دست خاتم
کچھ اک تل اس کے گرد اگرد باہم

پھرا پیچھے سے جب میں کرکے دورا
رسول اللہ کے آگے کو آیا

کہی پھر قوم نے یہ بات مجھ کو
دعا حضرت نے یہ فرمائی تجھ کو

پڑھی پھر میں نے از بہر حضرت

رکھا تھا نام عبداللہ اس کا
سنو یہ قصہ دلخواہ اس کا

جناب شان رحمت اگہری تھی
میان مجمع اصحاب بیٹھی

ہوئے جب آپ اس معنی سے آگاہ
کہ تھی مہر نبوت کی مجھے چاہ

ہوئی اس مہر کی مجھ کو زیارت
کہ تھی وہ درمیان دوش حضرت

تکوتکی کی ہے شارح نے یہ تفصیل
سر پستاں تھی گویا وہ ثالیل

کہا میں نے تمہیں اللہ بخشے
کہا تجھ کو بھی ہاں وہ مغفرت دے

کہا میں نے کہ ہاں مجھ کو دعا دی
تمہیں بھی تو بشارت ہے دعا کی

یہ استغفر لذنبک ساری آیت

پ ۲۶ [illegible] رسول اللہ | وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلِلْمُؤْمِنَاتِ | [illegible] ص ۱۲

اور گناہ بخشواتو اپنی امت کے دمغفرت چاہ توسب مؤمن مرد اور عورت کے واسطے

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نِصْفِ أُذُنَيْهِ

یہ کس کے شوق گیسو نے کیا کاؤی کو دیوانہ
کہ ہر دم وجد کے عالم میں زنجیریں تڑاتا ہو

اب اس موئے مبارک کا بیاں ہے — کہ رشک سنبل باغ جناں ہے — انس نے زلف لیلائے سخن کو — کیا اسطرح سے ہے عنبری بو
کہ موئے مشکبو خیسا لو رای — رسول اللہ محبوب خدا کی — پہنچے گوشہائے پاک تک تھی — غرض یہ ہے کہ یونہی آنے دیکھی

غزل

کیا جانا ہے نظر و نہیں وہ عالم — کہ ان آنکھوں سے کاؤی دیکھتے ہم

دیکھتے جلوہ دیدار کو آتے جاتے — قتل نظارہ کو آنکھوں سے اٹھاتے جاتے — ہر سحر روئے مبارک کی زیارت کرتے — داغ حرمان دل مجروح سے مٹاتے جاتے
سر شوریدہ کو گیسو پہ تصدق کرکے — دل دیوانہ کو زنجیر بہاتے جاتے — پائے اقدس پہ جو اٹھاتے نہ کبھی آنکھوں کو — روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے
قدم پاک کی گر خاک ہی ہم آجاتی — چشم مشتاق میں بھر بھر کے لگاتے جاتے — خواب میں دولت بیدار ہی ملتی و اگر — بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے
دشت طیبہ میں ترے ناقہ کے پیچھے پیچھے — دھجیاں جیب و گریباں کی اڑاتے جاتے — دست صیاد سے چھٹتے جو ہزاروں کی طرح — چمن کوچۂ دلبر ہی کو جاتے جاتے
کاؤی کشتۂ دیدار کو زندہ کرتے — لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

(۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ

یہ فرماتی جناب عائشہ ہیں — کہ وہ محبوبہ خیسا لورا ہیں — بیاں کرتی ہیں وہ اسطرح کی بات — کرتی تھیں غسل کرتی آپکے سات
بھرا پانی کا ہوتا ایک برتن — کہ ہوتا صرف بہر غسل دو تن — بیاں موئے مبارک کا کیا حال — کہ فوق جمہ دون لوفرہ تھے بال
فرو تر یعنی نرمہ گوش سے تھی — پہنچ اک وہ بھی مبارک دوش سے تھی

(۳) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ كَانَتْ جُمَّتُهُ تَضْرِبُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ

براء فرزند عازب کی روایت — دکھاتی ہے ہمیں راہ ہدایت — کہ تھے حضرت بالائے میانہ — فراخی آنکی مابین دوشانہ
لٹکتے لمبے موئے اطہر آپ کے تھے — کہ نرمہ گوش تک ڈالے تھے

(۴) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ ہے حدیث جو ... رسول ... قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ يَبْلُغُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ

قتادہ ایک راوی معتبر ہے	انس سے اسکو اسناد خبر ہے	کہا اسنے کہا میں نے انس سے	کہ موئے فرق تھے حضرت کے کیسے
انس نے یہ کیا اظہار احوال	نہ تھے جو لیند مطلق آپکے بال	کہوں سیدھے بھی تو سیدھے کہاں تھے	خمی و راستی کے درمیاں تھے
	نہ سبطے تھے رسول اللہ کے بال	بہ نرمہ گوش یعنی وقت رسال	

۵ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا مَكَّةَ قَدْمَةً وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ

ابوطالب کی بیٹی اُمّ ہانی	بیاں کرتی ہیں با صدق زبانی	کہ روز فتح مکہ جبکہ آئے	ہمارے یہاں نبی تشریف لائے
	کیا تھا موئے سر کو چار گیسو	کہ تھے بافید اسدن آپکے مو	

۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ شَعْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ

انس سے اور ہے منقول یہ حال	کہ بالتحقیق تھے یوں آپکے بال	کہ نصفے گوشہائے پاک تک تھے	بگوش صاحب لولاک تک تھے

۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُوسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُونَ رُؤُوسَهُمْ وَكَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

کہا نسے ہے بیان ابن عباس	بیان درفشان ابن عباس	کہ تھی عادت یہ محبوب خدا میں	سدل کرتے تھے حضرت ابتدا میں
سدل یہ تھا کہ یعنی بال سر کے	جبین و پشت پہ پڑتے بکھر کے	وہاں تھے مشرکان زشت زندیق	کہ کرتے تھے وہ موئے سر میں تفریق
دو حصہ کرکے یعنی موئے سر کو	جدا کر دیتے تھے ادہر ادہر کو	وہ اہل کتاب اپنے روئے ترجیل	کیا کرتے تھے موئے سر میں تسدیل
محبت بھی رسول اللہ رکھتے	موافق ہونے میں اہل کتب سے	نہ تھا جس چیز میں کچھ حکم آیا	کیا کرتے تھے حضرت سات انکا
پھر اسکے بعد تھا یہ آپکا حال	کئے دو حصے فرق پاک کے بال	نکالی مانگ یعنی موئے سر میں	جدائی کی عیاں شام و سحر میں

۸ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا ضَفَائِرَ أَرْبَعٍ

مجاہد نام ہے جو ایک راوی	یہ اُس نے ام ہانی سے خبر دی	کہ بنت عم حضرت نے کہا ہے	جو دیکھا اپنی آنکھوں ماجرا ہے
بیاں کرنے میں احوال غدائر	کہ تھے وہ صاحب اربع ضفائر	جناب مصطفےٰ نے موئے سر کو	کیا تھا چار گیسو بافتہ ہو

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرَجُّلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ

طریقہ آپکا تھا جسطرح کنگھی کے کرنے میں ۔ حدیثیں ترمذی اس باب میں ویسی ہی لاتا ہے

کروں کیا وصف ام مومناں کا ۔ جناب عائشہ صادق زباں کا
کہیں در حالت عذر زمانہ ۔ کہ عروہ سے نہ امر دیں چھپایا
کیا کرتی سر حضرت پہ شانہ ۔ صریحا مسئلہ اسکو بتایا

(۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهٖ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتّٰى كَانَ ثَوْبُهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ ۔

انس کا کیا کلام جانفزا ہے ۔ کہ وہ خادم جناب پاک کا ہے
بیان کرتا ہے عادات نبی کو ۔ خوش آتا ہے بہت یہ ذکر جی کو
رسول اللہ کی ایک ایک عادت ۔ ہمارے واسطے ٹھہری عبادت
یہ عادت بھی ہوئی وارد خبر میں ۔ کہ روغن ڈالتے تھے آپ سر میں
انھیں خوب تھی روغن کی کثرت ۔ بہت محبوب تھی روغن کی کثرت
یہ تھی حضرت کی خوئے جاودانہ ۔ محاسن میں کیا کرتے تھے شانہ
رکھا کرتے تھے کپڑا ایک سر پر ۔ کہ جس سے بو پہنچتے موئے معنبر
جو بالوں سے گزر جاتا تھا روغن ۔ وہ کپڑا جذب کر لاتا تھا روغن
یہ باعث کثرت تدہن کا تھا ۔ وہ کپڑا ثوب زیاتاں ہوا تھا

(۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِيْ انْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ

ہوا منقول ام مومناں سے ۔ جناب عائشہ صادق زباں سے
کہ رکھتے دوست تھے حضرت نبی جی ۔ بہت کاموں میں سمت راستیں کو
یمیں سے ابتدا کرتے وضو میں ۔ یمیں سے شانہ کرتے آپ مو میں
یمیں سے ابتدا غسل کرتے ۔ یمیں سے کفش میں وہ پانو دھرتے

(۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

یہ عبد اللہ کیا نیکو سیر ہے ۔ کہ یار صحبت خیر البشر ہے
کہا اسنے کہ حضرت نے ہی کی ۔ نہی یعنی یہ حضرت نبی کی
کہ کنگھی ہو نہ شغل جاودانہ ۔ کریں ہاں ایکدن کے بعد شانہ

(۵) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَرَجَّلُ

حمید عبد رحمن نے کہا ہے ۔ کہ ایسے شخص سے میں نے سنا ہے
کہ حضرت کی جسے صحبت تھی حاصل ۔ بیاں کرتا تھا یوں وہ مرد ناقل
کہ تحقیق عادت آپکی تھی ۔ وہ کرتے ایکدن کے بعد کنگھی

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سفیدی موئے مبارکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

(۱) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قال لم یبلغ ذلک انما کان شیئا فی صدغیه ولکن ابوبکر خضب بالحناء والکتم مشیبا

.بیان شانہ و تدہین ہو تو ہو چکا کافی	اب آگے آپ کی پیری کا بیاں ہو آتا ہے

قتادہ ایک مردِ متقی ہے	انس سے یہ روایت اُسنے کی ہے	کہا اُسنے انس سے میں نے پوچھا	خضاب بھی حضرت نے کیا تھا
انس بولے نہ پہنچی تھی یہ نوبت	کہ کرتے رنگ بھی بالوں میں حضرت	سوا اسکے نہیں ہے جو بچی میں	سپیدی کچھ نمایاں کنپٹی میں
ولیکن حضرت بوبکر صدیق	کہ ہو راضی خدا اُن سے بہ تحقیق	اُنھوں نے یوں خضاب کیا تھا	کہ وہ رنگِ حنا و کتم کا تھا

(٢) عن انس قال ما عددت فی راس رسول الله صلی الله علیه وسلم ولحیته الا اربعة عشرة شعرة بیضاء

انس سے ہمکو اک اثر ملی ہے	عجب وہ واقفِ حالِ نبی ہے	بیاں کرتا ہے وہ ایسی روایت	عیاں ہے جس سے اندازِ محبت
کہ یعنی جبکہ بالوں میں سپیدی	جنابِ سرورِ عالم کے آئی	کیا میں نے جو گننے کا ارادہ	نہ پائے بال چودہ سے زیادہ
	سر و ریش مبارک میں سپیدی	جو کی تعداد میں نے اسقدر تھی	

(٣) عن سماک بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة سئل عن شیب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال کان اذا دهن راسه لم یر منه شیب فاذا لم یدهن رؤی منه

سماک حرب یوں راوی ہوا ہے	کہ میں نے ایسا جابر سے سنا ہے	کہ پوچھا پوچھنے والے نے ان سے	کہ حالِ پیری حضرت بتا دے
کہا جابر نے سائل سے کہ سن لے	کہ جب ہیں تیل وہ سر میں کرتے	نہ آتی تھی سپیدی کچھ نظر میں	کہ کتنے بال ہیں حضرت کے سر میں
جو ہوتا اتفاق ایسا بھی اُنکو	کہ بے تدہین رہتے آپکے مو	تو ہوتی تھی سپیدی صاف ظاہر	بفرقِ پاک بس شفاف ظاہر

(٤) عن نافع عن ابن عمر قال انما کان شیب رسول الله صلی الله علیه وسلم نحو من عشرین شعرة بیضاء

کیا آگاہ نافع نے خبر سے	خبر اُسنے سنی ابن عمر سے	کہ گنتے تھے سوا اسکے نہیں حال	کہ تھا یہ آپکی پیری کا احوال
	کہ یعنی اُنکو جب آئی سپیدی	قریب بیس مو پائی سپیدی	

(٥) عن ابن عباس قال قال ابوبکر یا رسول الله قد شبت قال صلی الله علیه وسلم شیبتنی هود والواقعة والمرسلات وعم یتساءلون واذا الشمس کورت

فقیہوں میں علم میں ابن عباس	نبی کے ابن عم ہیں ابن عباس	بیاں کرتے ہیں احوال تحقیق	کہ یارِ غار وہ بوبکر صدیق
جنابِ سرورِ عالم سے بولے	وہ یعنی ایک درد و غم سے بولے	کہ یا حضرت نبی اللہ اب تو	بڑھاپا آ گیا تحقیق تم کو
جواب اُنکو دیا حضرت نے فی الحال	کیا تفصیل سے ارشاد یہ حال	بنا یا مجھ کو سورہ ہود نے پیر	کیا ہے سورۂ الواقعہ نے دلگیر
اور مرسلات و سورہ عم	دکھاتے ہیں مجھے پیری کا عالم	کہوں کیا حال شمس کورت کا	کہ جس کے ہول سے آیا بڑھاپا

(٦) عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرَاکَ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَاَخَوَاتُھَا

روایت کرگیا ہے بوجحیفہ	ہمارا رہنما ہے بوجحیفہ	بیاں کرتا ہے وہ شیر عبادت	کہ یاروں نے کہا یوں پیش حضرت
کہ یعنی دیکھتے ہیں ہمکو جو ہم	عیاں ہے آپ پر پیری کا عالم	کیا ارشاد ختم الانبیا نے	جواب ایسا دیا خیر الوریٰ نے
	کہ سورہ ہود اور ہمسورتیں انکی	دکھایا مجکو یہ ہنگام پیری	

(٧) عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ التَّیْمِیِّ تَیْمِ الرِّبَابِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعِیَ ابْنٌ لِّیْ قَالَ فَاَرَیْتُہٗ فَقُلْتُ لَمَّا رَاَیْتُہٗ ھٰذَا نَبِیُّ اللّٰہِ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَہٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاہُ الشَّیْبُ وَشَیْبُہٗ اَحْمَرُ

ابی رمثہ بیاں کرتا ہے ایسا	کہ میں جو آپ کے نزدیک آیا	مرا بیٹا تھا میرے ساتھ اُس دم	کہ دکھلائے گئے سردار عالم
کہا بس میں نے جسدم انکو دیکھا	نبی اللہ ھذا ابی مجا با	رسول اللہ کے اُس وقت تن پہ	وہاں ملبوس تھے دو ثوب اخضر
ہری پوشاک یعنی زیب تن تھی	بیاں ہوتی نہیں خوبی بدن کی	یہ کس پاکیزہ تن کا ذکر آیا	کہ بیجو روح کے دل نے جوش کھایا
نہ دیکھا آہ اُس زیبیدہ تن کو	ہری پوشاک میں رشک چمن کو	نہ دیکھی آہ صورت مصطفےٰ کی	رہی محشر تلک حسرت یہ باقی
بس اب کافی ہے چھوڑنا کام	کہ پہنچے قول راوی بھی باتمام	بیاں کرتا ہے راوی حال مو کو	نبی کے موئے اطہر مشکبو کو
کہ تھا اُنپر نمایاں شیب کا حال	مگر سرخی لیے تھے آپ کے بال	ہوا ثابت باندازِ سپیدی	کہ وہ سرخی تھی آغاز سپیدی

(٨) عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قِیْلَ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ اَکَانَ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْبٌ قَالَ لَمْ یَکُنْ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْبٌ اِلَّا شَعَرَاتٌ فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِہٖ اِذَا ادَّھَنَ وَارَاھُنَّ الدُّھْنُ

سماک حرب سے ہے قول منقول	کہ جابر یوں ہوا اِک کا مسئول	کسی سائل نے پوچھا یعنی اُس سے	کہ فرق پاک میں خیر الوریٰ کے
ہوئی تھی کچھ بھلا پیری نمودار	غرض یہ ہے کہ کر مجھ کو خبردار	جواب ایسا دیا جابر نے اُس کو	نہ تھے ایسے تو سر میں آپ کے مو
مگر تھے انکی فرق میں کچھ ایک بال	کہ تھا اُنپر عیاں اسطرح کا حال	کیا کرتے مگر تدہین جس دن	سپیدی کو چھپا لیتی تھی تدہین

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

"یہ باب ہے خضاب کا سے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں"

(١) عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنٍ لِّیْ فَقَالَ ابْنُکَ ھٰذَا قُلْتُ نَعَمْ اَشْھَدُ بِہٖ قَالَ لَا یَجْنِیْ عَلَیْکَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْہِ قَالَ وَرَاَیْتُ الشَّیْبَ اَحْمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا اَحْسَنُ شَیْءٍ رُوِیَ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ وَاَفْسَرُ لِاَنَّ الرِّوَایَاتِ الصَّحِیْحَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَبْلُغِ الشَّیْبَ

ارادہ ہے جو لکھنے کا مضامین خضابی کے — تو اب کاتی قلم بھی شاخ مہندی سے بنا ہے

ابو رمثہ کی رنگین روایت — کہ آیا میں سوئے ختم رسالت
مرا فرزند تھا ہمراہ میرے — کہ فرمانے لگے یوں آپ مجھ سے
یہ بیٹا ہے ترا میں نے کہا ہاں — گواہی کا ہوں اس پہ خواہاں
جواب ایسا دیا با خیر اور اسنے — جناب شافع روز جزا نے
خیانت یہ کرے تجھ پر نہ ہرگز — نہ ہوئے تو بھی خائن بہر فرزند
کہا راوی نے اس میں نے جو دیکھا — نمایاں شیب احمر آپ کا تھا
یہاں کی ترمذی نے ایسی تحریر — کہ ہے اس باب میں حسن یہ تفسیر
مگر ہے اور روشن تر روایت — کہ پیری کو نہیں پہنچے تھے حضرت

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ سُئِلَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

یہ پوچھا بو ہریرہ سے کسی نے — کیا تھا کیا خضاب مو کسی نے
جواب اس طرح کا سائل نے پایا — کہ حضرت نے خضاب مو کیا تھا

(۳) عَنِ الْجَهْذَمَةِ امْرَاَةِ بَشِیْرِ بْنِ الْخَصَاصِیَّةِ قَالَتْ اَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِهٖ یَنْفُضُ رَاْسَهٗ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَبِرَاْسِهٖ رَدْعٌ اَوْ قَالَ رَدْغٌ مِنْ حِنَّاءٍ شَكَّ فِیْ هٰذَا الشَّیْخُ

ہوئی مروی روایت جہذمہ سے — بشیر خوش خبر کی اہلیہ سے
کہا اس نے کہ حال اس طرح کا تھا — رسول اللہ کو یوں میں نے دیکھا
نکلتے تھے جناب پاک گھر سے — وہ تھے فرق مبارک کو جھٹکتے
جھٹکتے تھے وہ اپنے موئے سر کو — کہ آپ غسل سے تھے تر بتر مو
ملی کچھ چیز تھی بر فرق والا — کہ ہوتا تھا اثر جسکا ہویدا
کہا راوی نے یا رنگ حنا ہے — اثر فرق مبارک پر تھا یعنے

(۴) عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَیْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا قَالَ حَمَّادٌ وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ قَالَ رَاَیْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَخْضُوْبًا

انس کہتا ہے دیکھا میں نے حال — رسول اللہ کا مخضوب تھا بال
بیاں کرتا ہے یہاں یہ بات حماد — کہ عبداللہ سے ہے اسکو اسناد
وہ راوی یوں خبر دیتا ہے ہمکو — انس کے پاس دیکھا آپکا مو
غرض یہ ہے کہ تھا مخضوب وہ بال — بیاں کرتا تھا عبداللہ یوں حال

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ كُحْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سرمہ لگانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اسمیں حدیثیں ہیں

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ یَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَیْلَةٍ ثَلٰثَةً فِیْ هٰذِهٖ وَثَلٰثَةً فِیْ هٰذِهٖ

ہوا ثابت حدیثوں سے جو وصف سرمۂ اثمد — تو اب ہم کو بھلا کحل جواہر کب خوش آتا ہے
عبداللہ سے وارد خبر ہے — ہمارے واسطے وہ بہر بصر ہے
بیاں کرتے ہیں حضرت کی زبانی — کہ دو آنکھوں میں سرمہ اصفہانی

کہ بس تحقیق و سرمہ بانساں	بصارت کے تئیں کرتا ہی تاباں	وہ سرمہ موے مژگاں ہو جاتا	بہت نور نظر کو ہے بڑھاتا
بیاں کرتے ہیں یہ بھی ابن عباس	کہ تھی اک سرمہ دانی آپکے پاس	اُسی سے آپ لیتے تھے سرمہ	ہمیشہ رات کو دیتے تھے سرمہ
	دیا کرتے تھے میل سرمہ حضرت	ہر اک چشم مبارک میں سہ کرت	

۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ یَّنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلٰثًا فِیْ کُلِّ عَیْنٍ وَقَالَ یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ فِیْ حَدِیْثِہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَہٗ مُکْحُلَۃٌ یَکْتَحِلُ مِنْہَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلٰثًا فِیْ کُلِّ عَیْنٍ

کہا عباس کے دانا پسر نے	خبر جاں اخبار و سیر نے	کہ یعنی آپ جب سونے کو آتے	مبارک چشم میں سرمہ لگاتے
یہ تھا ہنگام خفتن آپکا معمول	کہ پیش از خواب کرتے چشم کحول	ہر اک چشم منور میں سہ کرت	لگاتے سرمہ اثمد کو حضرت
محدث ہے یزید ابن ہارون	ادا اسنے کیا یہ اور مضمون	کہ تھی اک سرمہ دانی از پئے حضرت	اسی سے آپ وقت استراحت
	لگا لیتے تھی میل سرمہ بھر کر	مکرر تین تین آنکھوں کے اندر	

۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْاِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَاِنَّہٗ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ

کہا ہے جابر روشن بیاں نے	کہ فرمایا رسول انس و جاں نے	کہ لازم سرمہ اثمد کو جانو	رہو دیتے بوقت خواب مانو
	کیا کرتا ہے روشن وہ بصر کو	جما تا ہے وہ سرمہ مژہ کے مو	

۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَیْرَ اَکْحَالِکُمُ الْاِثْمِدُ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ

سنو اب یہ کلام ابن عباس	کہ ہیں وہ علم دیں میں افقہ الناس	رسول اللہ کے بھائی چچا زاد	زبانی آپ کی کرتے ہیں ارشاد
کہا یعنی یہ چشم عرب نے	جناب مصطفےٰ محبوب رب نے	کہ اثمد بہترین توتیا ہے	تمہارے واسطے کحل صفا ہے
ضیا نور نظر کو اس سے حاصل			نمود موے مژگاں اس سے کامل

۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّہٗ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ

خبر منقول ہے ابن عمر سے	ندیم مجلس خیر البشر سے	کہا فرزند یار مصطفےٰ نے	کہ فرمایا رسول مجتبےٰ نے
کہ یعنی تم یہ میری بات مانو	سدا اثمد کو تم لازم ہی جانو	کہ یہ تو اس طرح کا توتیا ہے	بصر کے واسطے عین جلا ہے
	نظر پاتی ہے بس تائید اس سے	مژہ کے واسطے تاکید اس سے	

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ لِبَاسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

یہ باب ہے بیان لباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں ۱۳ حدیثیں ہیں

۱ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقَمِیْصُ

کہوں کیا حبذا عالم لباس مصطفائی کا — یہ چرچا عاشقوں کے پیرہن تحرثے اڑاتا ہے
زبان خامہ یہاں شق بیدہ سر ہے — کہ ذکر کسوت خیر البشر ہے — یہ کس پوشاک کا مذکور آیا — کہ مشتاقو تمہیں دل نے جوش کھایا
یہ حضرت ام سلمہ کی روایت — دل صد چاک کو دیتی ہے راحت — کہ حضرت کو یہی پوشاک تن سے — محبت تھی زیادہ پیرہن سے

۲ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ کَانَ کُمُّ قَمِیْصِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الرُّسْغِ

لکھا راوی نے اسما کی زبانی — کہ تھی اسطرح فرماتی وہ بی بی — بیان آستین پیرہن میں — یہ کی تھی گوہر افشانی سخن میں
کہ حد آستین حضرت نبی کی — بحد بند دست پاک تک تھی

۳ عَنْ قُرَّۃَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَھْطٍ مِّنْ مُّزَیْنَۃَ لِنُبَایِعَہٗ اِنَّ قَمِیْصَہٗ لَمُطْلَقٌ اَوْقَالَ زِرُّ قَمِیْصِہٖ مُطْلَقٌ قَالَ فَاَدْخَلْتُ یَدِیْ فِیْ جَیْبِ قَمِیْصِہٖ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ

بیاں کرتا ہے قرہ حال اپنا — کہ میں ہمراہ کچھ لوگوں کے آیا — ہوا حاضر حضور باصفا میں — جناب مستطاب مصطفا میں
مزینہ سے ہم آئے جو اشخاص — انھیں کے ساتھ میں آیا باخلاص — ہوئے تھی اس لیئے ہم آکے موجود — رسول اللہ کی بیعت تھی مقصود
بتحقیق بیاں یہ ماجرا تھا — قمیص سرور عالم کھلا تھا — کھلا تھا یا کہ پیراہن کا تکمہ — کہا تشکیک کا راوی نے کلمہ
بہر صورت یہ ہے مطلب ہویدا — کہ تھا اس دم گریباں آپکا وا — میں لایا ہاتھ کو اپنے بڑھا کے — گریباں میں قمیص مصطفا کے
دیا بوسہ بروئے خاتم پاک — ہوا یعنی بایں دولت شرفناک — یہاں مشتاق کو رقت کی جا ہے — مقام رشک ہے حسرت کی جا ہے
بھلا کاہی نہ کیونکر جوش کھاوے — کہ دست غیر یہ دولت اڑاوے

غزل

سنا جب دست غیر آیا وہاں چاک گریباں — نظر یہاں غیرت الفت نے کی تاراج دامن کی — یہ سنکے مسکرا اٹھا تصور دلبرِ یاں کا — کہ بجلی طور کی ہی رات بھر گرتی ہی جان پر
تکلف بر طرف یہ تیری دیوانہ کا عالم — کہ جانا وجد کے عالم میں جب خار بیاباں — دکھائی تیرہ بختی نے ہمیں ظلمت فرقت — نظر کرا بتوا و رشک قمر شام غریباں پر
قفس میں ہم اسیر بے نکا بعین اسی کی — کھلا دے دید ہو اُمید تک لطف دارا

۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَھُوَ مُتَّکِئٌ عَلٰی اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ عَلَیْہِ ثَوْبٌ قِطْرِیٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِہٖ فَصَلّٰی بِھِمْ.

انس کرتا ہے یہاں ایسی روایت — کہ باہر آئے تھے ختم رسالت — وہ اس انداز سے تشریف لائے — کہ تھے تکیہ اسامہ پر لگائے

اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا — رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا — جناب پاک کے اُس وقت تن میں — لپٹا تھا جامہ قطری بدن میں

چھپا تھا اُس میں اُن کا جسم والا — تنِ والا پہ تھا وہ ثوب زیبا — پھر اس کے بعد ہوتا ہی یہ ثابت — پڑھی مل کر نماز اصحاب کے ساتھ

ح عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ

روایت ہے ابی نضرہ سے یوں ہی — کہ وہ راوی لقب ہے جن کا خدری — بیاں مجھ سے کیا اُس متقی نے — محدث معتبر یار نبی نے

کہ تھے حضرت بایں عادات کو حق — کہ جب کرتے نئے کپڑے کو ملبوس — جدا ہر ثوب تن کا نام لیتے — ردا و پیرہن کا نام لیتے

بیاں کرتے جناب نیک فرجام — عمامہ کا زبان پاک سے نام — غرض یہ ہے کہ جو کپڑا پہنتے — اسی کا نام لیتے تھے زباں سے

پھر اس کے بعد فرماتے کہ یا رب — تجھے مخصوص ہے حمد و ثنا سب — مجھے پوشاک یہ جیسے پہنائی — بیاں کس طرح ہو حمد الٰہی

سوال اب تجھ سے کرتا ہوں خدایا — میں اس کپڑے کی خیر و عافیت کا — ہو جس خیر خاطر یہ تیار — الٰہی ہو وہ خیر اس میں نمودار

اماں دے اس کے شر سے یا الٰہی — بچا لینا ضرر سے یا الٰہی — بچا اُس شر سے جو اس میں سکھا کر — دیا تیار یہ شر سے ہوا ہے

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُہُ الْحِبَرَۃَ

انس فرزند مالک کا کہا ہے — لباس پاک کا جو ماجرا ہے — کہ تھا محبوب حضرت کو زیادہ — تمامی کسوت والا سے حبرہ

بہت حبرہ پہننے کر کے محبوب — نہایت اس کو رکھتے آپ مرغوب — مگر تفسیر میں حبرہ کے کافی — ہوئے ہیں مختلف آپس میں راوی

کوئی کہتا ہے یہ شایان سخن ہے — غرض اس سے مگر برد یمن ہے — کوئی کہتا ہے یہاں یہ بات ہے خوب — کہ ہے حبرہ سے رنگ سبز مطلوب

ح عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَرِیْقِ سَاقَیْہِ قَالَ سُفْیَانُ اُرَاھَا حِبَرَۃً

کلام بوجحیفہ معتبر ہے — کہ وارد بیشتر اس سے خبر ہے — بیاں کرتا ہے احوالِ نبی کو — کہ دیکھا میں نے یوں حال نبی کو

یہ تھا انداز محبوب خدا کا — بدن میں حلہ حمرا لپٹا تھا — مری نظروں میں ہے گویا وہ عالم — کہ تھا ساق نبی سے نور توام

کیا سفیان راوی نے اشارا — کہ مجھ کو یہاں گمان ہوتا ہے ایسا — کہ جس حلہ کی یہ تعریف کی ہے — وہ حلہ حبرہ حضرت نبی ہے

ح عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ اَحْسَنَ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَتْ جُمَّتُہٗ لَتَضْرِبُ قَرِیْبًا مِنْ مَنْکِبَیْہِ

ابی اسحٰق نے کی در فشانی — کہ تھی یہ ابن عازب کی زبانی — برا ابن عازب کہہ رہا تھا — کہ میں نے ایک بھی ایسا نہ دیکھا

کہ یعنی اسطرح کا وہ بشر ہو | لباس سرخ میں زیبندہ تر ہو | غرض دیکھا تو دیکھا مصطفٰےؐ کو | بخوبی طاق محبوب خدا کو

کہوں کیا حلۂ حمرا کا عالم | تن زیبا پہ جو زیبا تھا اسدم | وہ گیسو دوش پر جو آرہے تھی | بہار تازہ تر دکھلا رہے تھی

غزل

رہے حسرت کہ وہ گیسو نہ دیکھا | سر زلف معنبر کو نہ دیکھا

نہ پوچھو کشتۂ دیدار کا حال | فروغ عارض گلبو نہ دیکھا

رہے اکثر کف افسوس ملتے | کہ ان ہاتھوں کا دستنبو نہ دیکھا

ہزاروں کے تڑپنے کا تماشا | قفس میں تونے او گلرو نہ دیکھا

بھلا کہیئے کہ کیا دیکھا جہاں میں | اگر کافی نے یہاں تکو نہ دیکھا

ح ۹ عن ابی رمثۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ بردان اخضران

ابی رمثہ بیاں کرتا ہے ایسا | روایت کو رواں کرتا ہے ایسا | کہ دیکھا میں نے ختم انبیا کو | ہری رنگت کی اوڑھے چادریں دو

ح ۱۰ عن قیلۃ بنت مخرمۃ قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ اسمال ملیتین کانتا بزعفران وقد نفضتہ وفی الحدیث قصۃ طویلۃ

روایت ہے زبان قیلہ سے | سنا راوی نے بنت مخرمہ سے | وہ مستورہ بیاں کرتی ہے ایسا | کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا

نظر یعنی جو کی حضرت کے تن پر | تو تھے دو جامۂ کہنہ بدن پر | عیاں یہ بھی ہوا اسکے بیاں سے | کہ رنگیں تھی وہ رنگ زعفراں سے

مگر کچھ رنگ کم ہوتا چلا تھا | کہ اسکے رنگ کو عرصہ ہوا تھا | طوالت اس خبر میں بیشتر ہے | لکھا راوی نے یہاں مختصر ہے

ح ۱۱ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالبیاض من الثیاب لیلبسہا احیاءکم وکفنوا فیہا موتاکم فانہا من خیار ثیابکم

مبین اس خبر کے ابن عباس | بیاں کرتے ہیں حال افضل الناس | کہ یہ ارشاد ہے خیر الوریٰ کا | کہ پہنو تم سفید و صاف کپڑا

یہ لازم ہے لباس اسکا بناؤ | غرض ملبس تن اس کو بناؤ | برائے زندگاں تزئین اسی سے | کرو مُردوں کی بھی تکفین اسی سے

کہ بالتحقیق یہ کپڑا بھلا ہے | تمہارا بہترین جامہ ہے

ح ۱۲ عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا البیاض فانہا اطہر واطیب وکفنوا فیہا موتاکم

بیاں فرزند جندب نے کیا ہے | کہ یہ ارشاد ختم انبیا ہے | کہ پہنو تم سفید و صاف کپڑا | کہ بے تحقیق یہ تو پاک ستھرا

کہا ہے اور یہ حضرت نبی نے | کہ اسمیں دو کفن مُردوں کو لینے

ح ۱۳ عن عائشۃ قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ وعلیہ مرط من شعر

کہا محبوبۂ محبوب رب نے | جناب عائشہ صاحب ادب نے | کہ نکلے صبحدم فخر دو عالم | حبیب خاص حق ذات مکرم

ہوئے ہے طرح سے اس دن برآمد	کہ اوڑھے تھے گلیم موئے اسود		

۱۴ ح عَنِ الْمُغِیْرَۃِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّۃً رُوْمِیَّۃً ضَیِّقَۃَ الْکُمَّیْنِ

ہوا ثابت باسنادِ مغیرہ	کہ حضرت نے کیا ملبوس جبہ	وہ جبہ صنعت رومی میں تھا	غرض یہ ہے کہ وہ تنگ آستیں تھا
	ہوا وہ گر یہ بھی خبر میں	کہ اس جبہ کو پہنا تھا سفر میں	

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ عَیْشِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے گزران رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اس میں ۲ حدیثیں ہیں

۱ ح عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ کَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِیْ اَحَدِھِمَا فَقَالَ بَخٍ بَخٍ یَتَمَخَّطُ اَبُوْھُرَیْرَۃَ فِی الْکَتَّانِ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاِنِّیْ لَاَخِرُّ فِیْمَا بَیْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَۃِ عَائِشَۃَ مَغْشِیًّا عَلَیَّ فَیَجِیْءُ الْجَائِیْ فَیَضَعُ رِجْلَہٗ عَلٰی عُنُقِیْ یُرٰے اَنَّ بِیْ جُنُوْنًا وَمَا بِیْ جُنُوْنٌ وَمَا ھُوَ اِلَّا الْجُوْعُ

خبر عیش رسول اللہ کی کافی سناتا ہے		نغیر دل مغموں کو صابر و شاکر بناتا ہے	
محمد ابن سیرین تابعی ہے	بیاں کرتا یہ حال واقعی ہے	کہ بیٹھے بوہریرہ پاس ہم تھے	یہ حالت دیکھتی اُسکی بہم تھے
کہ تھے قسم کتاں کے پارچے دو	کیا رنگین گل احمر سے انکو	غرض اوڑھے ہوئے وہ ثوب رنگیں	جلیس بزم تھا با عز و تمکین
بسبب اتفاق ناگہانی	ہوئی معلوم بینی میں گرانی	کنارہ ثوب رنگیں کا اٹھایا	صفائی کے لیئے بینی پہ لایا
غرض اس مقتدا نے سا دہن جو تھی صاف کی پوشاک تن سے		پھر اس کے بعد دو بار پیہم	کہے تھا لفظ بخ کو مکرر
کہ تو نے بوہریرہ یہ کیا کیا	کہ جس پاک یہ جامہ بنایا	قسم کھاتا ہوں میں اپنے خدا کی	کہ میں نے یہ حقیقت اپنی دیکھی
رسول اللہ کا منبر ادھر تھا	ادھر حجرہ تھا حضرت عائشہ کا	ضعیفی سے جو غش میں آگیا میں	میان حجرہ و منبر گرا میں
پڑا تھا غش کی حالت میں کہ یا	جو آنے والے آتے تھے وہاں پر	مری گردن پہ رکھتے تھے قدم کو	سمجھتے تھے مگر دیوانہ ہم کو
بھلا مجکو کہاں دیوانگی تھی	مرے اوپر تو شدت بھوک کی تھی	عزیزو غور کرنے کی یہ جا ہے	فقط قصہ نہ یہ صحاب کا ہے
رسول اللہ نے بھی اس جہاں میں	اٹھائی کیا نہ سختی امتحاں میں	کہوں کیا آہ یوں حضرت نبی نے	گزارے بیشتر دو دو مہینے
	ہوئی روشن نہ گھر میں آگ صلا	رہی ایسی ہی تکلیف دنیا	

ح عَنْ مَالِکِ بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ قَطُّ وَلَحْمٍ اِلَّا عَلٰی ضَفَفٍ قَالَ مَالِکٌ سَاَلْتُ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْبَادِیَۃِ مَا الضَّفَفُ قَالَ اَنْ یَّتَنَاوَلَ مَعَ النَّاسِ

روایت مالک دینار سے ہے ۔ کہ یہ بھی راوی اخبار سے ہے
کہا اُس نے جناب مصطفےٰ نے ۔ شفیق رمز شاہ و گدا نے
نہ روٹی سیر ہو کر نہار کھائی ۔ نہ ہرگز لحم سے سیری اٹھائی
رسول اللہ کو لیکن ضفف پر ۔ ہوا کرتی تھی یہ حالت میسر
وہی راوی ہے اب آگے یہ کہتا ۔ کہ میں نے ایک اعرابی سے پوچھا
کہ ہے لفظ ضفف کس چیز کا نام ۔ جواب اُس نے دیا مجھ کو بانجام
کہ کہتے ہیں ضفف اس کو مقرر ۔ کہ کھانا کھائیے لوگوں میں مل کر

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خُفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان موزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ اور اس میں ۱۲ بارہ حدیثیں ہیں۔

(۱) عَنْ اَبِيْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

بیان موزہ ہو یا ذکر نعلین مبارک ۔ غرض ہم خاکساروں کو یہی ہے جانوش آتا ہے

بیان موزہ خیر البشر ہے ۔ یہاں راوی بریدہ کا پدر ہے
پدر کی اپنے کہتا ہے وہ گفتار ۔ نجاشی تھا جو وہ حبشہ کا سردار
بطور ہدیہ اک موزے کے جوڑے ۔ رسول اللہ کو تھے اُس نے بھیجے
ہوا ثابت کہ اُن موزوں کی رنگت ۔ سیاہ محض تھی دونوں کی رنگت
پہن کر اُن کو ختم انبیا نے ۔ کیا پھر جو وضو خیر الوریٰ نے
غرض فارغ ہوا ارکان کر سے ۔ کیا پھر مسح اُن پر دست کر سے

(۲) عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَهْدٰى دِحْيَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَكِيٌّ هُمَا اَمْ لَا

بیاں کرتا ہے شعبی یہ روایت ۔ کہ ہے اُس کو مغیرہ سے سماعت
مغیرہ نے کہا دحیہ کا احوال ۔ کہ جوڑی اُس نے کی موزوں کی ارسال
حضور پاک میں جب آئے موزے ۔ مشرف پاؤں سے سرور کے ہوئے
غرض ہدیہ ہوا دحیہ کا مقبول ۔ دیا عامر نے لیکن اس جگہ طول
کہ دو موزے جو تھے دحیہ نے بھیجے ۔ مگر جبہ بھی تھا ہمراہ اُن کے
کیا وہ پیرہن حضرت نے ملبوس ۔ دیا موزوں کو اعزاز قدم بوس
کیا یہ بھی رقم راوی نے احوال ۔ کہ اُن موزوں نے پایا تھا یہ اجلال
وہ پہنا تا کہ پا والا میں پھٹے تھے ۔ کہ ہو کر مندرس ٹکڑے ہوئے تھے
یہاں راوی نے کی ہے یہی تقریر ۔ کہ اُن موزوں کا کچھ احوال تطہیر
بتانا آپ نے یا حال ظاہر ۔ کہ ہیں یہ غیر طاہر یا کہ طاہر
بھلا کافی کو سن کر یہ حقیقت ۔ نہ آوے کس طرح سے رشک و حسرت
کہ یہ تو یہاں رہے محروم و مایوس ۔ وہاں ہوں موزہ چرمی قدم بوس

غزل

امید بوسہ پائے نبی میں ۔ رہی کیا کیا نہ حسرت اپنے جی میں
بجائے کفش پا میں کاش ہوتا ۔ یہی کہتا ہوں ہر دم بیکلی میں
رسول اللہ کے اوصاف و اخلاق ۔ پڑھے جیسے کتاب مذہبی میں

ہوا ثابت نہو گا مثل اُن کے | ملک جن و بشر حور و پری میں | قد عالی سے کچھ نسبت نہ پائی | صنوبر سرو شمشاد و سہی میں

سُنا تھا ماجرائے شعلۂ طور | دکھایا اُسنے یہ عالم ہنسی میں | نکلجائے تمامی دلکی حسرت | اگر مرجائیے اُسکی گلی میں

پھنسوں کیا جال کاکل میں صنوبر | پھنسا ہے جب کہ دام بیکسی میں | رلاتا ہے تُجھے سو شوق ہانی | تڑپتا ہے امید مخلصی میں

(۳) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا قِبَالَانِ۔

قتادہ نے انس سے آکے پوچھا | کہ تھا کیا طرز نعلین نبی کا | کہا اُس خادم حضرت نے احوال | کہ نعلین مبارک کا تھا یہ حال

ذوال چرم بھی ہر نعل میں دو | مرتب یوں کیا تھا کفش پا کو

(۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مَثْنِيٌّ شِرَاكُهُمَا

سنو کیا نے بیان ابن عباسؓ | کہ رہتے تھے بہت وہ آپکے پاس | انھوں نے حال نعلین نبی کا | کیا ہے اسجگہ مذکور ایسا

کہ تھی کسطرح کی ترکیب نعلین | کئے تھے تعبیہ اُسپر دوالین

(۵) عَنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ قَالَ فَحَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ بَعْدُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُمَا كَانَتَا نَعْلَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس کو جو محبت آپ سے تھی | نہ وہ اُلفت اُسے اُن کی بھی تھی | یہ تھا عین محبت کا تقاضا | کہ نعلین مبارک کو رکھا تھا

محدث ہے جو عیسیٰ ابن طہمان | رقم کرتا ہے اس روداد کو یوں | کہ تھا وہ جو انس مالک کا بیٹا | ہمارے پاس حضرت نعل لایا

اثر اُنپر عیاں تھا کہنگی کا | نہ موئے پوستین باقی رہا تھا | دوالین چرمین اُسپر جو لگی تھیں | ہوا محسوس یہ دو دو لگی تھیں

بیاں کرتا ہے عیسیٰ یہ بھی گویا | کہ مجھسے پھر کیا ثابت نے اظہار | ر.. اظہار کی اسطرح سے | کہ یہ ثابت باسناد انس ہے

کہ یعنی جو انس کے پاس دیکھیں | یہ نعلین رسول اللہ کی تھیں

(۶) عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا

روایت ہے عبید ابن جریج سے | کہ اُسنے یہ کہا ابن عمر سے | کہ دیکھا میں نے یہ احوال تیرا | کہ تو نعلین سبتی ہے پہنتا

کہا ابن عمر نے بے تکلف | کہ یعنی اس سبب سے مجکو الفت | کہ میں نے آپکو تحقیق دیکھا | انھوں نے ایسی نعلینوں کو پہنا

کہ لگتے چرم پر پیدا نہ تھا مو | مرتب یوں کیا تھا یعنی اُن کو | وضو سے جب فراغت آپ پاتے | قدم مبارک نعلینوں میں لاتے

مجھے ہے یہ محبت کا تقاضا | کہ ہوں میں ایسی نعلین پہنتا

(۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْنِ مَخْصُوفَتَيْنِ

عمرو ہی زمرۂ اہل خبر سے | کہ ہے آگاہ وہ حال سیر سے | بیاں ناقل ہوا ہے اس خبر کا | کہ میں نے آپ کو اس طرح دیکھا

کہ تھے یعنی وہ مصروف عبادت | نماز اس طور پڑھتے تھے حضرت | کہ نعلین قدم پاک میں تھیں | قدوم صاحب لولاک میں تھیں

ہوا یہ بھی غرض احوال مکشوف | کہ تھا نعلین کا انداز مخصوف | سمجھ لو نام ہی مخصوف اس کا | سیا ہو جس میں باہم چرم دوہرا

(۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا

بیاں ہے بوہریرہ متقی کا | کہ ارشاد ہے حضرت نبی کا | یہ فرماتے تھے وہ عالم کے مرشد | نہ پہنے یعنی کوئی نعل واحد

نہ کوئی یوں چلے زنہار رستا | کہ ہووے ایک پا میں کفش تنہا | اگر پہنے ہم دونوں کو پہنے | وگرنہ پاؤں ہوں دونوں برہنے

(۹) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْكُلَ يَعْنِي الرَّجُلَ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ

کہا جابر نے حضرت نے نہی کی | یہ ہے یعنی نہی حضرت نبی کی | نہ کھانا کوئی دست چپ سے کھاوے | نہ ہرگز نعل واحد پاس لاوے

چلے کوئی نہ راہ لاابالی | کہ ہو اک پاؤں کفش پا سے خالی

(۱۰) عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ

کیا اعرج نے یہ بیاں کر دم کا | کلام بوہریرہ جو سنا تھا | کہ یوں تقریر کی اس خوش سیر نے | رفیق خادم خیر البشر نے

کہ فرماتے تھے یہ سردار کونین | اگر پہنے کوئی تم میں سے نعلین | کرے وہ ابتدا پائے یمین سے | نہ پھیرے پاؤں سمت داہنیں سے

خیال اس بات کا لازم ہے اس دم | پہننے میں کرے دہنا مقدم | نکالے پاؤں سے جب کفش پا کو | تو پائے چپ ہی سے ابتدا کو

(۱۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَنَعُّلِهِ

جناب عائشہ صادق زباں نے | رسول اللہ کی آرام جاں نے | خبر دی حال خیر المرسلیں سے | کہ تھی الفت انہیں سمت یمیں سے

اگر شانہ کشی کرتے بگیسو | مقدم رکھتے سمت ایمن کو (جانب) | پہنتے تھے اگر نعلین والا | مقدم واں بھی پائے راست تھا

اگر غسل و وضو بھی آپ کرتے | تو کرتے ابتدا داہنی طرف سے | غرض حضرت کو جہاں تک تھا امکان | یمین و راستیں سے تھی محبت

(۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عَقْدًا وَاحِدًا عُثْمَانُ

کہا ہے بوہریرہ متقی نے | محدث مشفق صادق نے کہا ہے | کہ نعلین رسول اللہ میں تو | مرتب تھی دو وال چرم دو دو

رہی حال بوبکر و عمر تھا	کہ وہ تیسوں کی نعلینوں کو پہنا	مگر انداز کفش یک دو لی	ہوا بے حضرت عثماں سے جاری

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذِكْرِ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان انگوٹھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں۔

(١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا

بیاں خاتم و ذکر ختم کو ہم لکھے — دل مشتاق یہ تقریب سے ہم کو سجھایا

انس کا کیا کلام دلنشیں ہے	بجان عاشقاں نقش نگیں ہے نگینہ جس کے اوپر جو لگا تھا	کہ وہ جو آپ کی انگشتری تھی حبش کا وہ عقیق پر ضیا تھا	وہ انگشتر زِ نقرہ کی بنی تھی

(٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ

ہوا ابن عمرؓ سے قول مروی کہ نامی جو ہوا کرتے تھے مرقوم	کہ حضرت کی انگوٹھی نقرئی تھی بمہر خاص فرماتے تھے مختوم	بنایا اس کو سیم خام سے تھا فقط یہ کام تھا انگشتری سے	مگر مقصود تو اس کام سے تھا رہی پر دور انگشت نبی سے

(٣) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ

انس سے اور بھی وارد خبر ہے نگینہ کا یہ تھا اس کے قرینہ	مخالف قول اول سے مگر ہے کہ تھا چاندی ہی کا اس کا نگینہ	کہ خاتم جو رسول اللہ کی تھی روایت ہے یہ اس معنی کی شاہد	بنی چاندی سے وہ انگشتری تھی کہ تھی اک سیم میں دونوں جنس واحد

(٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهُ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهِ فِيْ كَفِّهِ

انس کہتے ہیں جو تھا قول ان کا کہ خط لکھیں سلاطین عجم کو عجم والوں کا بے مہر ہے نہ معمول یہ کہنا ہے اب آگے کہوں کیا	رہے مجمل سنو حال مفصل پسند آیا ہے یعنی اب یہ ہم کو نہیں رکھتے خط بے مہر مقبول مری نظروں میں ہے وہ حال گویا	یہاں آ کر بڑی اس سے زیادہ کسی نے آپ سے کی یہ گذارش سنے جب آپ نے یہ تازہ اخبار سفیدی چمکتی انگشتری کی	کہ پھر آپ کا جب یہ ارادہ کہ ہے اس طرح پر حال نگارش تو کی حضرت نبی نے مہر تیار کف والا میں جلوہ کر رہی تھی

(٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلٌ

انس کہتا ہے جو تھی سو روایت محمد سطر پائیں لکھا تھا	کہ نقش خاتم ختم رسالت رسول اوسط میں کندہ کیا تھا	ہوا اس طرح سے کندہ نگیں میں لکھا تھا کلمہ اللہ بالا	کہ تھیں اس میں منقش تین سطریں کہ سب سے بالا تھا نام والا

(۶) عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی کسریٰ وقیصر والنجاشی فقیل لہ انہم لا یقبلون کتابا الا بخاتم فصاغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما حلقتہ فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ

انس سے یہ حدیث پانچویں ہے | بیاں کرتا ہوں اس کو میں کہ | کہ جس ہنگام میں خیر الورا نے | یہ چاہا افتخار انبیاء نے
کہ فرما دیں رقم منشور اطہر | سوئے نجاشی و کسریٰ و قیصر | کسی نے آپ سے کی ایسی تقریر | کہ ہے اس طرح پر احوال تحریر
یقیں کرتے نہیں کسریٰ و قیصر | نہ جب تک ثبت ہووے مہر خط پر | وہیں حضرت نے بنوائی انگوٹھی | وہ انگشتر تو ہاں اس طرح کی تھی
کہ حلقہ اس انگوٹھی کا بنایا | بسیم خام تھا اچھا بنایا | میان مہر یہ نقش سجا تھا | محمد ہے رسول اللہ لکھا تھا

(۷) عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ

چھٹی سنئے انس کی یہ روایت | حقیقت میں ہے یہ راہ ہدایت | کہ جب بیت الخلا کو آپ جاتے | انگوٹھی ہاتھ سے باہر نکالتے

(۸) عن ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق فکان فی یدہ ثم کان فی ید ابی بکر و ید عمر رضی اللہ عنہما ثم کان فی ید عثمان رضی اللہ عنہ حتی وقع فی بئر اریس نقشہ محمد رسول اللہ

اب آگے قول ہے ابن عمر کا | وہ حال مہر نبوی ہے کرتا | کہ لی تھی آپ نے وہ جو انگوٹھی | نبی انگشتری وہ سیم سے تھی
رہی وہ خاتم والا مکرم | بدست پاک سردار دو عالم | ہوئے جب سوئے جنت آپ راہی | وہ خاتم ہاتھ میں نائب کے آئی
رکھی انگشتری یار نبی نے | بدست خود ابوبکر ولی نے | خلافت جب ہوئی حضرت عمر کی | تصرف میں رہی ان کے انگوٹھی
ہوا عثمان کا جب دور خلافت | گئی ان پاس وہ مہر رسالت | رہی ان کے تصرف میں یہاں تک | کہ آخر گم ہوئی وہ مہر بے شک
اریس اس چاہ کا مشہور ہے نام | گری جس میں وہ مہر نیک انجام | کہ جس کا نقش تھا اس اوکی سات | محمد تھا رسول اللہ کے سات

باب ما جاء فی تختم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان انگوٹھی پہننے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

(۱) عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبس خاتمہ فی یمینہ

روایت ہے جناب مرتضیٰ سے | علی فرزند عم مصطفیٰ سے | بیاں کرتے ہیں وہ با طرز اخلاص | کہ سردار دو عالم خاتم خاص
رکھا کرتے تھے دست راست میں | پہنتے آپ تھے اس کو یمیں میں

(۲) عن حماد بن سلمۃ قال رأیت ابن ابی رافع یتختم فی یمینہ فسألتہ عن ذلک فقال رأیت عبد اللہ بن جعفر یتختم فی یمینہ وقال عبد اللہ بن جعفر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتختم فی یمینہ

کیا حماد نے مذکور ایسا | کہ میں نے ابن ابو رافع کو دیکھا | انگوٹھی تھی بدست داہنا اسکے | کیا پس میں نے استفسار اس سے
جواب اس نے دیا مجھکو یہ ایسا | کہ عبداللہ تھا جعفر کا بیٹا | اسے پہنے انگوٹھی میں نے دیکھا | بدست داہنی اس وقت پوچھا
کہا اس نے کہ سردار دو عالم | پہنتے تھے اسی صورت سے خاتم

(٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ

کہوں میں جو روایت دوسری ہے | کہ عبداللہ بن جعفر نے کی ہے | رسول اللہ کی یعنی انگوٹھی | رہا کرتی بدست داہنی تھی

(٤) عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ وَلَا اِخَالُہٗ اِلَّا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ

یہاں حال ہوتا ہے یہ مرقوم | ہوا جو صلت کے کہنے سے معلوم | کہ عبداللہ تھے فرزند عباس | انگوٹھی وہ پہنتے تھا بدست راست
گماں کرتا ہوں میں اس بات کا بھی | کہ اس مخدوم نے ایسا کہا بھی | کہ مہر خاص ختم الانبیاء کی | بدست راستیں زینت فزا تھی

(٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّۃٍ وَّجَعَلَ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ کَفَّہٗ وَنَقَشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَنَھٰی اَنْ یَّنْقُشَ اَحَدٌ عَلَیْہِ وَھُوَ الَّذِیْ سَقَطَ مِنْ مُّعَیْقِیْبٍ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسٍ

روایت اب سنو ابن عمر کی | کہ لی حضرت نے چاندی کی انگوٹھی | پہننے کا رکھا تھا یہ قرینہ | کہ رو گرداں کئے کرتے نگینہ
انگوٹھی کے نگینہ کو پھرا کے | ہتھیلی کی طرف کو آپ لاتے | کھدا یوں نقش تھا مہر نبی کا | محمد تھا رسول اللہ بھی تھا
مگر حضرت نے اوروں کو نہی کی | کہ کھدوائے نہ کوئی ایسی انگوٹھی | مبادا کوئی یوں ہو جائے بیباک | کہ چاہے التباس خاتم پاک
ہوا پھر اتفاق کار ایسا | کہ خادم حضرت عثمان کا تھا | اسی کے پاس تھی وہ ہر حالت | رکھے تھا وہ بعنوان کفالت
اریس ایک چاہ ہے مشہور عالم | گری وہاں سے خادم سے وہ خاتم

(٦) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَتَخَتَّمَانِ فِیْ یَسَارِھِمَا

امام جعفر صادق زباں سے | روایت کی ہے یوں اپنے پدر سے | کہ عادت حضرت حسنین کی تھی | بدست چپ پہنتے تھے انگوٹھی

(٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِیْ یَمِیْنِہٖ

انس کے قول سے ہوتا ہے معلوم | کہ خیر المرسلین عالم کے مخدوم | انگوٹھی کو پہنتے تھے یمیں میں | رکھی تھی مہر دست راستیں میں

(٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ فَکَانَ یَلْبَسُہٗ فِیْ یَمِیْنِہٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَ مِنْ ذَھَبٍ فَطَرَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا اَلْبَسُہٗ اَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَھُمْ

کیا مذکور فرزند عمر نے	کہ مخبر انبیاء خیر البشر نے	انگوٹھی ایک لی ایسی طرحدار	طلا سے تھی بنی وہ مہر سرکار
مگر دستور یہ بھی آپ کا تھا	کہ دست راست میں اس کو رکھا تھا	خبر اشخاص سے جب یہ قیمت پائی	کہ پہنی آپ نے مہر طلائی
یہ صورت دیکھ کر اشخاص کثیر	ہوئے مصروف نسبت خاتم زر	جو دیکھا آپ نے یہ طور احوال	تو پھینکا ہاتھ سے خاتم کو فی الحال
کیا یہ اور بھی ارشاد و اظہار	نہ پہنوں گا اسے زنہار زنہار	سبھوں نے دیکھ کر حال نبی کو	گرایا ہاتھ سے انگشتری کو

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان تعریف تیغ مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ حج عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

یہ ہنگام بیان وصف سیف سرور عالم	دم تیغ زبان کیا کیا نئی جوہر دکھاتا ہے

انس نے کھینچ کر تیغ زبان کو	کیا تسخیر اقلیم بیاں کو	کہ قبضہ سیف ختم المرسلین کا	رسول غازی سلطان دیں کا
	ہوا تھا جنس نقرہ سے وہ طیار	بخوبی تھا طرحدار و نمودار	

۲ حج عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

روایت بھی سعید بو الحسن کی	انس کے قول سے جو متحد تھی	کیا بس اکتفا اس ہی بیاں پر	نہ کی تکرار مضمون مکرر

۳ حج عَنْ هُوْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً

کیا ہے ہود نے مذکور ایسا	کہ میں نے اپنے نانا سے سنا تھا	کہ مکہ پر مظفر آپ ہو کر	وہاں داخل ہوئے با نصرت و فر
یہ عالم آپ کی تلوار کا تھا	طلا و نقرہ اس پر تعبیہ تھا	بیاں کرتا ہے طالب نام راوی	کہ یہ تقریر میں نے ہود سے کی
کہ تو مجھ سے بیاں کر حال اس کا	کہ نقرہ کس جگہ اس پر لگا تھا	دیا اس نے جواب آشکارا	لگا تھا اس پہ سمت قبضہ نقرہ

۴ حج عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِيْ عَلٰى سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَزَعَمَ سَمُرَةُ اَنَّهٗ صَنَعَ سَيْفَهٗ عَلٰى سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا

عجائب ابن سیریں کا بیاں ہے	کہ جس سے صورت معنی عیاں ہے	مثل مشہور ہے عالم میں ہر سو	محبت جس کسی سے ہو کسی کو
اسی کا ذکر وہ کرتا رہے گا	اسی کی چال پر چلتا رہے گا	غرض ہے ابن سیریں کی یہاں کی	و لیکن بات ہے یہ امتحاں کی
کہ تیغ اس نے بنائی از رہ حب	بطرز و شکل تیغ ابن جندب	کہ تھی فرزند جندب پاس تلوار	بعینہ شکل تیغ شاہ ابرار
مکرر یہ بیاں کرتا ہے راوی			کہ حنفی تیغ تھی سردار دیں کی

بَابُ مَا جَاءَ فِی دِرْعِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان زرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَھَضَ اِلَی الصَّخْرَۃِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ طَلْحَۃَ تَحْتَہٗ فَصَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَی الصَّخْرَۃِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَۃُ

زرہ کی وصف میں تھا مختصر باب جداگانہ ۔ سو کافی اسکو باہم باب مغفر سے ملاتا ہے

زبیر جنتی یار نبی سے ۔ بشارت اس کو جنت کی ملی ہے
مبشرہ جو ہیں اصحاب حضرت ۔ انہی دس میں یہ ہے اہل بشارت
بیاں کرتا ہے احوال احد کو ۔ کہ پہنے آپ تھے اس دن زرہ دو
بیاں کافی نہ تھا خوشی کی جا ہے ۔ کہ وصف غزوہ خیر الوریٰ ہے
کروں کچھ وصف ختم المرسلاں کا ۔ نبی غازی آخر الزماں کا
مسلح درمیان رزم گہ تھے ۔ زرہ بر دوسری پہنے زرہ تھے
پسند آئی تھی یہ شان تجمل ۔ کہ ہے روز وغا آن تجمل
عیاں چہرہ پہ تھا نور جلادت ۔ جبیں تھی مطلع انوار شوکت
تہور کا یہ عالم برملا تھا ۔ کہ جان اشقیا پر زلزلہ تھا
شجاعت دیکھ کر محبوب رب کی ۔ ہزیمت تھی شجاعان عرب کی
بعین رزم کثیر حزم والا ۔ کہ چاہا بالائے صخرا جلوہ فرما
گئے تا اصحاب دیکھیں روئے اطہر ۔ بزدلی ہوں منظر اشقیا پر
ولیکن کثرت چالش گری سے ۔ تن والا پہ آثار کسل تھے
تردد دیکھا یا تھا یہ نیرنگ ۔ نہ آ سکتے تھے حضرت بر سر سنگ
کہ اس ہنگام میں طلحہ نے آکر ۔ ادب سے پشت کو نیچی جھکا کر
بعینہ صورت زینہ بنایا ۔ رسول اللہ کو اوپر چڑھایا
عجب طلحہ بھی مرد جانفشاں تھا ۔ حصار دین کا گویا نردباں تھا
غرض حضرت باستقلال کامل ۔ ہوئے بالائے سنگ صخرہ داخل
کہا راوی نے بس میں سن رہا تھا ۔ کہ یوں ارشاد حضرت نے کیا تھا
یہ فرمایا کیا طلحہ نے واجب ۔ کہا شارح نے یہاں مطلب
کیا جنت کو واجب اپنے اوپر ۔ شفاعت کو کیا یار روز محشر
نہیں معلوم یہ کافی کدھر ہے ۔ کہ بحر رحمت یہاں جوش پر ہے
سخاوت دیکھنا خیر الوریٰ کی ۔ کہ جنت آج طلحہ کو عطا کی
بچولے آکے دامان نبی کو ۔ بھوڑالے گدا دست سخی کو

غزل

سرت گردم بمیدان شفاعت ۔ نظر فرما بخواہان شفاعت
جبینت مطلع خورشید احسان ۔ جمالت ماہ تابان شفاعت
سرفرازی بتاج عز و تمکین ۔ سر افرازی بایوان شفاعت
سحاب ہمتے برفرق عالم ۔ محیط گرستگان شفاعت
برائے تشنگان روز محشر ۔ وجیدۂ ابر نیسان شفاعت
گرفتارم باسقام عصیان ۔ علاجم کن بدرمان شفاعت
چہ بیم از آفتاب روز محشر ۔ بظل چتر تابان شفاعت

گدایان در رت را یاد آری بروز حشر بر خوان شفاعت
بحال کاتی مسکین کرم کن کہ شایان ہیا مان شفاعت

۲ حج عن السائب بن یزید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علیہ یوم احد درعان قد ظاہر بینہما

یہ راوی تا صاحب خبر ہیں طریق راستی کا راہبر ہے
بلکل ابرہ وا اثر ملا کر
کہا حال جناب مصطفٰے کو کہ تھے روز احد پہنے زرہ دو
کیا تھا انکو ہم پشت و مظاہر

باب ما جاء فی صفۃ مغفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان خود مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

۱ حج عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ وعلیہ مغفر فقیل لہ ھذا ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوہ

انس سرخیل اصحاب خبر ہے بیاں کرتا ہے یہ حال معتبر ہے
کہ حضرت آئے یوں مکہ کے اندر رکھا تھا خود بر فرق منور
لگا کہنے کوئی وہاں صاحب ہوش کہ ہے ابن خطل کعبہ میں روپوش
دیا حضرت نے حکم قتل اس کو
وہ لعین اب وہاں مخفی ہوا ہے پس پردہ وہ مرتد چھپ رہا ہے
کہ بس اس کو وہیں پر مار ڈالو

۲ حج عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ عام الفتح وعلی راسہ المغفر فقال فلما نزعہ جاءہ رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوہ قال ابن شہاب وبلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یومئذ محرما

انس نے اور بھی تقریر کی ہے حقیقت یہ بھی روز فتح کی ہے
کہ جس دم آپ منصور و مظفر ہوئے کعبہ میں داخل خود در سر
وہاں جب خود سر سے اتارا کہا لتنے میں کوئی مخبر پکارا
کہ اب ابن خطل حال پریشاں ہوا ہے آن کر کعبہ میں پنہاں
وہ مرتد آج بھاگ کر چھپا ہے در پردہ پنہاں ہو گیا ہے
ہوا اس کے لئے یہ حکم والا کہ ہو سے قتل وہ مرتد تمہی جا
روایت اور اک وہی کی ہے کہ یہاں یہ بات بھی میں نے سنی ہے
کہ جب کعبہ میں آئے ہو کے فیروز نہ تھے احرام باندھے آپ اس روز

باب ما جاء فی عمامۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان دستار مبارک رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں پانچ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ حج عن جابر قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ یوم الفتح وعلیہ عمامۃ سوداء

بحال وصف دستار جناب سرور عالم
دل مشتاق کیا کیا حسرتوں سے پیچ کھاتا ہے
بیان جابر شیریں ادا ہے محبوں کو نوید جاں فزا ہے
کہ روز فتح ہنگام دل افروز ہوئے کعبہ میں داخل پاپیروز

	بفرق پاک تھا رنگین عمامہ	سیہ رنگت کا اک شکیں عمامہ	

۲ ح عن جعفر بن عمرو بن حريث عن ابيه قال رأيت على النبي صلى الله عليه وسلم عمامة سوداء

کہا ہے جعفر ابن عمر نے	کہ مجھ سے یہ کہا میرے پدر نے	کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا	عمامہ آپ کے سر پر بندھا تھا
	عمامہ تھا جو بر فرق مکرم	سیہ رنگی کا رکھتا تھا وہ عالم	

۳ ح عن جعفر بن عمرو بن حريث عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب الناس وعليه عمامة سوداء

روایت اور جعفر نے یہ کی ہے	زبان بیان بھی اسکو باپ کی ہے	وہ کہتا ہے بہ تحقیق روایت	کہ تھے مشغول خطبہ جبکہ حضرت
میان خلق یعنی خطبہ خواں تھے	زبان وعظ سے گوہر فشاں تھے	عمامہ تھا سر عالی پہ اسودم	سیہ رنگی کا رکھتا تھا وہ عالم

۴ ح عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اعتم سدل عمامته بين كتفيه قال نافع وكان ابن عمر يفعل ذلك قال عبيد الله ورأيت القاسم بن محمد وسالما يفعلان ذلك

ہوئی مروی خبر ابن عمر سے	کہ تھا یہ عادت خیر البشر سے	کہ جسدم باندھتے حضرت عمامہ	رکھا کرتے میان دوش شملہ
کہا نافع نے بھی ابن عمر سے	ہمیشہ باندھتے دستار ایسے	عبید اللہ یوں ہے ذکر کرتا	کہ میں نے سالم و قاسم کو دیکھا
	وہ دونوں شخص یعنی اسطرح سے	عمامہ سر پہ اپنے باندھتے تھے	

۵ ح عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب الناس وعليه عصابة دسماء

ہوا ثابت بقول ابن عباس	کہ تھے مشغول خطبہ افضل الناس	بفرق پاک سردار دو عالم	سیہ رنگت کی تھی دستار اسودم

باب ما جاء في صفة ازار رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان تہبند مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ ح عن ابی بردة قال اخرجت الينا عائشة رضی الله عنها كساء ملبدا وازارا غليظا فقالت قبض روح رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذين

ازار و لنگی تہ بند نام نسب احمد	کہ جسکی صدر کیفیت میں لکھا ہے	ابی بردہ سے ہے منقول حالی	بیان کرتا ہے وہ یوں صدق حالی
نہایت یہ روایت بانگرا ہے	بیان حضرت خیر الورا ہے	کہ اک راوی نے بیاں سلوکی	ہوئی تھی یعنی یہ ارشاد وفات
نکالے عائشہ نے پارچہ دو	ہمارے سامنے آ کر انکو	غرض یاران وہ میں تھی لنگی جو	لگے تھے اور جس میں بھی پیوند اکثر
بہت سے کثرت پیوند کی تھی	تہ کی شکل وہ چادر دہرے تھے	شتاب کیفیت ثوب دگر کی	ازار قائم بہ تہبند کی تھی

حقیقت یوں ہوئی ہے اسکی مروی — کہ تھی سوفی باندازِ سطبرے
یہ دونو پارچے یعنی جو دیکھے — غرض وصاف بھی دونو کی لکھے
بوقتِ استعمال وار فاسلے — بیان کیا کیجیے غم کی کہانی

کہا پھر صاف ام سوسان نے — رسول اللہ کی آرام جان نے
انہیں میں آپنے فرمائی رحلت — یہی ملبوس تھا ہنگامِ فرقت
اسی پوشاک کو پہنے ہوئے تھے — یہی دونو بدن پر آپ کے تھے

۲ عن الاشعث بن سليم قال سمعت عمتي تحدث عن عمها قال بينا انا امشي بالمدينة اذا انسان خلفي يقول ارفع ازارك فانه اتقى وابقى فاذا هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله انما هي بردة ملحاء قال اما لك في اسوة فنظرت فاذا ازاره الى نصف ساقيه

بیان کرتا ہے اشعث یوں حقیقت — کہ ہے میری پھوپھی سے یہ روایت
کہ میں شہرِ مدینہ میں رواں تھا — چلا جاتا بحالِ خود وہاں تھا
ازار اپنی کو نیچے سو اٹھائے — کہ بس نزدیک ہے یہ اتقا سے
وہیں ناگاہ اسکا کہنے والا — جنابِ سرورِ عالم کو پایا
کیا پھر عرض میں نے شاہِ دیں سے — جنابِ رحمۃ للعالمین سے
سجی ہے یہ اسی انداز کے سات — نہیں لٹکائی میں نے ناز کے سات
غرض سنکر یہ میں نے بات ٹوری — ازارِ پاک کی جانب نظر کی
یہی ارشاد مجکو آپ کا ہے

پھوپھی میری بیان کرتی ہے ایسا — کہ تھا میرا اچھا یہ بات کہتا
کہ اس حالت میں کوئی شخص آیا — مرے پیچھے سے بولا بر سرِ راہ
بتقوی لبسا یہ نزدیک تر ہے — غرض پائندہ تر بھی سر بسر ہے
کہ تھی پیچھے سے وہ تشریف لائے — یہ باتیں آپ تھے مجکو سناتے
کہ ہے یہ چادر بازیب و زینت — نہایت باتکلف بیش قیمت
کیا ارشاد یہ حضرت نے مجکو — نہیں کرتا ہماری اقتدا تو
معاً مجکو ہوئی یہ بات محسوس — کہ نصف ساق تک کرتے ہیں ملبوس
ازار اسطرح پر رکھنا چاہیے

۳ عن اياس بن سلمة بن الاكوع عن ابيه قال كان عثمان بن عفان يأتزر الى انصاف ساقيه وقال هكذا كانت ازرة صاحبي يعني النبي صلى الله عليه وسلم

روایت ہے ایاس باخبر سے — کہ ہیں وہ زمرہ اہلِ سیر سے
ازار اسطرح کی ہوتی تھی انکی — کہ نصف ساق سے آگے نہ بڑھتی
کیا کرتے تھے وہ اسبات کو بھی — ازار ایسی پیمبر صاحب کی تھی

ہوا ہے باپ سے اوس کے یہ منقول — کہ تھا یوں حضرت عثمان کا معمول
ہوا تھا انکو یہ انداز مانوس — کہ نصف ساق رکھتے تھے ملبوس
غرض یہ سنتِ خیر الوریٰ ہے — ازار اس سے زیادہ ناروا ہے

۴ عن حذيفة بن اليمان قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بعضلة ساقي او ساقه فقال هذا موضع الازار فان ابيت فاسفل فان ابيت فلا حق للازار في الكعبين

حذیفہ سے مناسب یہی ہے — روایت اس سے یہ مروی ہوئی ہے
دیا ساقِ مبارک پہ رکھا ہات — یہی ہادی نے بیان شکل کی بات

کہا اس مقتدائے دو جہاں نے ایسا — کہ میری ساق کو حضرت نے پکڑا
بہر صورت یہ ہے مقصود دو جا — کہ فرمایا حذیفہ کو یہ ارشاد

ازار اس جا بسی مت لٹکا لیا	ابھی حد معین ہے حذیفہ	غرض مقدار نصف ساق تک ہے	نہیں اسراف میں ہنا شک ہے
اگر انکار تو کہتا ہو اس سے	تو ہاں کچھ ایک نیچی یہاں تک کرالو	نہیں اضی اگر اس تک پر بھی	تو شاید چاہتا ہو تو درازی
	نہیں لنگی پہ ثابت حق کعبین	رہی یہ ساق او کعبین کیلئے ہیں	

باب ما جاء في مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے رفتار مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں تین حدیثیں ہیں ۱۲

۱ حدثنا عن ابي هريرة قال ما رأيت شيئا احسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم كأن الشمس تجري في وجهه وما رأيت احدا اسرع في مشيته من رسول الله صلى الله عليه وسلم كأنما الارض تطوى له انا لنجهد انفسنا وانه لغير مكترث

نہ دیکھا آہ ان آنکھوں سے رفتار مبارک کو		یہیں رہ رہ کے ہم کو حسرت و افسوس آتا ہے	
رقم جو با جما ہوتا یہاں ہے	زبان بوہریرہ کا بیان ہے	کہ یوں اسکی زبان گوہر فشاں تھی	کہ میں نے کوئی شی ایسی کبھی
کہ وہ احسن رسول اللہ سے ہو	بھلا حاصل ہوا یہ حسن کس کو	وجاہت جبکہ داروی نبی کی	کہ تھا ایسی کان الشمس تجری
خرام پاک کا عالم کہوں کیا	نہ ایسا کوئی خوش رفتار دیکھا	یہ سرعت آپ کی رفتار میں تھی	زمیں انکو لئے گویا لپٹتی
کیا کرتے تھے ہم کوشش نہایت	کہ تا رستہ چلیں ہمسر او حضرت	مگر وہ راہ جاتی بے تکلف	قدم کو تھے اٹھاتے بے تکلف

۲ حدثنا عن علي بن ابي طالب كان علي اذا وصف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان اذا مشى تقلع كانما ينحط في صبب

روایت ہے جناب بو الحسن سے	علی شیر خدا خیبر شکن سے	کہ حید جب کبھی کرتے بیاں تھے	وہ یوں وصف نبی میں در فشاں تھے
کہ کرتے آپ تھے رفتار جس دم	یہ ہنگام خرامش تھا یہ عالم	قدم برکندہ تھی رفتار ان کی	بلندی سے ہے گویا میل پستی

۳ حدثنا عن علي رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا مشى تكفأ تكفيا كانما ينحط من صبب

روایت اوسکی شیر خدا سے	سزاوار خطاب ہل اتی سے	کہ تھا یہ حال محبوب خدا کا	کہ جس دم آپ جاتے راہ چلتا
	قدم اس طرح آگے کو اٹھاتے	نشیب و پست کو گویا اترتے جاتے	

باب ما جاء في تقنع رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان سر پر قناع رکھنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ۱۲

۱ حدثنا عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر القناع كان ثوبه ثوب زيات

تقنع میں ہے ما دار وہ یہ باب جس کا	یہاں ایک ہے روایت راوی اخبار لاتا ہے

بیان حاصل قول انس ہے | کیا یوں اسنے راہ گنہگار نے | کرتیل کا لیتی یہ خوشی سرور دین | کیا کرتے تھے موی سر مین تیل

پس تہمین سوا ایک ثوب لیکے | وہ اپنی موی سر کو پوچھتے تھے | کیا کرتے تھے اکثر آپ یہ کام | تقنع ہے مگر اس کام کا نام

دہن کی کیا کہوں طرز نفاست | کہ ہوتی جس گھڑی روغن کی کثرت | برای جذب روغن ایک کپڑا | تقنین آپ نے جو کر رکھا تھا

بفرق پاک رکھ لیتے تھے اکثر | وہ ہوتا چرب روغن سے مکرر | یہاں اوس کپڑے کا آخر ہوا حال | بشکل ثوب زیاتان ہوا تھا

عزیز دیدہ مکان بھی رشک کا ہے | کہ وہ افسوس ملنے کی یہ جا ہے | ملا کیا مرتبہ اوس یار جبہ کو | کہ رہتا بیشتر ہمدوش گیسو

باب ما جاء في جلسة رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان بیٹھنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں تین ۳ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ ح عن قيلة بنت مخرمة انها رأت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد وهو قاعد القرفصاء قالت فلما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم المتخشع في الجلسة أرعدت من الفرق

یہ فیض وصف اجلاس شہ لولاک ہے کافی | کہ تیری نظم کو اورنگ شہرت پہ بٹھاتا ہے

بیان جلسۂ شاہ رسل ہے | یہاں قاصر زبان جزو کل ہے | سزاوار جلوس تخت جنت | تقسیم صدر ایوان رسالت

کیا کرتے تھے جس صورت سے جلسہ | بیان اوسکا نہیں ہوتا ہے نقشہ | فقط جلسہ ہی پر موقوف کیا ہے | کہ اونکی بے بدل ہر اک ادا ہے

عیاں ہوتی نہیں کیفیت حال | تڑپتا ہے بہت ہجر اونکا پامال | اگر شکل مبارک دیکھ پاوے | کوئی انداز تو لکھنے میں آوے

الٰہی ہو دعا میری اجابت | رسول اللہ کی پاؤں زیارت | مجھے غم سے چھڑاوے یا الٰہی | رخ احمد دکھاوے یا الٰہی

بس اب کافی نہ آگے کو بڑہا جا | یہ بہتر ہے کہ تو مطلب پہ آجا | کچھ اب موقوف کر اظہار رقت | کہ ہے منظور تحریر روایت

بیان کرتا ہے بنت مخرمہ کا | کہ اوسنے سرور عالم کو دیکھا | کہ تھے رونق فزا مسجد کے اندر | جناب شافع و سردار محشر

بطور قرفصا حضرت نبی تھے | بزانوی مبارک مشتکی سے | باجلاس نیاز و خاکساری | مراقب تھی سوئے درگاہ باری

جو دیکھا منکسر انکو سراپا | پڑا اک زلزلہ میری بدن پر | کہ سلطان رسل اوسوقت بیٹھے | باندازِ خشوع و مسکنت تھے

روایت تو ہوئی اتمام اسجا | رہا اجمال لیکن قرفصا کا | سنو اب قرفصا کی شرح و تفسیر | کتابوں میں ہوئی جس طرح تحریر

کہ اس جلسہ کا ہے انداز ایسا | نشستن گاہ پہ ہو شخص بیٹھا | شکم سے اپنے گھٹنوں کو لگاوے | بگرد ساق وہ ہاتھوں لاوے

وہ دونوں ہاتھ اسکے بالضرورت | بگرد ساق ہوں حلقہ کی صورت | غرض اس طرح کا جو بیٹھنا ہے | عرب میں نام اوسکا قرفصا ہے

۲ ح عن عباد بن تميم عن عمه انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم مستلقيا في المسجد واضعا احدى رجليه على الاخرى

یہاں ہے راوی روداد عباد | کہ ہے اپنے چچا سے اسکو اسناد | کہا اوسنے کہ میری آنکھ نے دیکھا | جناب سرور عالم کو لیٹا

کر لیتے آپ تھے مسجد کے اندر | رکھا تھا پشت عالی کو بھی یہ | یہ تھا انداز پائے با صفا کا | اٹھا کر دوسرے پر رکھ لیا تھا
غرض یا و سیدم سزاوار رسالت | وہاں بیٹھے تھے مستلقی کی صورت

۳ عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی المجلس احتبی بیدیہ صلوات اللہ علیہ

روایت بو سعید با صفا کی | مبین ہے نشست اعتنا کی | کہا اسنے کہ وہ عالم کو سرور | تھے جسدم بیٹھے مسجد کے اندر
نشست انکی بطور قرفصا کی | ہوئی مذکور یوں تفصیل سنکی | زمین پر آپ یعنی بیٹھ جاتے | شکم کو دونو زانوں سے ملاتے
کھڑا کر لیتے دونو ساق پا کو | پکڑ لیتے بزور دست و بازو | بنا ہاتھوں کا حلقہ تھا با | بگرد و نساق رکھتے دست والا
نزول رحمت حق اسکے اوپر | با اصحاب کرام و آل اطہر

باب ما جاء فی تکأۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے تکیہ لگانے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عن جابر بن سمرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی وسادۃ علی یسارہ

جناب تکیہ گاہ بیکساں کا | بالش و تکیہ | ہمیں جب یاد آتا ہے | تو دل لوٹا ہی جاتا ہے
بیان کرتا ہے جابر یہ عبارت | کہ پائی آپ کی میں نے زیارت | جو دیکھا آپ تھے اسطرح تھے | سر بالش پہ اسدم تکیے تھے
تکیہ بالش کا یہ انداز دیکھا | کہ سمت چپ وہ تکیہ لگا تھا

۲ عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین قال وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکئا قال وشهادة الزور او قول الزور قال فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولها حتی قلنا لیتہ سکت

ابی بکرہ کا بیٹا عبد رحمان | بیان کرتا ہے یہ حال نمایاں | کہ یعنی یہ کہا میرے پدر نے | کہ فرمایا شہ جن و بشر نے
کہ اے لوگو ذرا سوچو تو کیونکر | نہ بتلاؤں کبائر تمکو اکبر | کیا معروض اصحاب نبی نے | کہ ہمسے یا رسول اللہ کہیے
کیا یوں آپ نے لوگوں کو ارشاد | کہ لوگو تم رکھو اس بات کو یاد | کبھی زنہار تم ہرگز نہ کیجو | شریک خالق اکبر کسی کو
کبیرہ نام ایسے جرم کا تھا | شریک حق بنا کر دوسرا | ستانا اگر یہ مادر پدر کا | کبیرا ہے کبیرا ہے کبیرا
کہا راوی نے پیارا یہ ماجرا | کہ بیٹھے آپ تھے اسدم بلا فصل | کہ تھے تکیہ لگائے ذات اکرم | جناب سرور سرور عالم
ہوا ارشاد غیب الورا کا | کہ جھوٹی گواہی بھی کبیرا | کہا تھا یہ کلام زور اس جا | ہوا ہے شک بیان اسکی کبیرا

کہا راوی نے پھر ہر وقت ہر بار	کیا کرتے انہیں باتوں کو تکرار	یہاں تک آپ اسکا ذکر کرتے	کہ ہم یہ اپنے دل میں فکر کرتے
کہ ان باتوں سے ہوتے کاش خاموش	جناب مرشد ہر صاحب ہوش		

۳ عن ابی جحیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انا فلا اٰکل متکئا

ملا ہے بوجحیفہ سے یہ مروی	بیان کرتا تھا ایسا وہ صحابی	کہ فرمایا شہ کون و مکاں نے	جناب رہنمائے گمرہاں نے
کہ ہم کھاتے نہیں تکیہ لگا کر	یہی دستور ہے اپنا مقرر		

۴ عن جابر بن سمرة قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم متکئا علی وسادة قال ابو عیسی لم یذکر وکیع علی یسارہ وھکذا روی غیر واحد عن اسرائیل نحو روایة وکیع ولا نعلم احدا روی فیه علی یسارہ الا ما روی اسحق بن منصور عن اسرائیل

ہوا منقول یہاں جابر سے ایسا	کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا	نظر یعنی مجھے یوں آپ آئے	سر بالش پہ بیٹھے تکیہ لگائے
مگر یہاں ترمذی نے گفتگو کی	بتصریح حقیقت جستجو کی	وکیع راوی اخبار کی بابت	بیان کرتا ہے اس تقریب سے تھا
کہ وہ راوی نہیں یہ ذکر لایا	کہ تھا بائیں طرف تکیہ لگایا	بیان اوروں کا بھی یہاں معتبر ہے	کہ اسرائیل سے اونکو سند ہے
وکیع باخبر سے ہیں موافق	روایت ان کی ہے سب کے مطابق	بیاں کرتے ہیں وہ سب یہ عبارت	کہ ہم کو ہے نہیں ثابت روایت
کسی راوی نے یعنی یہ کہا ہو	کہ تھا تکیہ لگا بائیں طرف کو	ولیکن ایک یہ اسحق راوی	روایت کر گیا ہے اس طرح کی
	کہ جس میں ذکر ہے بائیں طرف کا	ہے اسرائیل سے اسناد کرتا	

باب ما جاء فی اتکاء رسول الله صلی الله علیه وسلم

یہ باب ہے بیچ تکیہ لگانے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں دو حدیثیں ہیں

۱ عن انس رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان شاکیا فخرج یتوکأ علی اسامة وعلیه ثوب قطری قد توشح به فصلی بهم

ہوئی مذکور یہاں تکیہ بالش کی کیفیت — سنو تکیہ لگانے کا اب آگے ذکر آتا ہے

روایت یوں ہوئی مروی انس سے	کہ کچھ بیمار ختم انبیا سے	کہ اس حالت میں آئے آپ باہر	اسامہ کی تئیں تکیہ بنا کر
اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا	رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا	لپیٹا اون کیا جامہ قطری کا عالم	بہ بالائے مبارک تھا جو اس دم
پڑھی پھر وان نماز اس دم نبی نے	ہوئے باہم وہ سب اصحاب ان کے		

۲ عن الفضل بن عباس قال دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مرضه

الذی توفی فیہ وعلی راسہ عصابة صفراء فسلمت فقال یا فضل قلت لبیک یا رسول اللہ قال اشدد بھذه العصابة راسی قال ففعلت ثم قعد فوضع کفہ علی منکبی ثم قام ودخل فی المسجد وفی الحدیث قصة طویلة

بیان کرتے ہیں فضل بن عباس	کہ میں آیا رسول اللہ کے پاس	یہ اوس ہنگام کا کرتا ہوں مذکور	ہوئے تھے آپ جس روز میں رنجور
سبب ہے ذکر اس رنج و مرض کا	کہ جس میں آپ نے دنیا کو چھوڑا	عصابہ زرد تھا حضرت کے سر پر	سلام انکو کیا واں بیٹھ کر
مجھے یا فضل کہکر جو پکارا	کہا لبیک میں نے آشکارا	کہا ہوں مستعد یعنی بخدمت	مجھے ہوتا ہے کیا ارشاد حضرت
کہا تو اس عصابہ سے مرا سر	ذرا اب باندھ دے مضبوط کس کر	غرض میں نے عصابہ سے اسی دم	سر والا کو باندھا خوب محکم
پھر اس کے بعد بیٹھے آپ دو جا	رکھا کندھے پہ میری دست والا	وہاں سے پھر بقدم آگے بڑھائے	وہ مسجد کی طرف تشریف لائے
	خبر میں تھا طویل از بس حوال	لکھا ہے ترمذی نے بیان اجمال	

باب ما جاء فی صفة اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان صفت کھانے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ حج عن ابن لکعب بن مالک عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یلعق اصابعہ ثلاثا قال ابو عیسیٰ وروی غیر محمد بن بشار ھذا الحدیث قال کان یلعق اصابعہ الثلث

بیان اکل و صفت نان و نمک	یا خورش کا ہے	جناب سرور کونین کا تم	کو سناتا ہے
کہا کعب ابن مالک کے پسر نے	کہ مجھ سے یہ کہا میرے پدر نے	کہ سن تحقیق یہ حضرت کی عادت	کہ انگشتان عالی کو بکثرت
پس از خوردن دہان انور لگاتے	زبان با صفا سے چاٹتے تھے	ابو عیسیٰ بیان کرتا ہے تکرار	کہ ہے جب تک راوی ابن بشار
سوا اسکے جو راوی دیگر ہیں	روایت اس طرح سے کرتے ہیں	کہ سبابہ و انگشت اور وسطی	رہا معمول انکو چاٹنے کا

۲ حج عن انس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل طعاما لعق اصابعہ الثلث

انس بھی اب بشرح روایت	بیان یہ آپ کی کرتا ہے عادت	کہ جس دم آپ تھے کھانیکو کھاتے	تو اپنی انگلیوں کو چاٹتے تھے
	جناب سرور عالم کی تھی خو	کہ تھے وہ چاٹتے تین انگلیوں کو	

۳ حج عن ابن لکعب بن مالک عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل باصابعہ الثلث ویلعقھن

بیٹا کعب کا راوی اخبار	زبان کعب سے کرتا ہے اظہار	کہ کرتے جب تناول آپ کھانا	تو رکھتے دخل بس تین انگلیوں کو
	تناول سے جو ہو جاتی فراغت	تو انکو چاٹ بھی لیتے تھے حضرت	

۴ حج عن مصعب بن سلیم قال سمعت انس بن مالک یقول اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتمر فرایتہ یاکل وھو مقع من الجوع

رکھے ہے منصب اخبار مصعب کہ شاہ و افتخار انبیاء کے	بیاں کرتا ہے یوں اظہار مصعب چھوہارے سامنے لائے گئے تو اٹھائے پاؤں کو بیٹھے ہوئے تھے	کہ میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے نظر میں سے جو کی دیکھی رکابی عیاں آثار اُنپر بھوک کے تھے	انس یا رب نبی نے جو کہا ہے بعین اشتہا کھاتے تھے حضرت

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خُبْزِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان روٹی مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں ۷ حدیثیں ہیں ۱۲

ح ۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو عیسیٰ بیاں کرتا ہے تحریر کہ وہ مجموعہ ختم رسالت نہ کھاتے نان جو دو دن برابر	زبان اسود راوی کی تقریر بیاں کرتی تھیں یہ احوال عشرت انھوں نے پیٹ بھر کر سیر ہو کر	کہا اس واقف حال خبر نے کہ تھا یہ حال آل مصطفیٰ کا رہی یہ آپ پر عسرت گرانی	سند دیگر جناب عائشہ سے نبی کی اہل بیت باصفا کا کیا جس روز تک نقل مکانی

ح ۲ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيرِ

سلیم ابن عامر نے کہا ہے کہ تھے جو آپ کے سب اہل خانہ	کہ میں نے بو امامہ سے سنا ہے یہ تھی انکی معاش جاودانہ	بیاں کرتا تھا وہ راوی اولوا کبھی یعنی نہ انکے پاس بچتی	معیشت کا رسول اللہ کے حال زیادہ اور فاضل جو کی روٹی

ح ۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيَالِي الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا هُوَ وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ

ہوا ثابت بقول ابن عباس بہت راتوں کو اہل بیت والا میسر گر انھیں ہوتا تھا کھانا	کہ تھا اکثر یہ حال اشرف الناس شکم خالی کیا کرتے تھے فوا تو وہ کھانا بھی ہوتا اسطرح کا	بسر کرتے تھے یوں اوقات خالی طعام شب نہ پاتے تھے وہ اکثر کہ اکثر بیشتر نان جویں بھی	کہ گھر ہوتا طعام شب سے خالی غذا ار اللوت کھاتے تھے وہ اکثر بعسرت یوں معاش شاہ دیں تھی

ح ۴ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارَى فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقِيلَ لَهُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعِيرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نَعْجِنُهُ

زبان سہل بن سعد کی بات	سنا ہے کہ تو گوش کر ساتھ	رسول اللہ کا وہ یار مقبول	ہوا اس حال سے ایکبار مسئول
کہ حضرت نے بھلا میدہ کی روٹی	تناول بھی کبھی فرمائی ہو گی	کہا اس واقف حال خبر نے	خبر دار روا احادیث و اثر نے
کہ حال نان میدہ یعنی یہ تھا	رسول اللہ نے اس کو نہ دیکھا	ہوئے اللہ سے جب تک وہ واصل	ہوئی کب انکو نان میدہ حاصل
دوبارہ سہل سے سائل نے پوچھا	کہ ان عہد رسول اللہ میں کیا	تمہارے پاس تھے موجود غربال	بیان اسکا بھی کیجیے حال
کیا پھر سہل نے سائل سے اظہار	نہ تھا غربال سے ہمکو سروکار	کہا پھر پوچھنے والے نے اسکو	کہ کیا کرتے تھے تم با آرد جو
سنایا سہل نے یہ اوسکو احوال	کہ ان روزوں میں تھا اسطرح کا حال	پسیں جو آرد جو کو جب اسکو	کیا کرتے تھے یعنی پھونک کر دم
تو دم سے اوڑانے تھے جو بھوسہ	کو ہی اوڑ لیتے تھے جو باقی اور رہتے	تھے وہ اسطرح ہوئے آٹا	خمیر آرد جو پھر بنا لیتے

عن یونس عن قتادة عن انس بن مالك قال ما اكل نبي الله صلى الله عليه وسلم على خوان ولا في سكرجة ولا خبز له مرقق قال فقلت لقتادة فعلى ما كانوا ياكلون قال على هذه السفر

روایت یونس اسکا تک سے ہے	سند اسکی قتادہ سے انس ہے	قتادہ کو انس سے ہے سماعت	کہ اسکی جانب ہو حق کی رحمت
کہا یہ کہ مالک کے پسر نے	کہ فخر دو جہان خیر البشر نے	نہ کھایا خوان پر کھانا لگا کے	طبقچہ میں نہ آیا ان کے آگے
نہ انکے سامنے حاضر ہوئے تھے	کبھی نان تنک یعنی چپاتی	کبھی حضرت نے وہ روٹی کھائی	لب جان بخش تک گر نہ آئی
سبب ہے راوی اخبار ایسا	کہ میں نے پھر قتادہ سے یہ پوچھا	کہ تھے کس چیز پر کھانے کو کھاتے	جناب مصطفےٰ مجھکو بتا دے
جواب ایسا دیا اس مخبر نیک	قتادہ واقف حال عجب نے	کہ یعنی آپ جب کھانے کو کھاتے	تو دسترخوان پر تھے وہ بچھاتے

عن مسروق قال دخلت على عائشة رضي الله عنها فدعت لي بطعام فقالت ما اشبع من طعام فاشاء ان ابكي الا بكيت قال قلت لم قالت اذكر الحال التي فارق عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم الدنيا والله ما شبع من خبز ولا لحم مرتين في يوم واحد

کہا مسروق نے احوال اپنا	کہ نزد عائشہ وارد ہوا تھا	یہ ام المومنین کے جب میں آیا	کہ میرے واسطے کھانا منگایا
کبھی میں پاتی ہوں جب سے سیری	کہ دیتا صبر ایسا یہ عالم	کبھی کھاتی نہیں ہوں پیٹ بھر کر	کہ میں یہ چاہتی ہوں از سر نو
کہ دل کو کھول کر اب خوب رو لوں	یہ آپ چھپا کے منہ کو رو دیتیں	ہیں پھر صورت ابر بہاری	مژہ سے اشک ہو جاتے ہیں جاری
کہا میں نے کہ عز من فکر یا حال	کہ ہے کس واسطے یہ آپکا حال	کیا یہ عائشہ نے مجھکو ارشاد	کہ میں کرتی ہوں اس حال کو یاد
کہ جس حال سے دنیا سے حضرت	بیان کرتی ہوں یعنی وہ حقیقت	قسم ہے مجھکو ذات کبریا کی	کہ تھی حالت یہ محبوب خدا کی
گئے اس عالم سے دار قرار	کہا پاسیر ہو کہ کھانا نہیں دو بار	نہ پایا آپ نے ایسا زمانا	کہ کھاتے ایکدن دو بار کھانا

عن عائشة رضي الله عنها قالت ما شبع رسول الله صلى الله عليه وسلم من خبز شعير يومين متتابعين حتى قبض

ہوا یوں ارشاد مروی عائشہ سے	جناب زوجہ خیر الوریٰ سے	کہ نان جو سے کبھی دو دن برابر	نہ کھایا شاہ دیں نے پیٹ بھر کر
	گئے جب حضرت دنیا سے حضرت	رہی لاحق یہی کچھ ان کو عسرت	

۸ عن انس بن مالك قال ما اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم على خوان ولا اكل خبزا مرققا حتى مات صلوات الله عليه

کہا ہے یہ انس راوی ولی نے	نہ کھایا خوان پر کھانا نبی نے	بیاں کرتا ہے یہ احوال ان کا	کبھی نان تنک کو بھی نہ کھایا
ہوئی جب تک وفات اقدس	یہی دستور حضرت کا رہا بس	سلام حق تعالیٰ اور رحمت	جناب مصطفیٰ پر تا قیامت

باب ما جاء في صفة ادام رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان سالن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اسمیں ۲۹ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم الادام الخل

جناب عائشہ وہ بنت صدیق	بیاں کرتی ہیں یہ احوال تحقیق	کہ حضرت نے کیا ارشاد ایسا	کہ بہتر نانخورش ہی کیا ہے سرکہ

۲ عن سماك بن حرب قال سمعت النعمان بن بشير يقول الستم في طعام وشراب ما شئتم لقد رأيت نبيكم صلى الله عليه وسلم وما يجد من الدقل ما يملأ بطنه

سماک نے ایسا کہا ہے	کہ نعمان سے سنا میں نے ہی	بیان کرتا تھا یوں وہ حال	کہ طالب تھے لوگوں سے یہ احوال
کہ لوگوں کس طرح کا ماجرا ہے	تمہیں کس وجہ میں اشتہا ہے	کہ جو کچھ چاہتا ہے دل تمہارا	اسی کھانے کو کرتے ہو گوارا
قسم کھا کے عرض میں ہوں کرتا	نبی کو یوں تمہارے میں نے دیکھا	کہ ناقص اور ناکارہ سی خرمے	رسول اللہ اصلا تھو نہ پاتے
	وہ جس سے جناب پاک کھا کر	شکم اپنے کو کرتے سیر کر	

۳ عن زهدم الجرمي قال كنا عند ابي موسى فاتي بلحم دجاج فتنحى رجل من القوم فقال ما لك قال اني رأيتها تاكل شيئا نتنا فحلفت ان لا آكلها قال ادن فاني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل لحم دجاج

روایت زہدم جرمی کی ہے	حقیقت اس کی دیکھی ہوئی ہے	بیان کرتا ہے وہ یہ صورت حال	کہ تھے وہ جو ابو موسیٰ خوش افعال
ہم ان کے پاس تھے مجلس میں جب	کہ وہاں ایسا ہوا احوال ناگاہ	کہ پہنچا کا لحم مرغ خانہ	ہوا حاضر یہ پیش آن یگانہ
غرض یہ ہے کہ کوئی شخص آیا	وہ مرغ خانگی کا گوشت لایا	پھر اس مجمع کے لوگوں سے کوئی یار	کنارہ ہو گیا مجلس سے یکبار
	ابو موسیٰ نے فرمایا [illegible]	[illegible]	

کہا اُسنے کہ میں نے مرغ دیکھا	کہ وہ اشیائے بدبو کہا رہا تھا	تو پس میں نے قسم کہائی با اذکار	کہ لحم مرغ کہاؤنگا نہ زنہار
کہا اس سے ابو موسیٰ نے ایسا	کہ آ نزدیک کو کہتا ہے تو کیا	کہ میں نے اسطرح دیکھا نبی کو	کہ کہایا لحم مرغ خانگی کبھی

۴ عَنْ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى

سفینہ نام ہے ایک مرد او کے	روایت اُسنے اپنے باپ کی کی	سفینہ کو پدر نے بھی روایت	پدر سے اپنے کی تا حد غایت
غرض جد سفینہ نے کہا ہے	کہ یہ بھی ماجرا ایکبار کا ہے	کہ میں نے آپ کے ہمراہ کہایا	حباری جانور کے لحم کو تھا

۵ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسٰى قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامُهُ وَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى قَالَ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسٰى اُدْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ أَبَدًا

بیان ہوتی ہے زہدم کی روایت	کہ اس راوی نے کی ایسی روایت	روایت کا یہ ہے راوی کی تفصیل	کہ ہم نزدیک ابو موسیٰ تھے [illegible]
کہ وہاں لایا گیا کہانا و آگے	رکہا آگے ابو موسیٰ کے لا کے	ہوا معلوم یعنی جب کہ دیکھا	اُس میں لحم مرغ خانگی تھا
وہاں اشخاص تھے موجود اکثر	ان اشخاص میں تھا اک آدمی	کہ تیم اللہ کی وہ قوم سے تھا	برنگ سرخ تھا وہ مرد زیبا
کہ اپنی قوم کا گویا غلام تھا وہ	نہ آیا پاس اور کھایا نیکے زنہار	ابو موسیٰ نے جب حال دیکھا	کہا اس سے کہ تو نزدیک آ
بتحقیق بیان کرتا ہوں ایسا	کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا	کہ لحم مرغ کہایا مصطفےٰ نے	جناب شافع روز جزا نے
کہا پھر معترض نے سنکے یہ احوال	کہ میں نے اسطرح دیکھا تھا	یہ مرغ خانگی کچھ کہا رہا تھا	پلید اسکے تئیں سمجھا میں نے
	وہیں کہائی قسم میں نے بانکار	کہ کہاؤنگا نہ اسکا گوشت زنہار	

۶ عَنْ أَبِي أَسِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ

کہا ہے بو اسید با حسب حکم	کہ فرمایا ہے یہ خیر البشر نے	کہ تم سب روغن زیتون کہاؤ	بدن میں اپنے یہ روغن لگاؤ
کہ بالتحقیق ہے احوال ایسا	کہ یہ روغن ہے برکت کے شجر کا	ہوئیں یہاں دو حدیثیں اگرچہ وارد	بلفظ و معنی و مضمون واحد
	کلام مختصر میں نے اٹھایا	روایات مکرر کو نہ لایا	

۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ أَوْ دُعِيَ لَهُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا أَعْلَمُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ

انس اہل خبر کا پیشوا ہے	کہ خادم آپ کی درگاہ کا ہے	بیان کرتا ہے وہ یہ آپکی خو	کدو آتا تھا خوش حضرت نبی کو

ہوا تھا اتفاق کار ایسا | کہ کھانیکو وہاں لایا گیا تھا | دیا اور کسے نے کھانا منگایا | ہوا شک لفظ میں راوی کو پہلا
انس کی گفتگو سے ہے یہ حاصل | کہ آیا تھا کدو بھی اسکی شامل | ہوا تھا میں تو یوں آمادہ کار | رکھوں تا اسکو آگے کو مہیا
کہ تھی معلوم مجکو یہ حقیقت | کہ ہوگی اس خورش سے انکو الفت | نقلت

۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ دُبَّاءَ يُقَطَّعُ
مَا هٰذَا قَالَ نُكَثِّرُ بِهِ طَعَامَنَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَجَابِرٌ هٰذَا هُوَ جَابِرُ بْنُ طَارِقٍ وَيُقَالُ
ابْنُ اَبِيْ طَارِقٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ الْوَا

کہا جابر نے یہ احوال اپنا | کہ میں نزد رسول اللہ آیا | وہاں پر آکر میں نے یہ دیکھا | حضور پاک میں رکھا کدو تھا
کہ اسکی آپ قاشیں کر رہے تھے | کہا میں نے جناب مصطفےٰ سے | کہ یہ کیا چیز ہے یوں آپ نے کی | طعام اپنا بڑھاتے ہیں ہم اس سے
غرض ہے یہ کہ فرمایا بجابر | کہ اس سے تا خورش ہووے گا افزوں | روایت تو ہوئی اتمام بیاں ہے | و لیکن اسم جابر میں ہے اختلاف
ابو عیسیٰ بیان کرتا ہے ایسا | کہ یہ جابر تو ہے طارق کا بیٹا | کسی نے ذکر ایسا بھی کیا ہے | اسے ابن ابی طارق کہا ہے
بہر صورت یہ جابر نام راوی | ہوا ثابت کہ ہو مرد صحابی | و لیکن ہے حقیقت سطر کی | حدیث اس سے بھی ایک ہی

۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ
قَالَ اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَّوْمَئِذٍ

انس کہتا ہے تھا اک مرد درزی | ضیافت اس نے کی حضرت نبی کی | پکایا اس نے کھانا انکی خاطر | ہوا میں آپکے ہمراہ حاضر
غرض حضرت ہوئے جب رونق افزا | طعام اس طرح کا نزدیک لایا | کہ تھے نان جویں اور شوربا تھا | کدو و لحم خشک اس میں ملا تھا
یہ دیکھی اس گھڑی میں نے حقیقت | کہ ختم انبیا آثار رحمت | میان کاسہ دست پاک لا کر | کدو کی قاش ہر سو ڈھونڈتے تھے
| اسی دن سے کدو ہے مجکو محبوب | ہمیشہ اسکو میں کہتا ہوں مرغوب |

۱۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

جناب عائشہ کرتی بیان ہے | بآداب نبی رطب اللساں ہیں | کہ تھا حضرت نبی کا حال ایسا | کہ رکھتے دوست وہ شہد و حلوا

۱۱ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَّشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ

جناب ام سلمہ کی روایت | ہوئی وارد یہاں ایسی روایت | کہ اس نے پہلوے بریاں پکا کر | رکھا نزد نبی لاکر وہ پہلو

ہوا ثابت بقول ابن مسعود یہ حال احمد ممدوح و محمود
کہ تھا سردار عالم کا یہ عالم وہ ہوتے لحم سے شانہ کے خرم
انہیں مرغوب تھا بکری کا شانہ خورش اسکے پسند جاودانہ
ہوا تھا ایکدن اسطرح کا حال کہ تھے وہاں جو یہود ان فعال
انھوں نے زہر حضرت کو دیا تھا یہود و ان نے فریب ایسا کیا تھا
کہ شانہ ایکدن بکری کا لیکر ملایا زہر تھا اوسمین سراسر
کیا جب لحم زہر آلودہ حاضر ہوا اسوقت یہ اعجاز ظاہر
کہ بے کلام و زبان بولا وہ شانہ کیا اسنے کلام دوستانہ
کہ مجھ میں کر گیا ہے سم سرایت نہ فرماوین تناول مجکو حضرت
وہیں دست مبارک کو اٹھایا رسول اللہ نے اسکو نہ کھایا

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ طَبَخْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِدْرًا وَکَانَ یُعْجِبُہُ الذِّرَاعُ فَنَاوَلْتُہُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُہُ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَمْ لِلشَّاۃِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ سَکَتَّ لَنَاوَلْتَنِی الذِّرَاعَ بعد ذِرَاعٍ مَا دَعَوْتُ

کلام بو عبید اسطرح کا ہے کہ یہ بھی ایکدن کا ماجرا ہے
کہ میں نے واسطے حضرت نبی کے نبی ہاشمی ابطحی کے
میان دیگ لحم بز پکا تھا ہوئے سردار عالم رونق افزا
یہ تھے حضرت کی خوبی جاودانا پسند آتا انہیں بکری کا شانہ
تو میں نے ایک شانہ کو نکالا رکھا لا کر حضور شاہ والا
کیا جب نے تناول حضرت نبی نے تو پھر کرنے لگے ارشاد مجھسے
کہ لا تو اور شانہ میری خاطر کیا اسکو بھی لاکے میں نے حاضر
کیا بار سوم ارشاد مجھکو کہ شانہ اور بھی نزدیک لا تو
کیا اظہار پھر میں نے یہ انسے کہ شانے ہوتے ہیں بکری کے کتنے
عجائب یعنی یہ تو ماجرا ہے کہاں بکری میں شانہ تیسرا ہے
قسم پھر آپنے اسطرح کھائی کہ ہے سوگند ذات کبریائی
بقدرت ہے جسکا میری جان پر اگر خاموش تو رہتا یہاں پر
نکرتا تو اگر تکرار کی بات تو کھلتی ہجگہ اسرار کی بات
تو دینے میں کچھ تکرار لاتا جہاں تک مانگتا میں دیتا جاتا

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا کَانَ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ کَانَ لَا یَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا وَکَانَ یَعْجَلُ اِلَیْھَا لِاَنَّھَا اَعْجَلُھَا نُضْجًا

سنو اب قول حضرت عائشہ کا کہ ام المومنین کہتی ہیں ایسا
کہ تھا حضرت کو لحم شانہ محبوب مگر یہ بات تھی منظور و مطلوب
جو آتا تھا کبھی ان کو میسر تو وہ اس لحم کو رکھتے تھے خوشتر
بسوئی لحم شانہ جو کہ حضرت کیا کرتے تھے شتابی از سرعت
تو اس جلدی کی تھی وجہ بتایاں کہ وہ ہوتا بجلدی پختہ بریاں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَطْیَبَ اللَّحْمِ

یہاں راوی ہوا جعفر کا بیٹا کہیں کے آپ سے ایسا سنا تھا
جناب سرور کونین سے یعنی اوصاف لحم تھے ارشاد کرتے
کہ سارے گوشتوں سے گوشت بہتر یہ لحم پشت ہے پاکیزہ و خوشتر

عن ام هانی قالت دخل علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال اعندك شیء فقلت لا الا خبز یابس وخل فقال هاتی ما اقفر بیت من ادم فیه خل

بیان کرتی ہیں حضرت ام ہانی	کہ ہیں دختر وہ حضرت کے چچا کی	کہ میرے یہاں رسول اللہ آئے	یقین مرحمت تشریف لائے
ہوا مجکو یہ حکم اشرف الناس	کہ کچھ کھانے کو ہو اسدم مہیا پاس	کہا میں نے کہ ہوں اسوقت کا ہم	نہیں کچھ خیر میرے پاس حاضر
کچھ ہے ایک نان خشک اسجا	بجای نانخورش ہو او سرکا	کیا ارشاد حضرت نے کہ لاؤ	وہ روٹی اور سرکہ اب جو موجود
نہیں محتاج وہ گر نانخورش کا			کہ ہو دی جس جگہ موجود سرکا

عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فضل عائشة علی النساء كفضل الثرید علی سائر الطعام

ابی موسی سے ہوا راوی خبر کا	حدیث ہادی جن و بشر کا	کہ فرماتے تھے یوں عالم کی سرور	یہ فضل عائشہ ہے عورتوں پر
	کہ جیسی ہے ثرید اوروں پہ تفوق	سبھی کھانوں کی فاضل بتحقیق	

عن ابی هریرة انه رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأ من ثور اقط ثم رآه اكل من كتف شاة ثم صلی ولم یتوضأ

بیان بوہریرہ ہے تصدیق	کہ انہنے آپ کو دیکھا تحقیق	کہ کھا کر آپ نے ثور اقط کا	وضو بھی بعد اسکی پھر کیا تھا
پھر اس کے بعد [illegible]	کہ دیکھی کی حقیقت تجھ سے کہوں	کہ گوشت شانۂ بکری کو کھا کر	لگے پڑھنے نماز اسوقت سرور
تناول کرکے لیکن بعد ہم	وضو ہرگز نہ حضرت نے کیا تھا	یہاں پر اہل تحقیق خبر نے	لکھا ہے شارحان معتبر نے
	وضو سے یاں مناسب غرض ہے	مراد شستن دست و دہن ہے	

عن انس بن مالك قال اولم رسول الله صلی الله علیه وسلم علی صفیة بتمر وسویق

انس کہتا ہے جب حضرت نبی کی	صفیہ سے ہوئی تھی رسم عروسی	کیا تھا آپ نے ایسا ولیمہ	کہ تھا خرما و ستو کا ولیمہ
ولیمہ اسکو کہتے ہیں عرب میں	طعام و مسکن و محبوب شب کو	کہ جب شوہر دولہن کو بیاہ لاوے	وہ اپنے گھر میں کچھ کھانا پکا کر
	کھلاوے اپنے یار و اقربا کو	ولیمہ کی یہ ہے تفسیر سن لو	

عن سلمی ان الحسن بن علی وابن عباس وابن جعفر اتوها فقالوا لها اصنعی لنا طعاما مما كان یعجب رسول الله صلی الله علیه وسلم ویحسن اكله فقالت یا بنی لا تشتهیه الیوم قال بلی اصنعیه لنا قال فقامت فاخذت شیئا من الشعیر فطحنته ثم جعلته فی قدر وصبت علیه شیئا من زیت ودقت الفلفل والتوابل

فقربته اليهم فقالت هذا ما كان يعجب النبي صلى الله عليه وسلم ويحسن اكله

سنو احوال سلمہ کی زبانی	کیا اظہار اس عورت نے ایسا	کہ یعنی وہ حسن فرزند حبیب	پسر عباس کا اور ابن جعفر
یہ تینوں تھے باہم سات آئے	جہاں سلمہ تھی وہاں تشریف لائے	کہا اس سے کہ کھانا ہمکو پکا تو	ہمارے واسطے اسکو پکا تو
کہ خوش آتا تھا جو حضرت نبی کو	سمجھتے تھے خورش کو اسکو نیکو	کہا سلمہ نے یوں اُنسے کہ بیٹا	نہ آویگا تمہیں اب وہ خورش کھانا
اُنھوں نے پھر کہا اس سے بہ تکرار	ہماری واسطے کچھ بھی ہو تیار	کہا راوی نے وہ بی بی پھر اُٹھکر	لیا کچھ جو لیکے آئی آسیا پر
پھر انکو پیش کر آرد بنا کے	رکھا وہ دیگچی کی بیچ لاکے	رکھا اُسپر روغن زیتون لا کر	ملائے اُسمیں فلفل اور زیرا
یہ پھر کہنے لگی اُنسے وہ بی بی	کہ ان چیزوں سے ہے ترکیب اُسکی	کہ جس سے آپ تھے خوشحال ہوتے	خورش کو اسکے اس میں لیتے تھے

۱۲۴ عن جابر بن عبد الله قال اتانا النبي صلى الله عليه وسلم في منزلنا فذبحنا له شاة فقال كأنهم علموا انا نحب اللحم وفي الحديث قصة

زبانِ جابر فرخندہ گفتار	ہوئی ہے اس حقیقت سے گہربار	کہ حضرت سرورِ کونین آئے	ہمارے گھر بھی تشریف لائے
کیا بس ایک بکری کو ذبح	ہمارے خاطر محمود و ممدوح	کیا ارشاد تب حضرت نے ایسا	کہ تھا معلوم ان لوگوں کو گویا
کہ ہمکو ہے محبت لحم کے سات	ہوا اس ذبح سے یعنی اثبات	طوالت اس خبر میں بیشتر ہے	کہا راوی نے اجمال مختصر ہے

۱۲۵ عن جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا معه فدخل على امرأة من الانصار فذبحت له شاة فاكل منها واتته بقناع من رطب فاكل منه ثم توضأ للظهر فصلى ثم انصرف فأتته بعلالة من علالة الشاة فاكل ثم صلى العصر ولم يتوضأ

ہوا منقول جابر کی زبان سے	کہ نکلے آپ تھے اپنے مکان سے	غرض میں بھی تو تھا ہمراہ و ہمدم	کہ یہ ظاہر ہوا احوال اُسدم
ہوئی داخل زنِ انصار کے ہاں	جنابِ رہنمائی جن و انسان	زنِ انصار نے بکری کو لیکر	کیا بس ذبح از بہرِ پیمبر
جنابِ مخزن اخلاق نیکو	لگے کرنے تناول گوشت بز کو	کیا پھر لاکے اس عورت نے حاضر	چھوہارا رطب کا طبق انکی خاطر
رسول اللہ نے خرمے کو کھایا	پھر اسکے بعد وقت ظہر آیا	وضو فرمایا حضرت مصطفیٰ نے	نماز اس دم پڑھی خیر الورا نے
فراغت آپ نے جسوقت پائی	حضورِ پاک میں وہ زن پھر آئی	بقیہ جو رہا تھا گوشت بز کا	اُسے پیش حضرت لاکے رکھا
تناول کرکے پھر اس کو بھی	نماز عصر حضرت نے ادا کی	نہ فرمایا وضو لیکن مکرر	کیا تھا اکتفا اول وضو پر

۱۲۶ عن ام المنذر قالت دخل علىّ رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه علي ولنا دوال معلقة قالت فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل وعلي معه ياكل فقال رسول

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ مَہْ یَا عَلِیُّ فَاِنَّکَ نَاقِہٌ قَالَتْ فَجَلَسَ عَلِیٌّ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاکُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَہُمْ سِلْقًا وَشَعِیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ مِنْ ھٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّہٗ اَوْفَقُ لَکَ

ہوا ثابت بقول ام منذر ۔ کہ وہ یہ ماجرا کرتی ہے ظاہر
کہ میرے یہاں نبی تشریف لائے ۔ علی مرتضیٰ بھی ساتھ آئے
ہمارے یہاں دوال نخل خرما ۔ کہ تھیں اس وقت موجود و مہیا
چھوالے آنکے کھانے کچھ نبی نے ۔ ہمراہ نبی کھانے علی نے
کیا ارشاد حضرت نے علی کو ۔ کہ اب تم یا علی انکو نہ کھاؤ
کہ یعنی ناتواں ہو تم نہایت ۔ تمہیں تحقیق ہے لاحق نقاہت
علی نے تھی جو بیماری اٹھائی ۔ تو حضرت نے یہ بات انکو سنائی
کہا ہے ام منذر نے پھر ایسا ۔ کہ یعنی میں نے یہ احوال دیکھا
علی مرتضیٰ بیٹھے ہوئے تھے ۔ رسول اللہ خرمے کھا رہے تھے
پھر آگے قول ہے منذر کی ماں کا ۔ کہ انکے واسطے میں نے بنایا
بنایا یعنی آش سلق و جو کو ۔ تو حضرت نے کہا حیدر کھاؤ
کہ اسکا حال تو اسطرح ہے ۔ کہ تمسے یہ موافق سربسر ہے
ہو الفظ دوال بر میں جو تحریر ۔ تو اب اس لفظ کی کرتا ہوں تفسیر
عرب میں ہے دوال اسکا رکھا نام ۔ کہ خوشہ شاخ خرما پر بہ اتمام
نجائی جس گھڑی انکو پاویں ۔ انھیں ہمراہ خرما کاٹ لاویں
چھوارو کی بھری شاخیں سراسر ۔ وہ اپنے گھر میں لٹکاتے ہیں لاکر
توقف اسکو انکے گھر جو تھا ۔ تو پک کر اسکا ہر خوشہ رطب ہو
یہ جسکا وصف شارح نے کیا ہے ۔ دوال اس کے تئیں کہنا بجا ہے

عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْنِیْ فَیَقُوْلُ اَعِنْدَکِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا قَالَتْ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَتْ فَاَتَانَا یَوْمًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ اُھْدِیَتْ لَنَا ھَدِیَّۃٌ قَالَ وَمَا ھِیَ قُلْتُ حَیْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّیْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَکَلَ

جناب عائشہ فرخندہ افعال ۔ بیاں کرتی ہیں حضرت کا یہ احوال
کہ تھے جو آپ میرے یہاں آتے ۔ تو وہ اسطرح تھے ارشاد کرتے
کہ تیرے پاس ہے اسوقت موجود ۔ طعام روز میں کہ ہے کہ مفقود
یہ سنکر آپ فرماتے تھے ایما ۔ بقول خاص انی صائم کا
کہ یعنی کر نہیں موجود کھانا ۔ تو میں کرتا ہوں روزہ کا ارادہ
کہا ہے عائشہ نے اور یہ بھی ۔ کہ صورت اسطرح کی ایکدن تھی
کہ آئے میرے یہاں ختم رسالت ۔ تو کی معروض میں نے یہ حقیقت
کہ ہے ہدیہ ہمارے یہاں کچھ آیا ۔ کیا ارشاد حضرت نے وہ ہے کیا
کہا میں نے کہ جسکا حیس ہے نام ۔ وہ ہدیہ آگیا ہے گا ابن ہنگام
کیا ارشاد تو ہو اس سے آگاہ ۔ کہ میں نے صبح کے روزہ کی تھا
کیا یعنی ارادہ صوم کا تھا ۔ بہ ہنگام سحر میں جو اٹھا تھا
بیان اب عائشہ کرتی ہیں ایسا ۔ کہ حضرت نے پھر اس کھانے کو کھایا
یہاں کہتے ہیں اکثر اہل اخبار ۔ کہ صوم نفل ہیں صائم ہے مختار
پس از نیت اگر آسکے لیکن ۔ کہ کھانا کھائے بیشک کہا دو
کہا لیکن قضا اسکے تئیں ہے ۔ کہا بعضوں نے کچھ واجب نہیں ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ کِسْرَۃً

مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ اِدَامُ هٰذِهٖ فَاَكَلَ

بیاں کرتا ہے عبد اللہ ایسا | کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا | کہ تھے ٹکڑے نان جو کا ایک لیکر | رکھا بس ایک خرما اسکے اوپر

پھر اسکے بعد فرمایا ہویدا | کہ ہے یہ نانخورش یعنی اس کا | کیا پھر نوش جاں فخر عرب نے | جناب مصطفےٰ محبوب رب نے

(۲۹) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَا بَقِيَ مِنَ الطَّعَامِ

بیاں کرتا ہوں بس قول انس کو | کہ تھی ایسی رسول اللہ کی خو | کہ بچ رہتا تھا جو کھانا کہ لگا | جناب پاک ہوتے اس سے خوشحال

غرض یہ ہے کہ جو بس ماندہ ریزہ | کہ رہ جاتا میان دیگ کا سا | خوش آتا تھا وہ ختم المرسلیں کو | جناب رحمۃ للعالمین کو

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ

یہ باب ہے بیان صفت وضو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نزدیک کھانے کے اور اس میں دو حدیثیں ہیں

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ الطَّعَامُ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ

وضو ہے نام غسل خاص کا لیکن ہوا ثابت | کہیں یہ ہاتھ دھونے میں بھی استعمال پاتا ہے

خبر وارد یہ عبد اللہ سے ہے | کیا یوں اس نے راہ گفتگو طے | کہ ختم انبیا مفروغ ہو کے | برآمد جو ہوئے بیت خلا سے

حضور سرور سردار عالم | رکھا لوگوں نے کھانا لا کے ہمدم | رکھا کھانا کیا معروض ایسا | کہ ہم لائیں نہیں پانی وضو کا

کیا تب آپنے یہ انکو ارشاد | کہ یعنی تم رکھو اس بات کو یاد | کہ جو حکم خدا میرے تئیں ہے | تو وہ ہرگز سوا اسکے نہیں ہے

کہ یعنی جب نماز اٹھکر پڑھوں میں | وضو اسکے لئے اسدم کروں میں

(۲) عَنْ سَلْمَانَ اَنَّهٗ قَالَ قَرَاْتُ فِي التَّوْرٰىةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَرَاْتُ فِي التَّوْرٰىةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ

بیان اس بات کا سلماں تھا کرتا | کہ یوں میں نے پڑھا توریت میں تھا | کہ دھونا ہاتھ کا کھانے کو کھا کر | یہی کھانے کی ہے برکت سراسر

غرض توریت کی پھر یہ حقیقت | بیاں کی میں نے جا کر پیش حضرت | خبر دی آپکو اس چیز کے سات | پڑھی تھی میں نے جو توریت میں بات

کیا بس آپ نے ارشاد مجکو | کہ اب اس بات کو بھی جان لے تو | کہ قبل و بعد خوردن ہاتھ دھونا | یہی کھانے میں ہے برکت کا ہونا

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْهُ

یہ باب ہے بیان قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قبل کھانا کھانے کے اور بعد فراغت کے اور اس میں سات حدیثیں ہیں

(۱) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ

ثم اکلنا ما کان اعظم برکۃ منہ اول ما اکلنا ولا اقل برکۃ فی اٰخرہ قلنا یا رسول اللہ کیف هذا قال انا ذکرنا اسم اللہ تعالیٰ حین اکلنا ثم قعد من اکل ولم یسم اللہ تعالیٰ فاکل معہ الشیطان

جناب سید کونین قبل و بعد کھانے کے — کیا کرتے تھے جو کچھ اور سب لکھنے میں آتا ہے

ابی ایوب کی یہ روایت — کہ ہم تھے ایکدن نزدیک حضرت — کہ پس اسوقت کھانا کھانیکو آیا — کوئی کھانا نہ دیکھا میں نے ایسا
کہ ہوئے جو طعام از رو برکت — زیادہ اس سے اول میں بعظمت — غرض یہ ہے کہ ہمنے وہ جو کھایا — تو اسمیں اسطرح کا وصف پایا
پھر اس کھانے میں ہمنے آخر کا — عدیم البرکتی کے پائے آثار — کہا تب آپ سے ہمنے یہ احوال — کہ کچھ کیجئے بیاں کیفیت حال
کہ یعنی اس خورش میں خیر و برکت — ہوئی محسوس اول میں بکثرت — پھر آخر ہوگئی وہ خیر معدوم — ہمیں اسکا نہیں احوال معلوم
کہا حضرت نے ہاں تم جو تھا — کہ ہمنے لیا نام خدا تھا — لیا وقت خورش نام الٰہی — اسی کے واسطے سے خیر آئی
پھر ایسا شخص اس کھانے پر آیا — کہ کھاتے وقت نام حق بھلایا — تو بس شیطان نے کھایا ساتھ اسکے — ہوئی زائل وہ برکت اس خورش سے

(٢) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فنسی ان یذکر اللہ تعالیٰ علی طعامہ فلیقل بسم اللہ اولہ واٰخرہ

حدیث عائشہ اس طرح آئی — کہ فرماتے تھے محبوب الٰہی — کہ جب تم میں سے کھاوے کوئی کھانا — اسے ہو اور ایسا سہو پیدا
وہ یعنی از رہ نسیان بھولے — کہ ہنگام خورش نام خدا لے — غرض اس کے تئیں لازم ہے یہ بات — فراموشی سے ہو فارغ جس اوقات
کہے وہ یعنی کر کے غور آخر — کہ بسم اللہ اول اور آخر

(٣) عن عمر بن ابی سلمۃ انہ دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ طعام فقال ادن یا بنی فسم اللہ تعالیٰ وکل بیمینک وکل مما یلیک

عمر ہے یہ ابی سلمہ کا بیٹا — بیاں کرتا ہے وہ یہ حال اپنا — کہ آیا پاس حضرت مصطفیٰ کے — طعام اسدم رکھا تھا انکے آگے
کہا از راہ شفقت یا بنیّ — ہمارے پاس یعنی آ بنیّ — تناول کر خدا کا نام لیکے — بدست راست اپنے سامنے کے

(٤) عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من طعامہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین

جناب بوسعید اس طرح گویا — کہ یہ دستور تھا حضرت نبی کا — کہ جب پاتے تھے کھانے سے فراغت — یوں حمد خدا کرتے تھے حضرت
کہ حمد بیحد اسکو سزا ہے — کہ جسنے ہمکو کھانیکو دیا ہے — پلایا ہمکو پانی کے تئیں ہے — بنایا اس نے ہمکو مسلمیں سے

(٥) عن ابی امامۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفعت مائدتہ من بین یدیہ یقول الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مودع ولا مستغنی عنہ ربنا

ہوا ہے بو اُمامہ سے یہ منقول
کہ تھا یوں آپکا دستور معمول
کہ دسترخوان جب پیش حضرت
اٹھایا جاتا تھا باخیر و برکت

تو فرماتے تھے حضرت اس دعا کو
تمامی حمد ہے ثابت خدا کو
بیاں حمداً کثیراً طیباً کا
رسول اللہ کا ورد زباں تھا

کہ یعنی حمد وافر طیب و پاک
کہ ہووے خیر ہی سے وہ شرفناک
نہ ہو وہ حمد قابل چھوڑنیکے
نہ ہووے بے نیازی اور اس سے

غرض ایسا وظیفہ آپکا تھا
بلفظ ربنا ختم دعا تھا

(۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الطَّعَامَ فِي سِتَّةٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات
کہ یعنی یوں ہوئے اتفاق اوقات
کہ تھے حضرت نبی کھانیکو تیار
کچھ ایک اصحاب تھے ہمراہ انکے

رسول اللہ کے وہ یار و احباب
جلیس بزم تھے اسدم چھ صحاب
کہ وہاں ناگاہ اعرابی جو آیا
وہ کھانا اس نے دو لقموں میں کھایا

کیا حضرت نے تب ارشاد ایسا
کہ گر یہ شخص بسم اللہ کہتا
تو یہ کھانا تمہیں کرتا کفایت
غرض تم سیر ہوتے حد غایت

(۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا

ہوا مفہوم گفتار انس سے
کہ تھے حضرت نبی ارشاد کرتے
کہ اس بندہ سے ہو اللہ راضی
کہ عادت جسکی ہو تحقیق ایسی

کہ ہووے ایک لقمہ سے فرحناب
و یا سیراب ہو پیکر سے آب
کرے وہ اُسکا پہ شکر باری
رہے اسکی زباں پر حمد باری

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَدَحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) عَنْ ثَابِتٍ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِيظًا مُضَبَّبًا بِحَدِيدٍ فَقَالَ يَا ثَابِتُ هٰذَا قَدَحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قسیم کوثر و تسنیم کے کاسہ کی کیفیت
سنو لے تشنگان شوق کیا راوی سناتا ہے

انس یار نبی کا یار ثابت
بیاں کرتا ہے یہ گفتار ثابت
کہ وہ جو تھا انس مالک کا بیٹا
نکالا اس نے کاسہ چوب کا تھا

پیالہ وہ دکھایا ہم کو لا کر
ہوئے آگاہ اس سے ہم سراسر
کیا تیار اس کو چوب سے تھا
سطبری تھی پیالہ میں ہویدا

پشیزی جسپہ آہن کی لگی تھی
لگی تھی جسپہ آہن کی پشیزی
کہا پھر مجھ کو یا ثابت انس نے
مخاطب ہو کے فرمایا یہ مجھ سے

کہ یعنی یہ پیالہ جو دھرا ہے
یہ کاسہ کاسۂ خیر الوریٰ ہے

(۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهُ الْمَاءَ وَالنَّبِيذَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ

اس کا اور یہ قول سکر ریز | بکام جان ہے گویا شیر و شکر | قسم کھا کے بیان کرتا تھا ایسا | کہ اس کاسہ ہی میں ہے جیسے پلایا
رسول اللہ کو از قسم آبی | سبھی شہد و نبیذ و شیر صافی

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ فَاکِهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میوہ خوری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں پانچ حدیثیں ہیں

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

شرف کیوں کر دم اس میوہ کو جو اثمار جنت پر | لب لعل مبارک تک جسے مقسوم لاتا ہے
ہی فرزند سے جعفر کے یہ بات | وہ ہے موسوم عبداللہ کے سات | بیاں کرتا ہے وہ راوی روایت | جو ہی مذکور یہ اس کی روایت
کہ حضرت سید کونین کھاتے | خیار تر کو با خرمائے تر تھے

(۲) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ

کیا ہے عائشہ نے یہاں یہ مذکور | کہ تھا حضرت نبی کا یہ بھی دستور | کہ خربوزہ چھوہارے سے ملا کر | جناب سرور عالم تھے کھاتے

(۳) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْخِرْبِزِ وَالرُّطَبِ

انس بھی یہاں بتشریح عبارت | بیاں اس طرح کرتا ہے حقیقت | کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا | بوقت خوردن بطیخ و خرما
حضرت نوشجاں کرتے تھے ہمدم | چھوہارے سے اور خربوزے کو باہم

(۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاؤُوْا بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَفِيْ مُدِّنَا اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهٖ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ قَالَ ثُمَّ يَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ

بیاں ہے ابو ہریرہ کی زباں کا | جو ہے مضمون اس بیان کا | کہ تھے اخلاص جو اہل مدینہ | یہ ان لوگوں کا طور تھا قرینہ
کہ جب وہ دیکھتے اول ثمر کو | تو لاتے نوبر سیراب تر کو | بہ پیش نو بہار دشت جنت | بطور ہدیہ بہر یمن و برکت
رسول حق جب وہ پھل تھے کھاتے | یہ الفاظ دعا کے لب پہ لاتے | کہ اے اللہ کر برکت ہویدا | ہمارے واسطے میوہ میں پیدا
خدایا دے برکت رضا سے | ہمارے اس مدینہ میں نہایت | الٰہی اور کر برکت کو ظاہر | ہمارے وزن صاع و مد میں حاضر
خدایا بندہ خاص تیرا | ہے کہ کا نام ابراہیم جس کا | اسے تحقیق مجھے وہ رتی ہے | وہ تیرا دوست و پیغمبر نبی ہے

الٰہی میں بھی ہوں بندہ تمہارا — نبی بھی ہوں تمہارا آشکارا
خدایا تجھ سے جو اس نے دعا کی — برائے مکہ تھی جو التجا کی
الٰہی میں بھی اب کرتا دعا ہوں — مدینہ کے لئے وہ چاہتا ہوں
کہ ابراہیم نے چاہا ہے جیسا — ز بہر مکہ کی ہے جو تمنا
وہی ہے آرزو میری خدایا — مدینہ کے لئے ہے وہ تمنا
دو چنداں اس سے بھی بہر مدینہ — دعا گو ہوں پئے شہر مدینہ
پھر اس کے بعد فرمایا سدا کی — کہ تھی عادت جناب مصطفےٰ کی
کہ آتا تھا نظر جو طفل اصغر — جناب مصطفےٰ اس کو بلا کر
عطا کرتے تھے اس نو رس ثمر کو — غرض طفل صغیر نو پسر کو

ح ۵ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ بَعَثَنِي مُعَاذٌ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَعَلَيْهِ أَجْرٍ مِنْ قِثَّاءٍ زُغْبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْقِثَّاءَ فَأَتَيْتُهُ بِهِ وَعِنْدَهُ حُلْيَةٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَمَلَأَ يَدَهُ مِنْهَا فَأَعْطَانِيهِ

کہا بنت معوذ نے یہ احوال — کہ ہے اس طرح کیفیت حال
کہ تھا جو معاذ ابن عفرا — طبق دیکر مجھے تھا اس نے بھیجا
رکھے خرمائے تر تھے اس کے اندر — جنی تھیں ککڑیاں کچھ ان کے اوپر
وہ ایسی ککڑیاں تھیں تازہ تر — نمایاں جن کے ریشے تھے سراسر
غرض جو آپ کی ٹھیری تھی عادت — کہ وہ ککڑی سے رکھتے تھے محبت
تو بس میں اس طبق کو آئی لیکے — جناب سرور عالم کے آگے
طبق لائی تو میں نے وہاں دیکھا — کہ زیور پاس حضرت کے رکھا تھا
کہ ان کے واسطے تحفہ آیا — وہ زیور جانب بحرین سے تھا
رسول اللہ نے بھر ہاتھ بھر کر — عطا مجھکو کیا اس میں سے زیور

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میں پینے کی چیز رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ

بذکر وصف آب طرز آشنا سید من حضرت — مذاق جان کیا کیا لطف و کیفیت اٹھاتا ہے
بوصف شربت ختم نبوت — جناب عائشہ سے ہے روایت
کہ تھا محبوب نزد شہ دیں — خنک شربت بہایت سرد شیریں

ح ۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا

مِنْہُ وَمَنْ سَقَاہُ اللّٰہُ لَبَنًا فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ یُجْزِیْ مَکَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَیْرُ اللَّبَنِ

کیا عباس کے بیٹے نے ایسا | کہ میں حضرت نبی کے ساتھ آیا | فقط میں کیا کہ خالد کو بھی لائے | وہ میمونہ کے گھر میں جبکہ آئے
جناب زوجۂ سردار عالم | تبرک شیر لائیں پیش اس دم | وہ میمونہ جو ام المؤمنیں تھیں | ہمارے واسطے وہ شیر لائیں
جناب سرور کون و مکاں نے | کیا کچھ نوش جاں وہ شیر لے کے | بنسبت راس میں بیٹھا ہوا تھا | ادھر بائیں طرف خالد تھا بیٹھا
غرض پیکر جناب پاک نے شیر | تھا مطلب نوش کرنے کی یوں مجھے تقریر | کہ یعنی پی چکا اول میں اس کو | احق و مستحق اب بعد سے تو
ولیکن تو اگر چاہے خوشی سے | تو پہلے شیر خالد کے تئیں دے | بیاں کرتے ہیں عبداللہ احوال | کہ میں نے یوں کہا حضرت سے فی الحال
کہ مجھ کو ہے بھلا کب یہ گوارا | کہ سے جو شیر ہیں خوردہ تمہارا | کروں میں دوسرے پر اس کو ایثار | نہیں منظور ہے یہ بات زنہار
کیا پھر آپ نے ارشاد اس دم | کہ کھانا جس کو دے خلاق عالم | اسے لازم ہے پڑھنا اس دعا کا | مناسب شکر ہے اپنے خدا کا
کہ اے اللہ اس کھانے کے اندر | ہمارے واسطے برکت عطا کر | کھلا تو ہم کو کھانا اور ایسا | کہ ہووے اس سے بہتر اور اچھا
کیا یہ اور بھی حضرت نے ارشاد | پلاوے شیر جس کو رب جواد | غرض لاوے پھر اس کو شکر باری | زباں پر اس کی ہو یہ بات جاری
کہ اس میں کر عنایت رب عزت | بہت کچھ خیر و افزایش بنہایت | غرض دے تو عطا اس طرح کی ہو | زیادہ اور افزوں اس سے بھی ہو
بیاں کرتا ہے راوی آخر کار | کیا یوں آپ نے ارشاد و اظہار | کہ کوئی شے نہیں ایسی یہاں پر | کہ ہووے کھانے پینے کی برابر
مگر یہ شیر کہ ہے بات حاصل | کہ ہے وہ کھانے پینے کے مقابل

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ شُرْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان طریق آشامیدن رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۱۲

ح ۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَھُوَ قَائِمٌ

کہا ہے ابن عباس ولی نے | کہ محبوب خدا حضرت نبی نے | پیا اس طرح آب چاہ زمزم | کہ تھے اس دم کھڑے سرور عالم

ح ۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا

کہا ہے عمرو نے اس خبر سے | اسے اسناد ہے اپنے پدر سے | پدر بھی عمرو کا تا جد غایت | ہے اپنے باپ سے کرتا روایت
یہ جد عمرو کے ہیں نے دیکھا | جناب سرور کونین کو تھا | کہ پانی نوش جاں کرتے نبی تھے | کھڑے ہو کر کبھی اور گاہ بیٹھے

ح ۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَھُوَ قَائِمٌ

بیاں کرتے ہیں عبداللہ ایسا | کہ میں نے آپ کو پانی پلایا | پلایا یعنی آب چاہ زمزم | کیا پس نوش جاں حضرت نے ہمدم

غرض یہ ہے کہ وقت نوش آب کھڑے تھے حضرت محبوب وہاب

(٣) حج عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ وَهُوَ فِي الرَّحَبِ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ

بیاں اب راوی اخبار نزال | عیاں کرتا ہے کیفیت حال | کہ از بہر علی شیر وہاب | کوئی لے کر کے آیا کوزہ آب
وہ اک حجرہ جو تھا مسجد کے اندر | اسی کے درمیاں بیٹھے تھے حضرت | کف والا میں اس سے آب لیکے | علی نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے
دہن کو پھر کیا کلی سے سیراب | پھر اس کے بعد ڈالا ناک میں آب | کیا مسح بدن پاک اطہر | کیا پونچوں پہ بھی مسح سراسر
اسی کوزے سے پھر حضرت علی نے | پیا کچھ آب اس حق کے ولی نے | غرض ہے پیا پانی جس جگہ | کھڑے تھے حیدر فرخندہ فرجام
کیا ارشاد اس کے بعد ایسا | کہ یعنی یہ وضو ہے اس کا | کہ کامل خود وضو جس شخص کا ہے | وضو ایسا اسے کرنا بجا ہے
رسول اللہ کو تھا میں نے دیکھا | انہوں نے بھی وضو ایسا کیا تھا

(٤) حج عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا إِذَا شَرِبَ وَيَقُوْلُ هُوَ أَمْرَأُ وَأَرْوٰى

انس نے یہاں سنا کر یہ بیاں کی | کیا سیراب مشتاقوں کی جاں کو | کہ پانی نوش جاں جب آپ کرتے | تو اس کے درمیاں دم تین بھرتے
بظرف آب وقت خوردن آب | وہ لیکر تین دم ہوتے تھے سیراب | کہا کرتے تھے حضرت اور یہ بات | کہ پینا آپ کا اس طرح کے سات
گوارندہ غرض یہ بیشتر ہے | طراوت دینے والا سربسر ہے

(٥) حج عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ

بذکر آب نوشی ابن عباس | بیاں کرتے ہیں حال اشرف الناس | کہ جب پانی کو پیتے شاہ ابرار | تو وہ پانی میں دم لیتے تھے دو بار

(٦) حج عَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ۔

بیاں کبشہ نے کی ہے یہ حقیقت | کہ لائے جبکہ یہاں تشریف حضرت | مرے گھر مشک پانی کی دھری تھی | کہ وہ لٹکی ہوئی پانی بھری تھی
غرض مشک معلق کے دہن سے | پیا حضرت نے پانی منہ لگا کے | کیا تھا نوش جاں وہ آب جس دم | کھڑے تھے اس گھڑی سرور عالم
بیاں کرتی ہیں کبشہ پھر یہ حال | اٹھی میں مشک کی جانب کو فی الحال | تو میں نے کیا اس کا بریدہ | شتا ہوئے منہ وہ دہاں رسیدہ
نہ کوئی اور اس کو منہ میں لاوے | کسی و ناکسی کے منہ میں نہ آوے | حقیقت یہ بھی شارح نے لکھی ہے | یہاں یہ دوسری تقریر کی ہے
کہ اس نے جو وہاں مشک کا منہ | تو اس کے کاٹنے کا یہ سبب تھا | کہ اس جو رستے ہیں حضرت | وہاں مشک کو کاٹا بسرعت

کسی کو وہ اگر بیمار پاتے	تو اس پر بھر کے زیادہ پانی پاتے	غرض پانی تو جسکے لب تک آتا	شفائی الحال وہ بیمار پاتا

عن ثمامة بن عبد الله قال كان انس بن مالك يتنفس في الاناء ثلثا وزعم انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتنفس في الاناء ثلثا

انس کا فعل یوں مروی ہوا ہے پیا کرتا تھا یہی وہ صحابی	کہ پانی اسطرح انسنے پیا ہے	وہ حضرت مصطفیٰ کا یار اکثر	پیا کرتا تھا پانی تین دم کر کہ یہ تقلید ہے حضرت نبی کی

عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل علينا وقربة معلقة فشرب من فم القربة وهو قائم فقامت ام سليم الى راس القربة فقطعتها

ہوئے داخل جناب پاک حضرت رسول اللہ کیوں مال ہر گھڑی یا انس کی ماں نے جو حال دیکھا	انس کے گھر میں از راہ عنایت دہان مشک سے منھ کو لگایا دہن منھ کر کے دہان مشک کاٹا	وہاں اک مشک پانی کی بھری تھی کھڑے پیتے ہے آپ اس سے پانی تبرک جانکر اسکو رکھا پاس	معلق اور آویزاں دھری تھی ز روئے لطف از راہ مہربانی با آداب ہاں اشرف الناس

باب ما جاء في تعطر رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان خوشبو لگانے کا بیچ عطر لگانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چھ حدیثیں ہیں

(۱) عن انس بن مالك قال كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم سكة يتطيب منها

صبا کس کے تعطر کی خبر لائی گلشن میں		گلاب و کیوڑہ اب آب خجالت میں نہاتا ہے
ملا ہے عطر کس گل نے بیبیں صبا نے کسکی بوئے پاک سے آج معطر جسکی بو سے بوستاں ہو انس راوی کا یہ مذکور ہے ستر	کہ چھایا آج ہے جسکا چمن میں دماغ گلستاں کو دی ہے معطر بھلا محتاج وہ کیا عطر کا ہو دماغ جاں ہوا اپنا معطر مگر سب چیز تھی وہ یوں خوش ہے	معطر چمن کس نے کیا ہے کروں کیا وصف اس پاکیزہ گل کا مگر عاجز نوازی کی یہی بات بیاں کرتا ہے حال مصطفیٰ کو وہ مشتے اس لئے خوش ہو رنگ	گل فردوس کو شرما دیا ہے کہ جان عطر ہے جسکا پسینا کہ تھا خوشبو سے انکو ربط دن رات کہ انکے پاس تھی از قسم خوشبو

عن ثمامة بن عبد الله قال كان انس بن مالك لا يرد الطيب وقال انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرد الطيب

کسی کے پاس جو آتا تھا خوشبو صحابہ اول اسکو قبول کیا	نہ کرتا تھا انس زنہار اس کو حضور پاک میں جو سے کے آتا	رسول اللہ کا وہ خادم خاص جناب سید الانوار	بیاں کرتا تھا یوں از روئے اخلاص اسے لے کر نہ کرتے رد زنہار زنہار

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث لا ترد الوسائد والدهن واللبن

بیاں ہو گرچہ یہ ابن عمر کا مگر دیتا ہے حضرت کا حوالا کہ ہے یہ سرور عالم کا ارشاد سمجھو اسکو سمجھو اور رکھو یاد
کہ تکیہ اور روغن بوئے خوش کا کوئی دیوے تو رد کیجو نہ اصلا سوا اسکے اگر دیوے کوئی شیر تو لینے میں نہ کیجو اسکے تقصیر
غرض یہ تین چیزیں جو کوئی دے تو لینے میں نہ کچھ انکار کیجئے

ح عن رجل عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم طیب الرجال ما ظهر ریحه وخفی لونه وطیب النساء ما ظهر لونه وخفی ریحه

ہوا اس شخص سے مروی یہ احوال کہ جنے بوہریرہ سے سنا حال کہ ہے ارشاد یہ خیر الورا کا کہ مردوں کو وہ بوئے خوش ہے [illegible]
کہ جسکا رنگ ہو پنہاں [illegible] مہکتی ہو مگر خوشبو نہایت ولیکن عورتوں کے واسطے تو مخالف حکم ہے موافق سن لو
کہ وہ اسطرح کی خوشبو لگاویں کہ جسکا رنگ غالب ہوئے یادیں

ح عن ابی عثمان النهدی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اعطی احدکم الریحان فلا یرده فانه خرج من الجنة

ابی عثمان نے ایسا کہا ہے کہ یہ قول جناب مصطفا ہے کہ دیوے گر کوئی ریحان تمکو کبھی لینے سے مت انکار کیجو
کہ یہ ریحان ہے جنت سے آیا نہیں انکار کرنا اس سے اچھا یہاں جو شارح قول نبی ہے تو اس نے اسطرح تشریح کی ہے
کہ وارد جو ہوا ہی لفظ ریحاں درخت ناز بو مقصود ہے یہاں لکھا ہے دو بکر شارح نے ایسا کہ ریحاں نام ہے ہر بوئے خوش کا

ح عن جریر بن عبد الله قال عرضت بین یدی عمر بن الخطاب فالقی جریر رداءه فمشی فی ازار فقال له خذ رداءك فقال عمر للقوم ما رایت رجلا احسن من صورة جریر الا ما بلغنا من صورة یوسف

جریر خوبروئے ماہ سیما بیاں کرتا ہے یہ احوال اپنا کہ آسکے آگے حضرت عمر کے ردا میں نے اٹھائی [illegible]
فقط لنگی ہی پہنے وہاں سے نکلا کہا حضرت عمر نے مجھ سے ایسا جریر اپنی ردا کو تو اٹھا لے بدن اپنے کو اب یعنی چھپا لے
کہا پھر قوم سے حضرت عمر نے کوئی احسن نہ دیکھا میں نے اس سے جریر اسطرح کی رکھتا ہے صورت کہ حسن با صفا دیکھے [illegible]
کہ جیسی شکل یوسف ابن یعقوب سنی ہے ہم نے دلکش اور مرغوب

باب ما جاء فی کیف کان کلام رسول الله صلی الله علیه وسلم

یہ باب ہے بیان کیفیت کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

ح عن عائشة قالت ما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم [illegible]

هذا ولكنه كان يتكلم بكلام بين فصل يحفظه من جلس إليه

کلام سرور عالم کا یہ فیض نمایاں ہے — کہ جہل و کفر کے مُردوں کو وہ اب تک جلاتا ہے

جناب عائشہ کرتی ہیں اظہار — کہ ایسی تو نہ تھی حضرت کی گفتار — کہ جیسی تم یہ باتیں جلد پیہم — کیا کرتے ہو تو گو بیش یا کم

مگر ایسا کلام مصطفیٰ تھا — کہ ایک ایک حرف آپ کا تھا — جناب پاک محبوب الٰہی — بیاں کرتے تھے با طرز صفائی

کہ اسکے پاس جو ہوتا تھا بیٹھا — کلام پاک فوراً یاد کرتا

۲ عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعيد الكلمة ثلاثا لتعقل عنه

دکھاتا ہے انس ابن ربیع حال — کہ گفتار نبی کا تھا یہ احوال — کہ اک اک بات کو از رو تفہیم — کیا کرتے سہ بارہ آپ تقریر

کہ تا اصحاب عالم کی یہ باتیں — بخوبی اور آسانی سمجھ لیں

۳ عن الحسن بن علي قال سألت خالي هند بن أبي هالة وكان وصافا فقلت صف لي
منطق رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم متواصل
الاحزان دائم الفكرة ليست له راحة طويل السكت لا يتكلم في غير حاجة يفتتح الكلام
ويختمه باسم الله ويتكلم بجوامع الكلم كلامه فصل لا فضول ولا تقصير ليس بالجافي
ولا المهين يعظم النعمة وإن دقت لا يذم منها شيئا غير أنه لم يكن يذم ذواقا ويمدحه ولا
تغضبه الدنيا ولا ما كان لها فإذا تعدي الحق لم يقم لغضبه شيء حتى ينتصر له ولا يغضب
لنفسه ولا ينتصر لها إذا أشار أشار بكفه كلها وإذا تعجب قلبها وإذا تحدث اتصل بها
فضرب براحته اليمنى بطن إبهامه اليسرى وإذا غضب أعرض وأشاح وإذا فرح غض
طرفه جل ضحكه التبسم يفتر عن مثل حب الغمام

سنا فرزند حیدر کی روایت — ہوئی اس طرح یہ مروی روایت — کہ ہند ابن ابی ہالہ سے پوچھا — حسن ابن علی نے حال اسکا

تھا کیسا کلام پاک اطہر — جناب سرور عالم بیاں کر — کہ تو وصاف ہے حال نبی کا — جناب مستطاب احمدی کا

کہا اس نے یہ سبط شاہ دیں سے — وہ رہتے دائماً اندوہگیں تھے — سدا رہتے تھے وہ اندوہ گیں سا — نہایت فکر میں کٹتے تھے اوقات

نہ راحت جناب مصطفیٰ کو — شفیع عاصیاں خیر الوریٰ کو — بہت خاموش رہتے آپ دن رات — وہ بے حاجت کبھی کہتے نہ تھے بات

کلام حق اللہ کا نام — کیا کرتے تھے آغاز و بانجام — کلام مختصر وہ آپ کا تھا — کہ مضمون معانی سے بھرا تھا

نہ تھا بیجا اور بس کی اصلا — کہ کرتا تھا تمیز حق و باطل — باندازہ مناسب تھی وہ گفتار — کمی بیشی نہ تھا کب حسن گفتار

جفا عادت نہ تھی خیر البشر کی
نہ لوگوں پر حقارت سے نظر کی
اگر ملتی انھیں تھوڑی بھی نعمت
تو اسکو جانتے با شان عظمت

مذمت وہ نہیں کرتے تھے اصلا
کسی کھانے کی گو ہوتا نہ اچھا
اگرچہ وہ مذمت بھی نہ کرتے
مگر تعریف بھی اسکی نہ کرتے

انھیں غصہ میں لاتی تھی نہ دنیا
نہ کار دنیوی غصہ میں لاتا
ولیکن امر دیں کا ہر سبیلا
رسول اللہ آتے تھے غضب میں

جو امر دیں میں ہوتا فرق پیدا
تو وہاں تاب تحمل تھی نہ اصلا
یہاں تک آپ ہوتے تھے غضبناک
کہ ہوتے منتقم بے خوف بے باک

پر اپنے واسطے از روئے رحمت
کسی پر خشمگیں ہوتے نہ حضرت
نہ بدلہ بھی کسی سے آپ لیتے
نہ اپنے واسطے وہ رنج دیتے

سنو یہ اور بھی دستور حضرت
کسی جانب اگر کرتے اشارت
کف دست مبارک سے اشارا
کیا کرتے تھے حضرت بہر ایما

اگر ہوتی تعجب کی کوئی بات
الٹ لیتے تھے ہتھیلی کو اس اوقات
بہنگام سخن دستور یہ تھا
ملاتے تھے کف دست صفا

ہتھیلی ہاتھ سیدھے کی اٹھا کر
وہ بائیں ہاتھ کی جانب کو لا کر
کف یمنی سے باطن دست چپ کے
بر انگشت صفا کو مارتے تھے

مقرر ہے عرب میں یعنی یہ بات
کہ ماریں بات کہتے ہاتھ پر ہات
سو یہ بھی عادت خیر البشر تھی
غرض وقت سخن اسپر عمل تھی

عدیم المثل تھی یہ آپ کی خو
اگر لاتا کوئی غصہ میں آنکو
تو وہ ازروئے فضل عین الطاف
گزرتے جرم سے اسکے وہیں صاف

نہ کلفت اس سے کچھ خاطر پہ آتی
سراسر لطف ہی سے پیش آتے
اگر ہوتا خوشی کا آنچہ عالم
تو کرتے بند چشم پاک اسدم

بہنگام سرور و وقت فرحت
رسول اللہ رکھتے تھے یہ عادت
لب لعل تبسم جو چمن کو فخر
تبسم میں رہا کرتے تھے اکثر

لب خنداں کا تھا انکے یہ عالم
تبسم سے بھرے ہنستے بھی ہم
بشکل ژالہ وہ دندان نمایاں
ہنسی کے وقت ہوتے تھے نمایاں

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ ضِحْکِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان ہنسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں سات حدیثیں ہیں ۱۲

ح عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ فِیْ سَاقَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَۃٌ وَکَانَ لَا یَضْحَکُ اِلَّا تَبَسُّمًا فَکُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَیْہِ قُلْتُ اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ وَلَیْسَ بِاَکْحَلَ

لب خنداں کا اس گل کے یہ اعجاز تبسم ہے
کہ جو کنج قفس میں ہم اسیروں کو ہنساتا ہے

صبا لائی لب جاں بخش کو بو
دیا مژدہ فرح خاطروں کو
تبسم کا یہ کس کے ذکر آیا
ہمارا غنچۂ خاطر کھلایا

اگرچہ با دل ناشاد ہیں ہم
اسیر غصۂ صیاد ہیں ہم
مگر سنکر کسی کا مسکرانا
خوشی کا یاد آتا ہے زمانا

اب ایسی کیفیت حال ہے ہمکو
لبوں میں ہے ہنسی آنکھوں میں آنسو
ہنساتا ہے کسی کا مسکرانا
رلاتا ہے فراق روئے رعنا

بس اب کافی ہے یہ آگے حکایت
کہ ہے اب عزم اظہار مقالت
کہا جا ہے ساقی پاک لا لا
تجرّی کی عجب باریک زریا

کروں تعریف کیا انکی ہنسی کی
ہنسی اسطرح کی مد آری کی
لب خنداں میں باعث تبسم
تبسم تھا تبسم تھا تبسم

نظر سرخ جو کی چشم نبی پر	تو دیکھیں سرمہ گوں وہ چشم اطہر	سیہ چشمی مگر بے سرمہ وہاں تھے	وہ مژگان سیہ آرام جان تھے

۲ حـ عن عبد الله بن الحارث بن جزء قال ما رأيت احدا اكثر تبسما من رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ عبداللہ ہے حارث کا بیٹا	وہ کہتا ہے کوئی میں نے نہ دیکھا	تبسم میں زیادہ شاد میں سے	جناب رحمۃ للعالمین سے

۳ حـ عن ابی ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى لاعلم اول رجل يدخل الجنة وآخر رجل يخرج من النار يؤتى بالرجل يوم القيامة فيقال اعرضوا عليه صغار ذنوبه ويخبأ عنه كبارها فيقال له عملت يوم كذا كذا وكذا وهو مقر لا ينكر وهو مشفق من كبارها فيقال اعطوه مكان كل سيئة عملها حسنة فيقول ان لى ذنوبا ما اراها ههنا قال ابو ذر فلقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه

ابوذر کا کلام معتبر ہے	کہ وہ ہم صحبت خیر البشر ہے	کہا اسنے کہ فرمایا نبی نے	جناب واقف سر خفی نے
کہ میں اس شخص کو پہچانتا ہوں	بتحقیق تعرف جانتا ہوں	کہ اول ہوگا وہ جنت میں داخل	ہوا یعنی یہ اسکو فضل حاصل
اسے بھی جانتا ہوں میں مقرر	کہ دوزخ سے بھی نکلے گا وہ آخر	سنو ہے ایک کا اسطرح احوال	کہ لائینگے اسے محشر میں فی الحال
فرشتوں کو یہ ہوگا حکم صادر	کہ تم اسکو گناہان صغائر	تمامی سامنے لاکر دکھاؤ	مگر جرم کبیرہ کو چھپاؤ
وہیں جائیگا اس مجرم سے پوچھا	بتا تو نے کیا تھا ایسا ایسا	فلانے روز تو نے خطا کی	فلانے وقت یعنی یہ جفا کی
غرض اقرار وہ سب کا کریگا	کبیروں سے مگر ڈرتا رہیگا	کہیں ظاہر اگر وہ جرم پنہاں	تو میرا حال ہو کیسا پریشاں
غرض اسکے لئے یزدان رحمن	کریگا بھی رحمت یہ فرمان	کہ اس مجرم نے جو ظاہر بدی کی	بدل دو ہر بدی سے ایک نیکی
کہیگا پھر تو وہ مجرم گنہگار	جو دیکھیگا عیاں رحمت کے آثار	کہ میرے اور بھی ہیں جرم پنہاں	نہیں میں دیکھتا انکا اثر یہاں
غرض اسکی یہ ہوگی بس سخن سے	گناہ وہ بھی خدا انکی سب سے بدلے	ابوذر نے کہا جس وقت حضرت	ہویدا کر چکے یہاں تک حقیقت
تو میں نے خندہ زن حضرت کو دیکھا	ہنسا اتنا کہ دنداں ہوگئے وا	ہنسی کے وقت با نور تجلا	ہوئے ظاہر وہ دندان مصفا

۴ حـ عن جرير بن عبد الله قال ما حجبنى رسول الله صلى الله عليه وسلم منذ اسلمت ولا رآنى الا ضحك

جریر ابن عبداللہ نے بیاں	حقیقت کو کیا اپنی نمایاں	کہ میں جس روز سے اسلام لایا	رسول اللہ کی خدمت میں آیا
کرتے تھے کبھی وہ مجھ سے پردہ	حجاب و قید سے تھا میں بیرا	اسلام کے بعد جب دیکھتے تھے	تو حضرت دیکھتے ہی مجھکو ہنستے

۵ حـ عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى لاعرف آخر اهل النار خروجا رجل يخرج منها زحفا فيقال له انطلق فادخل الجنة قال فيذهب

يدخل الجنة فيجد الناس قد اخذوا المنازل فيرجع فيقول يا رب قد اخذ الناس المنازل فيقال له اتذكر الزمان الذي كنت فيه فيقول نعم فيقال له تمن فيتمنى فيقال له فان لك الذي تمنيت وعشرة اضعاف الدنيا قال فيقول اتسخر بي وانت الملك قال فلقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه

بقول صادق فرزند مسعود — روایت یوں ہوئی مذکور و مشہور
کہا اس خادم خیر الورا نے — کہ فرمایا جناب مصطفا نے

کہ میں پہچانتا ہوں اس بشر کو — مقیم دوزخ و نار و شرر کو
کہ آخر سب سے وہ بندہ خدا کا — چھٹے گا آتش دوزخ سے ایسا

کہ ضعف و ناتوانی کے سبب سے — وہ یوں نکلے گا اس جائے غضب سے
کہ ہووے گا سرین پر گھسٹتا — چلے گا بسکہ دشواری سے رستا

ملے گا اسکو یوں حکم الٰہی — کہ تو اب جلد ہو جنت کو راہی
کھڑا ہوئیگا وہ جنت میں آکر — وہاں لوگوں کو دیکھیگا نظر بھر

کہ وہ اپنے مکانوں میں مکیں ہیں — مکانات جناں خالی نہیں ہیں
پھرے وہ دیکھکر ایوان جنت — پھر آویگا بسوئے رب عزت

کہیگا آکے وہ اے رب باری — بھری جنت میں ہے خلقت تمہاری
کوئی خالی نہیں ہے قصر و ایوان — بجائے خود ہر اک انسان ہے واں

خداوند جہاں اس سے کہے گا — تجھے کچھ یاد بھی ہے وہ زمانا
کہ جسکے درمیان اس وقت تھا تو — ہوا یعنی وہاں سے اب جدا تو

کہیگا وہ کہ اے غفار سبحان — مجھے تو وہ زمانہ یاد ہے ہاں
پھر اسکے واسطے یہ حکم ہوگا — کہ تو اظہار کر اپنی تمنا

کریگا اپنی وہ حاجت کو اظہار — تو اس سے یوں کہیگا رب غفار
کہ لے جو ہے ترے دل کی تمنا — زیادہ دس گنا مثل دنیا

غرض سنکر یہ ارشاد عنایت — کہے گا وہ غریق بحر حیرت
کہ مجھ سے اب ہنسی کرتے ہو کیا تم — کہ دیتے ہو جہاں سے دس گنا تم

غرض تم بادشاہ لامکاں ہو — خداوند زمین و آسماں ہو
بھلا مجھ بندہ محتاج کے سات — ہنسی کی آپ فرماتے ہیں یہ بات

کہا راوی نے دو عالم کے سرور — یہانتک ذکر لائے جب زبانپر
تو میں نے آپکو تحقیق دیکھا — ہنسے یہانتک کہ دندان ہو گئے وا

(۶) ح عن علي بن ربيعة قال شهدت عليا اتي بدابة ليركبها فلما وضع رجله في الركاب قال بسم الله فلما استوى على ظهرها قال الحمد لله ثم قال سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد لله ثلثا والله اكبر ثلثا سبحانك اني ظلمت نفسي فاغفر لي فانه لا يغفر الذنوب الا انت ثم ضحك فقلت من اي شيء ضحكت قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع كما صنعت ثم ضحك فقلت من اي شيء ضحكت يا رسول الله قال ان ربك ليعجب من عبده اذا قال رب اغفر لي ذنوبي يعلم انه لا يغفر الذنوب غيره

علی ابن ربیعہ متقی ہے — علی مرتضیٰ کا تابعی ہے
کیا اسنے بیان یوں حال ایسا — کہ میں حضرت علی کے پاس آیا

غرض اسوقت واں حیدر کی | سواری کے لئے مرکب تھا حاضر | رکاب میں جو مرکب میں رکھا پا | تو میں نے علی کا حال دیکھا
لیا نام خدا اول مضمون سے | کیا آگاہ سب لوگوں کو اُس سے | پڑھا الحمد کو عدد کے سات | لگے وہ پشت پہ اسکے جس آیات
پھر اسکے بعد سبحان الذی کو | لگے پڑھنے وہ باآواز نیکو | یہ آیت پڑھ چکے جسوقت ساری | پڑھا الحمد کو پھر تین باری
سہ نوبت پھر کہا اللہ اکبر | لگے پڑھنے پھر استغفار حیدر | ہنسے پھر لبہا کے شاہ مرداں | ہوئے سو مردان لب خنداں تابان
کیا یہ عرض نبی نے بوالحسن سے | کہ میں کس واسطے آپ ہنستے | کہا حضرت علی نے جیسا ایسا | کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا
کہ میں جسطرح ہنگام سواری | بجالایا یہ حمد و شکر باری | اسی صورت پڑھ پھر کہتے جسدم | تو یہ سب پڑھ کے سرور دو عالم
لگے ہنسنے بعنوانِ دلارا | تو میں نے سرور عالم سے پوچھا | کہ آئی کیوں ہنسی اُس وقت تمکو | ہمیں بھی اس ہنسی کی کچھ خبر دو
کہا بس آپنے ارشاد اسدم | کہ رب جز و کل خلاق عالم | یقیں مرحمت ہوتا ہے خوشنود | کہ جسدم کوئی عبد رب معبود
نیاز و عجز سے کرتا ہے گفتار | کہ مجکو بخش دیوے رب غفار | خداوند جہاں یہ جانتا ہے | کہ اس بندہ کو میرا آسرا ہے
کوئی میرے سوا اسکی خطا کو | نہ بخشے گا نہ بخشے گا سو | غرض ہو جبکہ راضی رب عزت | ہنساوے کیوں نہ مجکو فرحت

ج عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَعْدٌ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مَعَهُ تُرْسٌ وَكَانَ سَعْدٌ رَامِيًا وَكَانَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا بِالتُّرْسِ يُغَطِّي جَبْهَتَهُ فَنَزَعَ لَهُ سَعْدٌ بِسَهْمٍ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَمَاهُ فَلَمْ يُخْطِ هٰذِهِ مِنْهُ يَعْنِي جَبْهَتَهُ وَانْقَلَبَ وَشَالَ بِرِجْلِهِ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكَ قَالَ مِنْ فِعْلِهِ بِالرَّجُلِ

بیان راوی سعد باسعادت | بیاں کرتا ہے یہ حال حقیقت | کہ روز جنگ خندق سرور دیں | ہوئے خنداں بعنوان خوش آئیں
رسول اللہ کے اسوقت دنداں | ہوئے شفاف موتی سے نمایاں | کہا پھر سعد سے عامر نے آکر | ہوئے ہیں کیوں خندہ زن سید عالم
کہا اسنے کہ تھا یہ اجمال | کہ آیا ایک کافر لیکے ڈھال | سر اپنا ڈھال سے کافر چھپا کر | رہا بکتا بُری باتیں ستمگر
ابھی میں خادم خیر الوریٰ تھا | کہ میرا تیر کبھی بی خطا تھا | اٹھایا اسنے جسدم فرق ناپاک | تو میں نے تیر مارا سطح تاک
لگا جبکہ اسکے ماتھے کے اوپر | گرا مردود فوراً کھا کے چکر | قدم جو اٹھ گیا اُس بے حیا کا | ستر مردود کافر کا ہوا وا
ہنسے اسدم رسول اللہ ایسا | کہ آگے تھے نظر دندان والا | دوبارہ سعد سے عامر نے پوچھا | کہ کیا باعث تھا حضرت کی ہنسی کا
کہا اُس نے کہ یہ سعد کا کر | اگر وہ مرد جب چکر میں آکر | یہ فعل سعد کا آنکو خوش آیا | کہ جسنے آپکو اتنا ہنسایا

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مِزَاحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میں خوش طبعی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ اسکے پانچ حدیثیں ہیں

۱ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ يَعْنِي يُمَازِحُهٗ

مزاح و طیب میں جو آپ فرماتے رہتے یاروں سے | ہنساتے تھے انہیں ہم کو ہجر جاں رولاتا ہے
عجائب بات ہر یہ لگی کی | کہ حضرت نے بھی یاروں سے ہنسی کی | ولیکن وہ مزاح و طیب کے ساتھ | فضولی کی نہ فرماتے کبھی بات
انس کہتا ہے حضرت مصطفےٰ نے | کہا مجھکو کہ اے دو کان والے | ابو عیسیٰ نے بیان تشریح کی ہے | کہ یہ حضرت کا انداز ہنسی ہے

۲ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

انس کہتا ہے یہ خلق نبی تھا | کہ رکھتے تھے بہت وہ میل طفلاں | باخلاق حسن تھے آپ موصوف | بعنوان مزاح و طیب مصروف
عجب کچھ سرور عالم کا تھا حال | کہ تھا ہر طرح سے ایثار افضال | مرا تھا ایک بھائی مجھ سے چھوٹا | کہ طائر ایک وہ بچے نے پالا
لقب اسکو تو کہتے ہیں ابا زہی | وہ بچہ اس سے تھا مشغول اکثر | غرض جب مر گیا وہ طیر اسکا | تو وہ بچہ ہوا غمگین بہت سا
رسول اللہ نے اسوقت ایسا | زراہ طیب اس بچہ سے پوچھا | نغیر اے بو عمیر اب کیا ہوا | وہ طائر سات ترے کر گیا کیا

۳ح عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا

بیان بوہریرہ سے ہویدا | کہ تھا اصحاب نے حضرت سے پوچھا | کہ تم بھی یا رسول اللہ ہم سے | مزاح طیب کرتے ہو کرم سے
کہا حضرت نے یہ خوبی نبی ہے | مزاح طیب میں بھی راستی ہے | اگر کہتا ہوں میں کچھ طیب کی بات | ہو کہتا ہوں یہ تحقیق کے ساتھ

۴ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا | کہ حضرت سے کسی نے تھا چاہا | کہ مجھکو کچھ عنایت ہو سواری | کروں تا میں رہ کو طے یار داری
کیا ارشاد اس سائل سے ایسا | تجھے میں دونگا بچہ اونٹنی کا | چڑھا دونگا تجھے میں اسکے اوپر | کہا اسنے چڑھونگا آہ کیونکر
کہا پھر آپ نے اسسے ہویدا | کہ ہر اشتر ہے بچہ اونٹنی کا

۵ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهٗ زَاهِرًا وَكَانَ يُهْدِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً مِّنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهٗ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيْمًا فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهٗ فَاحْتَضَنَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ

فقال من هذا أرسلني فالتفت فعرف النبي صلى الله عليه وسلم فجعل لا يألو ما ألصق ظهره بصدر النبي صلى الله عليه وسلم حين عرفه وجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقول من يشتري هذا العبد فقال يا رسول الله إذاً والله تجدني كاسداً فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكن عند الله لست بكاسد

اس کا قول یہی ہوتا ہے معلوم
کہ زاہر نام تھا اک شخص موسوم
وہ تھا اک بادیہ کا رہنے والا
تحفہ بادیہ کوں سکان تھا

بہت ہدیہ و تحفہ ساتھ لیکر
حضور پاک میں آتا تھا اکثر
جو ہوتی چیز صحرائے عرب سے
وہ لاتا سامنے فخر عرب کے

یہاں سے بھی جناب فخر عالم
روانہ اسکو کرتے شاد و خرم
وہ جب صحرا کی رخصت مانگتا تھا
اسے اسباب دیتے تھے بہت سا

رسول اللہ کا تھا قول ظاہر
ہمارا بادیہ ہے یہ زاہر
کہ جو صحرا میں ہوتا ہے نمودار
ہمارے واسطے لاتا ہے ہر بار

ہم اسکے واسطے شہری ہیں شہری
کہ جو دی چیز جو اچھی یہاں کی
تو اسکے واسطے موجود کر دیں
روانہ یہاں سے با مقصود کر دیں

غرض یہ ہے کہ بہ صورت سے حضرت
نہایت اس سے رکھتے تھے محبت
بظاہر گرچہ تھا بد شکل زاہر
مگر باطن میں تھا زیبا بظاہر

ہوا تھا اتفاقی کار ایسا
کہ وہ بازار میں کچھ بیچتا تھا
کہ آ نکلے وہاں ناگاہ حضرت
اسے پیچھے سے پکڑا کر کے شفقت

یکایک آ پہنچ اس کو پکڑا
وہ بولے چھوڑیے گو اس طرح بولا
کہ ہے کون یعنی آپ کے جس نے
مجھے پکڑا ہے ہاں اب جلد چھوڑی

یہ کہہ کر پھر تامل سے نظر کی
تو صورت دیکھ کر خیر البشر کی
چمٹتا تھا وہ صدر احمدی سے
خلوص جان و اخلاص دلی سے

ہوا جاری تو لطف مصطفا کا
جدا ہونا نہ کرتا تب گوارا
پھر اسکے بعد بولے شاہ ابرار
کہ اس بندہ کا ہے کوئی خریدار

کہا زاہر نے سوگند خدا ہے
کہ یہ بندہ تو کاسد کم بہا ہے
کیا ارشاد پھر حضرت نے اس کو
کہ نزدیک خدا کاسد نہیں تو

دیا اس طرح فرمایا نبی نے
گراں ہے تو خدا کے پاس سن لے

وعن الحسن قال أتت عجوز النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ادع الله أن يدخلني الجنة فقال يا أم فلان إن الجنة لا تدخلها عجوز قال فولت تبكي فقال أخبروها أنها لا تدخلها وهي عجوز إن الله تعالى يقول إنا أنشأناهن إنشاء فجعلناهن أبكارا

روایت یہ ہے مروی حسن سے
کیا آگاہ حال پیرزن سے
کہ آئی وہ رسول اللہ کے پاس
گزارش کی کہ یا اشرف الناس

مری خاطر دعا کیجئے خدا سے
ملے جنت مجھے تیری دعا سے
خدا دے پاک دیوے مجھ کو جنت
تمنا یہی رکھتی ہوں نہایت

کہا حضرت نے سن ام فلاں تو
ہوئی ہو آپ کے خواہاں جنان تو
مقام پیرزن جنت نہیں ہے
بہشت پاک جائے نازنین ہے

سنی اس نے یہ باتیں جب تو سمجھا
چلی روتی ہوئی اندوہ کے ساتھ
کیا حضرت نے لوگوں کو اشارا
کہ اس بڑھیا سے کہہ دو آشکارا

کہ ہے جنت مقام نوجوانی
وہاں حاصل ہے عیش جاودانی
نہ ہوگا اس میں داخل کوئی بڑھیا
کہ سب کے واسطے واں ہو برنایا

اگر یہاں سے کوئی بوڑھا گیا ہے ۔ وہاں وہ نوجوان تیس سال کا ہے ۔ خداوند تعالیٰ نے بھی اس کی ۔ کلام پاک میں یہ خبر دی

زنان اہل جنت کی حقیقت ۔ بیان کرتا ہے یہ رب عزت ۔ کہ ہم انکو وہاں ایسا کرینگے ۔ دوبارہ خوبرو زیبا کریں گے

برعنائی کرینگے بکر اُن کو ۔ رہیں گی شوہروں کو ساتھ خوش خو ۔ وہ شوہر دوست ہونگی بادل شاد ۔ موافق سات انکے اور ہمزاد

بَابُ مَا جَاءَ فِی صِفَةِ كَلَامِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب صفت کلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں نو حدیثیں ہیں

ح ١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قِيلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَتَمَثَّلُ يَقُولُ ع وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ ٭

بتقریب سخن جو آپ نے موزوں کلامی کی ۔ بیاں وہ حال بھی کافی بموزونی سناتا ہوں

کسی سائل نے حضرت عائشہ سے ۔ کیا تھا حال استفسار آکے ۔ کہ ختم انبیا نے شعر موزوں ۔ کیا بھی تھا زباں سے اپنی مقرون

بوصف حال تمثیل و حکایت ۔ کبھی اشعار بھی پڑھتے تو حضرت ۔ کہا اس سے یہ ام المومنین نے ۔ پڑھا تھا شعر ختم المرسلین نے

وہ تھا ابن رواحہ کی زباں کا ۔ بہ تمثیل وہاں اس کو پڑھا تھا ۔ سَتُبْدِي لَكَ الْأَيَّامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا ۔ وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

سنو یہ ترجمہ اس شعر کا ہے ۔ رسول اللہ نے جسکو پڑھا ہے ۔ کہ وہ اب اس کو ظاہر جلد ایام ۔ کہ تو غافل رہا اس سے بنا کام

خبر لیکر کہ ہے وہ شخص آیا ۔ نہیں تو نے جسے توشہ دیا تھا

ح ٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ ٭ ع أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ ۔ وَكُلُّ نَعِيمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلُ

بیاں ہے بو ہریرہ سے روایت ۔ کہ وصف شعر میں کہتے تھے حضرت ۔ کہ شاعر کا جو قول راستی ہے ۔ لبید اس شعر کا شاعر مگر ہے

تحقیق بیاں اس نے کہا ہے ۔ کہ جانو چیز جو غیر خدا ہے ۔ وہ ہے بس فانی و بی اصل باطل ۔ زوال نعمت دنیا ہے حاصل

کہا حضرت نے یہ بھی قول ظاہر ۔ کہ ہے وہ جو امیہ ایک شاعر ۔ اور اسکے باپ کا صلت ہے نام ۔ بزودی وہ مشرف ہو باسلام

ح ٣ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ أَصَابَ حَجَرٌ إِصْبَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمِيَتْ فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ

بیان کرتا ہے یہ جندب صحابی ۔ کہ زخمی جب ہوئی حضرت کی انگلی ۔ احد کی جنگ کا یہ ماجرا تھا ۔ کہ پتھر ایک انگلی پر لگا تھا

ہوا انگشت سے جب خون جاری ۔ تو فرمانے لگے حضرت بموزوں ۔ کہ اے انگشت باوقت رسیدی ۔ بہ یکدی در رہ حق انچہ دیدی

ح ٤ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يا ابا عمارة فقال لا والله ما ولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن ولى سرعان الناس تلقتهم هوازن بالنبل ورسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلته وابو سفيان بن الحارث بن عبد المطلب اخذ بلجامها ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انا النبي لا كذب

براء کے پاس آیا ایک سائل | لگا اس طرح سے کہنے وہ قائل | کہ تم سب لوگ ہمراہ نبی سے | بوقت جنگ تھے ایکبار بھاگے

براء صاحب یار نبی کا | کلام معترض سے دل بھر آیا | لگا کہنے کہ سوگند خدا ہے | یہ تیرا اعتراض نارسا ہے

رسول اللہ بھاگے تھے نہ ہرگز | ہزیمت سے انہیں تھا سخت انکار | صحابہ آپکے بھی محو رضا تھے | نہایت جان نثار و دل فدا تھے

رہے وہ مستقل با عین جرأت | ہوا جسوقت کفاروں سے حضرت | مگر کچھ لوگ کرتے تھے شتابی | انہیں حاصل ہوئی ایسی خرابی

کہ جب چھٹنے لگا تیروں کا باراں | ہوئے وہ لوگ آپس سے پریشاں | ولیکن اس گھڑی ختم رسالت | سواری بغلہ تھی باشان و شوکت

ابو سفیان جو تھا حارث کا بیٹا | رسول اللہ کا وہ ابن عم تھا | عنان مرکب سردار عالم | وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے تھا اس دم

رسول اللہ کرتے تھے ارادا | کہ ہو دیں حامل ادبار اعدا | مگر وہ ابن عم خیر الوریٰ کا | زروئے مصلحت تھامے ہوئے تھا

عجب کچھ حال تھا محبوب رب کا | ہراس و خوف تھا انکو نہ اصلا | بعین جرأت و فرط شجاعت | رجز پڑھنے لگے اسوقت حضرت

کہ میں ایسا نبی مصطفیٰ ہوں | کہ صدق و راستی ہی بولتا ہوں | بتحقیق بیاں کرتا ہوں ایسا | کہ عبد المطلب ہے میرا دادا

عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة في عمرة القضاء وابن رواحة يمشي بين يديه يقول

بیاں کرتا ہے یہ احوال ثابت | کہ ہے قول انس ہر حال ثابت | کہ ہنگام قضائے عمرہ حضرت | ہوئے داخل میاں مکہ حضرت

تو واں ابن رواحہ نام شاعر | کہ تھا وہ شاعر زیبا منظر | یہ دو شعر پڑھتا آگے آگے | چلا آتا تھا حضرت مصطفیٰ کے

خلوا بني الكفار عن سبيله | اليوم نضربكم على تنزيله

ضربا يزيل الهام عن مقيله | ويذهل الخليل عن خليله

کہ واں بولا خالی قوم کفار | کہ یہاں آنحضرت لائے شاہ ابرار | با مر محکم تنزیل اس دن | کرینگے قتل ہم لوگوں کو گن گن

حسینوں میں کر ایسی ضرب تلوار | کہ ادھر جائیں تمامی کاسہ سر | پڑینگی تم پہ ایسی مار پر مار | کہ اس شدت میں بھولے یار کو یار

کہا ابن رواحہ سے عمر نے | کہ اشعار تو حضرت کے آگے | میاں کعبے کے پڑھ رہا ہے | بھلا کب شعر پڑھنے کی یہ جا ہے

کہا ارشاد حضرت نے عمر کو | کہ کم کر روک مت اسے عمر تو | کہ کفاروں کو اس کا شعر ہے | زیادہ تیر سے لگتا ہے سینہ

عن جابر بن سمرة قال جالست النبي صلى الله عليه وسلم اكثر من مائة مرة وكان اصحابه

يتناشدون الشعر ويتذكرون اشياء من امر الجاهلية وهو ساكت فربما تبسم معهم ۔

بیاں کرتا ہے جابرؓ یہ حقیقت	کہ میں سو بار سے زیادہ بکثرت	ہوا ہوں ہم نشین بزم والا	وہاں اصحاب کا یہ حال دیکھا
کیا کرتے تھے وہ اشعار خوانی	اگر حضرت بلاتے تھے گرانی	مضامین زمان جاہلیت	ہوا کرتے تھے شعروں میں صنعت
	کبھی خاموش رہتے آپ سنکے	کبھی کرتے تبسم ساتھ انکے	

ح عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال اشعر كلمة تكلمت بها العرب كلمة لبيد الا كل شیء ما خلا الله باطل

کہا ہے بوہریرہ مقتدا نے	کہ فرمایا نبی مصطفا نے	کہ اشعار عرب سے قول پوچھا	بیاں ہے یہ لبید خوش زباں کا
	الا کل شیء ما خلا اللہ باطل	وکل نعیم لا محالۃ زائل	

ح عن الشريد قال كنت ردف رسول الله صلی الله عليه وسلم فانشدته مائة قافية من قول امية بن ابی الصلت كلما انشدته بيتا قال لی النبی صلی الله عليه وسلم هيه حتی انشدته مائة يعنی بيتا فقال النبی صلی الله عليه وسلم ان كاد ليسلم

شرید خوش زباں کا یہ بیاں ہے	کہ میں نے یوں کیا تھا راہ کو طے	ردیف سرور کون و مکاں تھا	پس پشت نبی بیٹھا رواں تھا
بتقریب بیاں کرتا تھا اظہار	امیہ نام شاعر کے کچھ اشعار	غرض جب تک کہ چپ ہوتا تھا [illegible]	تو فرماتے تھے حضرت اور بھی ہاں
بحکم سید کونین سو بار	اسی صورت پڑھے جاتا تھا اشعار	برائے خاطر سردار عالم	پڑھے تھے ایکسو اشعار [illegible]
غرض میں پڑھ چکا جب سو اشعار	تو فرمایا یہ مجھ سے آخر کار	کہ شان شعر سے ہے یہ نمایاں	نزدیک ہے یہ امیہ ہو مسلماں

ح عن عائشة رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يضع لحسان بن ثابت منبرا فی المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلی الله عليه وسلم او قال ينافح عن رسول الله صلی الله عليه وسلم ويقول رسول الله صلی الله عليه وسلم ان الله تعالی يؤيد حسان بروح القدس ما ينافح او يفاخر عن رسول الله صلی الله عليه وسلم ۔

جناب عائشہ کرتی ہیں ظاہر	کہ تھا حسان نامی وہ جو شاعر	جناب مصطفے کا مدح خواں تھا	بحق خاتم پیغمبراں تھا
تو اسکے واسطے مسجد کے اندر	رسول اللہ رکھدیتے تھے منبر	کھڑا ہو کر وہ اس منبر پہ ہر دم	بیاں کرتا تھا وصف فخر عالم
وہاں کفار کی کرتا مذمت	کہ تھے وہ دشمن ختم نبوت	رسول اللہ فرماتے تھے ایسا	کہ ہے حسان جو ثابت کا [illegible]
تو اسکے واسطے باری تعالے	بجبریل امیں امداد کرتا	غرض اس کام میں جب تک ہے	مقرر اس پہ تائید ملک ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّمَرِ

یہ باب ہے بیان میں کلام کرنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بصورت افسانہ کے یعنی اردو صحبت شب میں

ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ نِسَاءَهُ حَدِيثًا فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ كَأَنَّ الْحَدِيثَ حَدِيثُ خُرَافَةَ فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَا خُرَافَةُ إِنَّ خُرَافَةَ كَانَ رَجُلًا مِنْ عُذْرَةَ أَسَرَتْهُ الْجِنُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَكَثَ فِيهِمْ دَهْرًا ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَى الْإِنْسِ فَكَانَ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمَا رَأَى فِيهِمْ مِنَ الْأَعَاجِيبِ فَقَالَ النَّاسُ حَدِيثُ خُرَافَةَ.

جنابِ شانِ رحمت صورتِ افسانہ جو باتیں
کیا کرتے تھے اب احوال وہ لکھنے میں آتا ہے

جنابِ عائشہ کرتی ہیں بیاں ہیں | یہاں اس طرح سے افسانہ خواں ہیں
کہ حضرت نے میانِ اہلِ خانہ | سنایا ایک شب سب کو فسانہ

تمامی زوجۂ خیر الورا سے | کہا تھا ایک نے یوں مصطفیٰ سے
کہ یہ تو آپ کا ایسا بیاں ہے | خرافہ سے کہ دیتا نشاں ہے

لگے کہنے جنابِ نیک فرجام | خرافہ ہے بھلا کس چیز کا نام
پھر آپ نے انکو بن پوچھے بتایا | خرافہ نام تھا ایک شخص ایسا

کیا جنات نے اس کو گرفتار | رہا مدت تلک انمیں وہ ناچار
یہ ہے مذکور ایامِ جہالت | ہوا یہ سانحہ از قبلِ بعثت

پھر اسکے بعد جنات پریشاں | اسے پہونچا گئے با جنسِ انساں
وہ انمیں ایک مدت تک رہا تھا | وہاں کا حال جو دیکھا کیا تھا

بیاں کرتا تھا از روئے عجائب | مقالاتِ حکایاتِ غرائب
غرض ہر اک عجب فسانہ ہو بندرت | خرافہ سے اسکو دیتے ہیں نسبت

حدیثِ امِ زرع

جیسے حدیث خرافہ سے ۱۲

ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَلَسَتْ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا.

جنابِ عائشہ سے ہے یہ مروی | کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں اکٹھی
انہوں سے وہ جگہ رکھتی ہے نسبت | جہاں رکھتی تھیں جا کر سکونت

کیا آپس میں ان سب نے یہ پیماں | کہ بھید اپنا کرے کوئی نہ پنہاں
چھپانے شوہروں کی ہر حقیقت | کریں اظہار از روئے صداقت

قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلَ.

کہا پہلی نے حضرت اول یہ ایسا | کہ ہے میرا شوہر بے شک دبلا
وہ اس صورت سے ہے لاغر سراسر | کہ جیسے ہو شتر کا گوشت لاغر

وہ دبلا گوشت بھی تو کوہ پر ہے | نہ آسانی سے واں ہرگز گذر ہے
نہ فربہ ہے کہیں اس میں بنا نام | کہ لایا جائے وہ واں سے با انجام

یہی عورت کا مقصودِ حکایت | کہ ہے یعنی وہ مردِ بے حمیت

قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ.

یہ کی اُس دوسری عورت نے گفتار ۔ کہ کر سکتی نہیں کچھ حال اظہار ۔ مرے شوہر کا ایسا کچھ بیاں ہے ۔ کہ جسکے وصف میں قاصر زباں ہے

مجھے یہ خوف ہے گر کچھ کہوں میں ۔ تو اُسکے راز پنہاں کھول دوں میں ۔ نہایت دور میرا ماجرا ہے ۔ یہاں خاموش ہی رہنا بھلا ہے

قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ

کہی اُس تیسری نے یہ حکایت ۔ کہ میرا مرد ہے بدخو نہایت ۔ کہوں کیا کچھ کہا جاتا نہیں ہے ۔ مگر چپ بھی رہا جاتا نہیں ہے

زباں گر سامنے اُسکے ہلاؤں ۔ طلاق بائنہ فی الفور پاؤں ۔ وگر خاموش بیٹھوں صبر کر کے ۔ تو کپڑا دو نہ روٹی پیٹ بھر کے

قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ

کہا اُس عورت چارم نے یہ حال ۔ کہ میں خاوند سے ہوں فارغ البال ۔ وہ ہے اس طرز و اس انداز کا سا ۔ اُسے گویا تہامہ کی کہوں رات

نہ گرمی اُس میں نہ سردی بھری ہے ۔ ملال و بیم سے صافی بری ہے

قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلَا يَسْئَلُ عَمَّا عَهِدَ

کہی اُس پانچویں عورت نے یہ بات ۔ کہ ہے خاوند کی سیری اوقات ۔ کہ آتا ہے اگر وہ گھر کے اندر ۔ تو سوتا ہے بشکل یوز اکثر

نکلتا ہے اگر وہ گھر سے باہر ۔ تو شکل شیر پھرتا ہے دلاور ۔ نہیں ہوتا کسی حالت کا پرساں ۔ خیال جسکے نہ گھر کیساں!

قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ

چھٹی عورت کا ہے یہ ماجرا کہ ۔ کہوں کیا ماجرا میں بگا ہے ۔ کہا اُس نے کہ میرا زوج عیار ۔ وہ ایسا خود غرض ہے اور خودکار

کہ اُسکے سامنے آوے جو کھانا ۔ سبھی کھاوے نہ چھوڑے ایک دانا ۔ اگر پینے کی کوئی چیز پاوے ۔ وہ لا جرعہ میں اک دم میں چڑھا دے

اگر سووے تو ہے یہ عالم خواب ۔ وہ کپڑے کو لپیٹے شکل گرداب ۔ بر و دوش و سر و گردن چھپائے ۔ نہ پھر وہ ہاتھ کو باہر نکالے

نہ پوچھے حال زوجہ کا وہ زنہار ۔ نہ اُسکے رنج و راحت سے سروکار

قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي عَيَايَاءُ اَوْ غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ

اب اُس ساتویں نے وصف شوہر ۔ کیا ظاہر کہ ہے درماندہ مضطر ۔ نہایت ناتواں سستی بھرا ہے ۔ کہوں کیا ہائے خاموشی کی جا ہے

وہ تاریکی میں ہے گمراہ مطلق ۔ بہنگام سخن درماندہ احمق ۔ کوئی درد و الم ایسا نہیں ہے ۔ کہ میری روح میں پیدا نہیں ہے

مجسم درد ہی رنجور تن ہے ۔ گرفتار غم و رنج و محن ہے ۔ بایں اطوار رکھتا ہے یہ بدخو ۔ کہ ہاتھ آوے تو توڑے تیرے سر کو

فقط سر کیا وہ ہے بے مہر ایسا ۔ کوئی ثابت نہ چھوڑے عضو تن کا

قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ زَرْنَبٍ

زن ہشتم بیاں کرنے لگی صاف ۔ کہ میرا زوج ہے گلزار اوصاف ۔ کہوں کیا اُس کی رعنائی کا عالم ۔ بخوبی حسن و زیبائی کا عالم

وہ اس کی تو بہت خوش تر ہے گو لیکن جو بی بی کا اس کی حال کیا کیا

قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ

نویں جو بیٹھی تھی قصہ یہ سنایا	کہ میرا زوج ہے ایوان والا	بلند و مرتفع اس کا ستون ہے	محل اس کا برفعت بے ستون ہے
یہ بخشش پر کا عالم اس کی بیان ہے	کہ خاکستر کا انبار گراں ہے	وہ قد آور جوان خوش لقا ہے	نہایت اس کا لمبا پر تلا ہے
	عمارت اس نے ہے ایسی اٹھائی	کہ ہر لوگوں کے وہاں اکثر سمائی	

قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ

وہاں دسویں کی باری جبکہ آئی	لگی خاوند کی کرنے بڑائی	کہ کیا اچھا مرا مالک کا دم ہے	وہ مالک مالک خیر و کرم ہے
بیاں کیا کیجیے اونٹوں کی کثرت	کہ رکھتا ہے وہ بے حد و نہایت	کچھ ایسی کثرت بے حد شتر ہے	کہ صحرا اور جنگل ان سے پر ہے
نہیں دیکھا ہے اتنی کسی نے گاہ	کہ ہے بس تنگ میدان چراگاہ	یہ ہے معمول اس عالی ہمم کا	کہ جس ہنگام ہے مہمان آتا
تو اس مہمان کی خاطر وہ خوش خو	وہیں مذبوح کرتا ہے شتر کو	غرض اونٹوں کا یہ عالم ہوا ہے	کہ جب انکو شتربان ہانکتا ہے
تو وہ جب شبان کی سنتے آوازیں	سمجھ لیتے ہیں اپنے دل میں یہ راز	کہ آیا ہے کوئی مہمان مسافر	کرے گا ذبح ہم کو اس کی خاطر

قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ وَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَمَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ ۔

کہا اس گیارہویں نے آخر کار	کہ بوزرع وہ منعم مرد زردار	مراد و شوہر زینت فزا تھا	مرے کانوں کو زیور سے بھرا تھا

دیا اس طرح کا آرام مجھکو ۔ کہ آئی فربہی پر دونو بازو
رکھا اس نے مجھے خوش حال شاداں ۔ رہی آرام و راحت سے مری جاں

بیاں میں کیا کروں اپنے نسب کا ۔ ہوئی تھی بکریوں ہی انمیں پیدا
کہ تھے وہ لوگ اتنے بس بضاعت ۔ گذر کرتے تھے با تنگی و حسرت

مجھے وہاں سے یہ اپنے گھر میں لایا ۔ عروج نشہ دولت دکھایا
یہاں حاصل ہوئی یہ سرفرازی ۔ سنی بانگ شتر آواز تازی

سبھی خیل و حشم دیکھا مہیا ۔ بہت غلہ کا یہاں انبار پایا
ہوئی ایسی یہاں توقیر حاصل ۔ رہی باقی نہ کوئی حسرت دل

سحر تک سوئے بے ملال و بے کدورت ۔ بعیش و عیش کرتے استراحت
مجھے جس وقت ہوتی خواہش آب ۔ تو آب سرد پیکر ہوتی سیراب

ابی زرع کی وہ جو ایک ماں تھی ۔ وہ کیسی ماں بزرگ خانداں تھی
میسر تھا اسے سامان دولت ۔ تمامی خانہ و ایوان بوسعت

ابی زرع کا کیا اچھا وہ بیٹا ۔ نہایت نازنیں زیبا مصفا
وہ اس کی خوابگاہ بے کدورت ۔ غلاف تیغ ہے گویا بصورت

وہاں وہ نازنیں آرام کرتا ۔ مصفا تیغ کی صورت بدن تھا
خورش درکار ہو جس وقت اسکو ۔ تو بزغالہ کا بس لے آئیں بازو

ابی زرع کی بیٹی مہ جبیں تھی ۔ مگر ماں باپ کی فرماں بر تھی
وہ تھی فربہ عجب انداز کی سات ۔ کہ جس کا رشک ہمسایہ کو دن رات

ابی زرع کی لونڈی گلبدن تھی ۔ امین راز دار و بے فتن تھی
کہوں کیا اس سے آگے اب فسانہ ۔ ابوزرع گیا بیرون خانہ

جہاں وہ کارخانہ شیر کا تھا ۔ جدا کرتے تھے روغن اور اس کا
ہوا وارد وہاں جس وقت آکر ۔ تو دیکھی ایک عورت ماہ پیکر

کہ دو بچے لئے وہ نازنیں تھی ۔ نہایت نازک و زیبا حسیں تھی
وہ چیتے کی طرح کرتی تھی بازی ۔ یہ تھی بچوں سے گرم دلنوازی

وہ اسکے جو انار تازہ تر تھے ۔ وہ ان سے کھیلتے دونوں پسر تھے
غرض دیکھا جو بوزرع نے اسکو ۔ ہوا بس عاشق ہر تار گیسو

اسے وہاں سے بیاہ کر گھر میں لایا ۔ خوشی سے بانوئے خانہ بنایا
مجھے گھر سے وہیں باہر نکالا ۔ کہوں کیا سوت نے آکر نکالا

کیا پھر بعد اسکے میں نے شوہر ۔ کہ وہ بھی اپنے گھر سے تھا تونگر
رئیس قوم تھا مرد سپاہی ۔ لئے نیزے کو گھوڑے پر سپاہی

مجھے وہ اپنے گھر جس وقت لایا ۔ سبھی سامان دولت کا دکھایا
کیا اس شوہر ثانی نے حاضر ۔ بز و گاو و شتر کو میری خاطر

سوا اسکے سبھی سامان دولت ۔ عطا مجھ کو کیا اس نے بکثرت
کہا اے ام زرع اس کو کھا لے ۔ یہ وقت عیش ہے کھا اور کھلا لے

کہوں کیا اس نے جو مجھ کو دیا ہے ۔ اکٹھا گر کروں جو کچھ ملا ہے
ابوزرع کا تھا جو ظرف ادنیٰ ۔ یہ سب اسکے مقابل ہیچ تھا

جناب عائشہ با خوش بیانی ۔ بیاں جب کر چکیں یہاں تک کہانی
کیا ارشاد ختم المرسلیں نے ۔ جناب شافع روز پسیں نے

کہ ام زرع کا جو صاحب تھا ۔ ابی زرع نے جو اس کو دیا تھا
اسی صورت سے میں بھی تیری خاطر ۔ بہر صورت ہوں دلداری کو حاضر

ہوئی لیکن جدائی نہ میں پیدا ۔ مگر میں تو ہوں تیری صورت کا شیدا
مجھے تو ساتھ تیرے ہے نہایت ۔ محبت ہے محبت ہے محبت

باب ما جاء فی صفۃ نوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح عن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ

کفہ الیمنیٰ تحت خدہ الایمن وقال رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک

بیان خواب وصف نوم وذکر استراحت میں ۔ جناب سید ابرار کی یہ باب آیا ہے

کہا فرزند عازب نے کہ حضرت ۔ بوقت عزم خواب استراحت
بجائے خوابگاہ پاک زیبا ۔ ہوا کرتے تھے جب تشریف فرما
کف دست یمین شاہ لولاک ۔ رکھا کرتے تھے زیر عارض پاک
دعا اس طرح کرتے تھے اُس دم ۔ کہ اے پروردگار رب عالم
عذاب سرمدی مجھ کو بچا لے ۔ قیامت کے تزلزل سے اماں کر

۲ عن حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ قال اللھم باسمک اموت واحیا واذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور ۔ ۔ ۔

حذیفہ سے ہوئی مروی روایت ۔ کہ تھی سید دو عالم کی عادت
کہ جب تشریف لاتے سوئے بستر ۔ تو لاتے یہ دعا اپنی زباں پر
کہ تیرا نام لے کر یا الٰہی ۔ سوؤں موت میں جاگوں گا ہی
حیات و زندگانی بار دیگر ۔ مجھے ہو نام سے تیرے میسر
غرض وہ جس گھڑی پھر جاگتے تھے ۔ تو فوراً اس دعا کو آپ پڑھتے
کہ ہے شکر خداوند تعالےٰ ۔ کہ جس نے بعد مرنے کے جلایا
انھوں کو اسکی جانب لوٹنا ہے ۔ وہی بس مالک روز جزا ہے

۳ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع کفیہ ثم نفث فیھما فقرأ فیھما قل ھو اللہ احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح بھما ما استطاع من جسدہ یبدأ بھما علی راسہ ووجہہ وما اقبل من جسدہ یصنع ذلک ثلاث مرات

ہوا ثابت کلام عائشہ سے ۔ کہ حضرت جس گھڑی بستر پہ آتے
تو بس دونوں کف دست کرم ۔ ملا کر آپ کر لیتے تھے باہم
وہ پڑھ کر قل ہو اللہ احد کو ۔ پھر آگے کی بھی پڑھتے سورتیں دو
جو پڑھ چکتے تو انکو پھونک کر آپ ۔ بس اپنے ہاتھ لاتے سوئے سر آپ
کف دست مبارک لیکر سر کو ۔ ملاتے تھے تمامی دوش و بر سے
جو تھا آگے کا اندام مبارک ۔ مقابل سینہ و رخسار و تارک
پھراتے ہاتھ نحو سارے بدن پر ۔ پہ سر و اعضائے ہر عضو تن پر
مگر ایسا رسول حضرت ۔ کہ کرتے اس عمل کو تین نوبت

۴ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام حتی نفخ وکان اذا نام نفخ فاتاہ بلال فاذنہ بالصلوۃ فقام وصلی ولم یتوضأ وفی الحدیث قصۃ ۔

کہا عباس کے بیٹے نے ایسا! ۔ کہ میں نے اک جا یہ حال دیکھا
کہ تھے مصروف خواب استراحت ۔ رسول مصطفےٰ دریائے رحمت
مکاں خالہ کی جو پاک گھر تھی ۔ کہ وہی صاحب لولاک سر تھی
کہ تھا آپ کے سونے کی انداز ۔ کہ سوتے نیند میں آتی تھی آواز

پھر آکے وہاں بلال باصفا نے	اذاں دی خادم خیر الوریٰ نے	اٹھے حضرت موذن کی اذاں سے	نماز کو پڑھی اخلاص جاں سے
اگرچہ آپ سوتے سے اٹھے تھے	وضو لیکن نہ فرمایا نبیؐ نے	کہ یہ بھی خاصہ خیر الوریٰ تھا	وضو نماز کا نہ سونے سے جاتا
روایت ہے یہ طول حال کی ساتھ			مگر آئی یہاں اجمال کی سات

ح عن ثابت عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اوى الى فراشه قال الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا فكم ممن لا كافي له ولا مؤوي

بیاں کرتا ہے یہ احوال ثابت	کہ مجکو انس سے ملی ثابت	کہ جب ختم رسل محبوب وہاب	قدم لاتے سوئے جامہ خواب
تو بطرز سپاس و حمد باری	کیا کرتے تھے یوں نعمت شماری	کہ وہ خلاق شایان ثنا ہے	کہ جس نے کھلانے پینے کو دیا ہے
دیے مشکل کشا ہے مشکلوں کا	وہی دنیا ہے سونے کے لئے جا	ہماری واسطے مسکن دیا ہے	ہمیں آرام و راحت سے رکھا ہے
بہت مخلوق ہیں دنیا میں ایسی	کہ ہے جائے سکونت کو ترستی	بہت ایسے بھی دنیا میں بشر ہیں	کہ وہ حیراں پریشاں سربسر ہیں
غرض یہ ہے کہ ہم پر رب عزت			کیا کرتا ہے کیا انعام و رحمت

ح عن ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا عرس بليل اضطجع على شقه الايمن واذا عرس قبيل الصبح نصب ذراعه ووضع راسه على كفه

بیاں کرتا ہے ایسا بو قتادہ	کہ تھا آپ کا عزم و ارادہ	کہ جو ہنگام شب تھی آرام	تو تھا اس طرح کے آرام سے کام
ہتھیلی ہاتھ سیدھے کی اٹھا کے	تو وہ کنپٹی سیدھی کر رکھتے	کچھ ایسا گر انہیں ہوتا تھا مطلب	کہ کرتے نوم حضرت آخر شب
تو سوتے اس طرح خیر البشر تھے	کہ رکھتے وہ ہتھیلی زیر سر تھے	و لیکن ساعد دست مکرم	کھڑے کرتے رسول اللہ ہر دم

باب ما جاء في عبادة رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان عبادت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں [illegible] حدیثیں ہیں

ح عن المغيرة بن شعبة قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتفخت قدماه فقيل له اتتكلف هذا وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال افلا اكون عبدا شكورا

کسے طاقت اٹھائے سختیاں راہ عبادت کی		رسول اللہ کو حوصلہ سختی اٹھانا ہے

نماز مصطفائی کی حقیقت	ہوئی قول مغیرہ سے روایت	کہ تھی ایسی نماز اشرف الناس	کہ دونوں پاؤں کر آئے تھے آماس
بہنگام قیام ایسی مشقت	اٹھائی تھی کہ سوجے پائے حضرت	کہا لوگوں نے حضرت مصطفےٰ سے	کہ ہیں کیوں آپ شدت اٹھاتے
قصوروں سے آخر تمہارے	خدا نے پاک بخشے ہیں سارے	کہا حضرت نے لوگوں کو یہ اظہار	ادا کیونکر نہ کیجے شکر غفار
	وہ منعم جس نے نعمت عطا کی	اسی کی شکر یہ محنت ادا کی	

عن الاسود بن یزید قال سألت عائشة عن صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم باللیل فقالت کان ینام اول اللیل ثم یقوم فاذا کان من السحر اوتر ثم اتی فراشه فان کانت له حاجة الم باهله فاذا سمع الاذان وثب فان کان جنبا افاض علیه من الماء والا توضأ وخرج الی الصلوة

روایت اسود راوی سے آئی	کہ اس نے عائشہ سے التجا کی	کہ حضرت کی نماز شب سے مجکو	مفصل اور مشرح دو خبر
انہوں نے یہ کیا اظہار مطلب	کہ سو رہتے تھے حضرت اول شب	مگر پھر خواب سے اٹھتے تھے اس دم	رہا کرتی تھی جب کہ رات کچھ کم
نماز وتر اس ہنگام پڑھ کے	تھے اپنے بستر اطہر پہ آتے	اگر حاجت انہیں ہوتی تھی لاحق	تو ہوتی اہل خانہ سے موافق
پھر اسکے بعد جب سنتے اذاں کو	تو کرتے غسل بانداز نیکو	ہوتی تھی اگر غسل کی بات	تو کرتے غسل اس ہنگام اوقات
	وضو ہی کرکے وہ باہر کو آتے	ادا کرتے نماز صبح کو تھے	

عن ابن عباس انه اخبره انه بات عند میمونة وهی خالته قال فاضطجعت فی عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی طولها فنام رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اذا انتصف اللیل او قبله بقلیل او بعده فاستیقظ رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعل یمسح النوم عن وجهه ثم قرأ العشر الآیات الخواتیم من سورة آل عمران ثم قام الی شن معلق فتوضأ منها فاحسن الوضوء ثم قام یصلی قال عبد الله بن عباس فقمت الی جنبه فوضع رسول الله صلی الله علیه وسلم یده الیمنی علی راسی ثم اخذ باذنی الیمنی ففتلها فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین قال معن ست مرات ثم اوتر ثم اضطجع ثم جاءه المؤذن فقام فصلی رکعتین خفیفتین ثم خرج فصلی الصبح

بیاں عباس کا بیٹا یہ راوی	بیاں یہ حال اس نے خبر دی	کہ میمونہ میری خالہ سگی تھی	کہ تھیں وہ زوجہ والا نبی کی
رہا میں ایک شب جا کر گھر تھا	تو یہ احوال واں اس رات گزرا	کہ جب آرام کا ہنگام آیا	بچھونا عرض سے وہ پر سو لایا
کیا حضرت نے سونے کا ارادہ	تو سوئے آپ بر طول وسادہ	لیا تا تک استراحت آپ نے کی	کہ پوری ہوگئی تھی رات آدھی
وہاں اس دم قریب نصف شب تھی	ذرا کچھ ڈھل گئی تھی نصف شب بھی	غرض جاگے شہ لولاک اس دم	ملا ہاتھوں کو بر روئے مکرم
اخیر خواب باقی رہا تھا	تو نے روئے مبارک سے اٹھایا	پھر اسکے بعد بالاحسان تمکیں	لگے پڑھنے وہ ان دس آیتوں کو

ان فی خلق السموت والارض واختلاف اللیل والنهار لآیت لاولی الالباب الی آخرہ

ہوئی پڑھ کر جب جا سے فراغت	تو اک مشک کی جانب گئے حضرت	لیا مشک معلق سے کچھ آب	کیا اس سے وضو با حسن آداب

نماز شب لگے پڑھنے پھر اٹھ کر | کھڑا میں بھی ہوا انکی برابر | لسبو کی دست چپ میں پکڑا تھا | تو سیدھا ہاتھ میرے سر پہ رکھا
وہ میرے کان دینے کو پکڑ کے | مجھے سیدھی طرف فی الحال لائے | ہوئے پھر آپ مصروف عبادت | ادا کرتے رہے دو دو ہی رکعت
دوگانہ وہ چھ. اس طرح پڑھ کے | لگے پھر وتر بھی پڑھنے برابر | پھر اس کے بعد سوئے آپ حضرت | یہاں تک آ نہ پائے کی استراحت
کہ ہنگام سحر نزدیک تھا | موذن بھی اذاں دینے کو آیا | اٹھے سنکر اذاں فی الحال حضرت | ادا کی جلد ہلکی سی دو رکعت
بزودی پڑھ چکے جب وہ دوگانہ | ہوئے پھر جانب مسجد روانہ | وہاں پھر آکے محبوب الٰہی | لگے پڑھنے نماز صبحگاہی

ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

کیا عباس کے بیٹے نے مذکور | کہ تھا یہ آپکا معمول و دستور | کہ شب کو سو کے جب اٹھتے تو حضرت | پڑھا کرتے تھے وہ تیرا ہی رکعت

ح عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ
أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

بیاں کی عائشہ نے یہ روایت | کہ تھی حضرت نبی کی یہ بھی عادت | کہ سو جاتے اگر وہ سب کے بیتاب | و یا آنکھوں میں ہوتا غلبۂ خواب
تو پڑھتے تھے تہجد کو نہ اس شب | مگر دن کو ادا کرتے یہ مطلب | وہ بارہ رکعتیں پڑھتے تھے دن کو | تہجد کو ادا کرتے تھے دن کو

ح عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ...

بیاں بوہریرہ سے عیاں ہے | کہ یہ ارشاد ختم مرسلاں ہے | کہ جو کوئی تہجد کو کھڑا ہو | تو بس یہ بات بھی لازم ہے اسکو
کہ اول تو پڑھے اٹھ کر دو رکعت | ادا کرے باسانی و سرعت | کہ ہے یعنے یہ آداب تہجد | کلید فتح باب تہجد

ح عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى
رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا
دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

یہاں اب زید راوی کا بیاں ہے | وہ اپنے حال کو کرتا عیاں ہے | کہ یہ ٹھہرا مجھے منظور جس دم | کہ دیکھوں میں نماز فخر عالم
تو میں نے عتبۂ سردار عشر | بشوق دل بنایا تکیۂ سر | دیا خیمہ جناب مصطفےٰ کا | سر مشتاق کا تکیہ بنایا
غرض پڑھنے لگے جب وقت حضرت | نماز شب تو دیکھی یہ حقیقت | کہ پہلے پڑھ کے دو رکعت بزودی | طوالت پر نظر پھر آپ نے کی
لگے پڑھنے پھر ایسی وہ دو رکعت | کہ تھی جس میں طوالت پہ طوالت | سوم بارہ پڑھا پھر جو دوگانہ | تو وہ اس دوسری سے مختصر تھا
چہارم بار با تجدید نیت | ہوئے مشغول پھر سے دو رکعت | تو اس میں کی کمی بار سوم سے | جناب سرور دنیا و دیں نے

غرض جب پانچویں نیت کو باندھا — چہارم کو بزودی تھا گزارا — چھٹی نیت پھر اسکو بعد کی تھی — وہاں سب نے بآسانی پڑھی تھی
نماز وتر کو آخر پڑھا تھا — غرض اس رات کا یہ ماجرا تھا — ہوا ثابت مجھے میں نے لگا جب — پڑھیں میں حضرت نے تیرہ رکعتیں سب

عن ابی سلمة بن عبد الرحمن انه اخبره انه سأل عائشة رضی الله عنها کیف کانت صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیره علی احدی عشرة رکعة یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی ثلاثا قالت عائشة فقلت یا رسول الله اتنام قبل ان توتر قال یا عائشة ان عینی تنامان ولا ینام قلبی

ابی سلمہ نے پوچھا عائشہ سے — کہ کیا حال ہاں مجھکو بتا دیجئے — کہ روزوں کے مہینے میں پیمبر — نماز شب پڑھا کرتے تھے کیونکر
کہا اس سے ام مومنین نے — جناب زوجہ سرور دین نے — کہ اے سائل نماز شب میں حضور — کبھی بیشی کی رکھتے تھے نہ عادت
ہوا کرتا تھا رمضان کا مہینا — و یا اسکے سوا ہوتا مہینا — پڑھا کرتے تھے وہ گیارہ ہی رکعت — تو ان گیارہ کی تھی ایسی حقیقت
کہ اول چار رکعت تھے پڑھتے — رسول اللہ جس حسن و ادب سے — نہ پوچھ اب مجھ سے انکے حسن کی بات — کہ تھیں کیسی وہ حسن طول کی ساتھ
پھر اسکے بعد بھی وہ چار رکعت — پڑھا کرتے تھے با حسن طوالت — کہا جاتا نہیں مت پوچھ اصلا — کہ تھا کیا حال چاروں رکعتوں کا
پڑھا کرتے تھے پھر وہ تین رکعت — نماز وتر ہے جس کی عبادت — غرض میں نے کہی یہ بات ان سے — کہ سو رہتے ہو تم وتروں سے پہلے
کہا اے عائشہ یہ ماجرا ہے — میرا دل خواب میں بھی جاگتا ہے — اگرچہ آنکھ میں نیندگی ہے — لیکن میرے دل کو آگہی ہے

عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصلی من اللیل احدی عشرة رکعة یوتر منها بواحدة فاذا فرغ منها اضطجع علی شقه الایمن

جناب عائشہ کرتی بیاں ہیں — جو ہیں کے بیاں میں در فشاں ہیں — کہ تھی تحقیق یہ حضرت کی عادت — پڑھا کرتے تھے وہ گیارہ ہی رکعت
تو ان گیارہ کی تھی تفریق ایسی — کہ ان میں ایک رکعت وتر کی تھی — فراغت آپ جب پڑھنے سے ہوتے — تو اپنی داہنی کروٹ پہ سوتے

عن عائشة رضی الله عنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی من اللیل تسع رکعات

بیاں یہ عائشہ کا اجلی ہے — خلاف قول سابق بیگماں ہے — کہ تھی ختم رسالت کی یہ عادت — پڑھا کرتے تہجد نو ہی رکعت

عن حذیفة بن الیمان انه صلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من اللیل قال فلما دخل فی الصلوة قال الله اکبر ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمة قال ثم قرأ البقرة ثم رکع فکان رکوعه نحوا من قیامه وکان یقول سبحان ربی العظیم ثم رفع رأسه وکان قیامه نحوا من

رکوعہٖ وکان یقول لربی الحمد لربی الحمد ثم سجد وکان سجودہ نحوا من قیامہٖ وکان یقول سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ ثم رفع راسہ فکان ما بین السجدتین نحوا من السجود وکان یقول رب اغفرلی رب اغفرلی حتی قرأ البقرۃ وآل عمران والنساء والمائدۃ او الانعام

حذیفہ نے یہ بات کہی جو کسی رات | نماز شب رسول اللہ کی ساتھ
تو وہ کرتا ہے ظاہر صورت حال | کہ دیکھے آپ کی میں نے افعال
کہا جب آپ نے اللہ اکبر | تو اسکو بھی لگے پڑھنے برابر

ذوالملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ

پڑھا پھر آپ نے الحمد پڑھ کر | بقرکو ابتدا سے تا بآخر
شنو حال رکوع مصطفائی | سہ بارہ جس میں یہ تسبیح کہی تھی

سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم

پھر اسکو بعد جب سر کو اٹھایا | باندازِ رکوع قومہ کیا تھا
بوقت قومہ شایان اسرار | زبان پاک تھی اس طرح گویا

لربی الحمد لربی الحمد

پھر اسکے بعد جو سجدہ میں آئے | رہے اوہ دیر تک سر کو جھکائے
بیاں کرتے رہے عظمت خدا کی | ستائش کی جناب کبریا کی

سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ

غرض سجدہ سے جب سر کو اٹھایا | کیا واں بھی توقف سجدہ کا
پڑھا مابین سجدوں اس دعا کو | کہ یارب بخش دی میری خطا کو

رب اغفرلی رب اغفرلی

رسول اللہ نے یہ سورتیں چار | پڑھیں تھیں چار رکعت میں لگاتار
بادا ئے نماز چار رکعت | رہے اس طرح سے مشغول حضرت
بقر اول پڑھی پھر آل عمران | نسا کو بعد تھی وہ مائدہ خوان
و لیکن سورۂ انعام کا نام | لیا راوی نے بہر رفع ابہام
کہ اس کو شک یہاں پیدا ہوا تھا | کہ جائے مائدہ انعام لایا

عن عائشۃ قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بآیۃ من القرآن لیلۃ

بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت | کہ یعنی ایک شب تا یاں بحرمت
رہے مشغول یوں یاد خدا میں | عبادت کی جناب کبریا میں
کیا تھا ایک ہی آیت کو تکرار | یہ آیت رات بھر پڑھتے رہے یار

ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفرلہم فانک انت العزیز الحکیم

عن عبداللہ قال صلیت لیلۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل قائما حتی هممت بامر سوء قیل لہ وما هممت بہ قال هممت ان اقعد وادع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ عبد اللہ بہادر صحابی	حقیقت یوں اس نے بیاں کی	کہ میں جو ایک شب حضرت نبی کا	بہ ہنگام تہجد مقتدی تھا
یہاں تک کہ آپ نے کی تھی درازی	کہ آئی تھی مرے جی میں برائی	کہا لوگوں نے یہ احوال سن کر	کہ تو اپنی برائی کو بیاں کر
کہا اس نے کہ تھا یہ خطرۂ بد	کہ جب محبوب حق حضرت محمد	ہوئے مصروف و مشغول عبادت	رہے محو قیام باطوالت
تو اس دم میری دل میں سمائی	کہ اب بس کیجیے اس سے جدائی	نبی کو چھوڑ کر میں بیٹھ جاؤں	نہ تکلیف جماعت اب اٹھاؤں

۱۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ

کہا یہ عائشہ نے اور یہ حال	کہ تھا حضرت نبی کا یہی احوال	وہ پڑھتے تھے نماز اس طرح پر بھی	ادا کرتے قراءت بیٹھ کر بھی
مگر تھیں جس دم آیتیں تیس	و یا باقی رہا کرتی تھیں چالیس	کھڑے ہو کر پڑھا کرتے تھے حضرت	اُن آیات کو تا اتمام رکعت
رکوع و سجدہ کر لیتے تھے جس دم	تو پڑھتے دوسری رکعت بھی باہم	وہ اس میں بھی کیا کرتے تھے ایسا	کیا تھا رکعت اول میں جیسا

۱۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ

یہ عبد اللہ راوی خوب کا ہے	جناب عائشہ سے اس نے پوچھا	کہ شاہ دیں قسیم حوض کوثر	نوافل کو ادا کرتے تھے کیونکر
کہی مسئول نے سائل سے یہ بات	کہ تھے رات کو کبھی یوں قیاماً و قعوداً	انہیں تھی منشیہ یہ بات حاصل	کھڑے ہو کر پڑھا کرتے نوافل
رکوع میں پشت بالا کو جھکا کے	جو ہو جاتی تھی سجدوں سے فراغت	تو ہوتے بس کھڑے فی الفور حضرت	کبھی طرز دگر ان کا چلن تھا
کبھی طرز دگر ان کا چلن تھا	نوافل میں کھڑے ہوتے نہ اصلا	قراءت بھی وہ پڑھتے بیٹھ کر تھی	رکوع و سجدہ بھی کرتے تو بیٹھے

۱۶ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا ۰ ۰ ۰

یہ حفصہ زوجۂ خیر البشر ہیں	بیاں کرتی روایت معتبر ہیں	کہ یہ تھی نبی کی یہی عادت	کہ پڑھتے بیٹھ کر نفلی قراءت
بپا کرتے تھے وہ آیات قرآں	بترتیل حروف و حسن ارکاں	بہ تعدیل و ترتیل و مخارج	ادا کرتے قراءت کے مدارج
غرض اس طرح پڑھتے تھے وہ سورت	کہ ہو جاتی عیاں اس میں طوالت	جو اس سورت سے بھی سورت بڑی تھی	وہ اس کے سامنے چھوٹی ہی تھی

۱۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى

كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت | کہ جب نزدیک تھے ایام رحلت | تو آن روز شفیع روز محشر | نوافل بیٹھ کر پڑھتے تھے اکثر

۱۸ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ ۔

کہا نافع سے یہ ابن عمر نے | کہ میں نے ساتھ ختم المرسلیں کے | پڑھی تھی ظہر کی پہلے دو رکعت | پڑھی پھر ظہر کے پیچھے دو رکعت
پس مغرب دو رکعت مصطفےٰ نے | پڑھی تھی گھر میں آ خیر الوریٰ نے | نماز فرض پڑھ کے بھی عشا کی | دو رکعت آپ نے گھر میں ادا کی

۱۹ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِي قَالَ أَيُّوبُ أُرَاهُ قَالَ خَفِيفَتَيْنِ ۔

ہوا حفصہ سے یہ مذکور و منقول | کہ تھا یہ آپ کا دستور و معمول | کہ ہنگام ظہور صبح حضرت | بزود و مختصر پڑھا کرتے دو رکعت
موذن تھا اذاں جس وقت دیتا | یہ اس ہنگام شیوہ آپ کا تھا

۲۰ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ يَقُولُ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ قَالَ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَ ذٰلِكَ قَالَ قُلْنَا مَنْ أَطَاقَ مِنَّا ذٰلِكَ صَلَّى فَقَالَ كَانَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ

یہ عاصم نام ہے ضمرہ کا بیٹا | علی مرتضیٰ سے اس نے پوچھا | کہ کچھ حال نماز روز حضرت | مجھے بتلائیے شاہ ولایت
کہ دن میں وہ بجا لاتے نوافل | رہا کرتے تھے کس کس وقت شاغل | کہا اس کو جناب بوالحسن نے | علی مرتضیٰ خیبر شکن نے
کہ تم میں سے نہیں طاقت کسی کو | ادا جو کر سکے فعل نبی کو | کہا عاصم نے یہ سب کچھ بجا ہے | کروں کا مرے یہ مدعا ہے
مگر ہم میں سے ہو طاقت کسی کو | بجا لاوے وہ افعال نبی کو | کہا تب اس سے یہ حضرت علی نے | کہ جس ہنگام میں سورج نکل کے
بلند ہوتا ہے مشرق سے ذرا سا | کہ وقت عصر تک جاتا ہے جتنا | پڑھا کرتے تھے دو رکعت کو شہ دم | جناب سرور سردار عالم

پھر اسکے بعد جب نجم رشید چڑھے | وہ اتنا دور ہوتا تھا افق سے | کہ وقت ظہر مغرب سے ہے ویسا | تو اسدم بھی جناب پاک منظور

غرض یہ ہو کہ پڑھتے چار رکعت | نماز چاشت ہی جس سے عبارت | پھر اسکے بعد قبل ظہر حضرت | علاوہ اس سے پڑھتے چار رکعت

نماز ظہر پڑھ لیتے جس ہنگام | تو بعد ظہر دو رکعت سے تھا کام | تھے قبل عصر پڑھتے رکعتیں چار | جناب شاہ دیں سلطان ابرار

مگر پڑھتے بھی چاروں رکعتوں کو | جناب مصطفےٰ کر کر کے دو دو | دوگانہ پڑھ کے جو تسلیم فاعل | کیا کرتے جناب عرش منزل

فرشتے جو مقرب ہیں خدا کے | سلام ان پر بھی حضرت بھیجتے تھے | تمامی انبیا اور ان کی امت | رہے بس داخل تسلیم حضرت

باب صلوٰۃ الضحیٰ

یہ باب ہے نماز چاشت میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

١ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ نَعَمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ

نماز چاشت کے احکام کو باب نوافل سے | لکھوں باہم ملا کر دل یہی رغبت دلاتا ہے

معاذہ نے یہ پوچھا عائشہ سے | نماز چاشت بھی حضرت تھے پڑھتے | بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت | پڑھا کرتے تھے حضرت چار رکعت

وہ پڑھ لیتے تھے اس سے بھی زیادہ | خدا کا جس قدر ہوتا ارادہ

٢ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الضُّحٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ

انس سے اس طرح آئی روایت | چھ رکعت چاشت کی پڑھتے تھے حضرت

٣ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ

زبان ام ہانی کا بیاں ہے | کہ اس احوال کو کرتی عیاں ہے | کہ روز فتح مکہ آپ آئے | مرے گھر خیر سے تشریف لائے

وہاں آکر نہائے تن کو دھویا | پڑھا پھر آٹھ رکعت کو اسی جا | رکوع سجدہ کرکے جلد حضرت | نمودی ہو گئے پڑھ کے فراغت

٤ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيْءَ مِنْ مَغِيْبِهِ

بیاں کرتا ہے عبد اللہ ایسا | کہ میں نے عائشہ سے یہ کہا تھا | کہ پڑھتے تھے نماز چاشت حضرت | کہا اس نے نہ تھی یہ انکی عادت

کہ جب وہ سفر سے گھر کو آتے | بوقت چاشت گھر تشریف لاتے | تو پڑھ لیتے تھے اس دم ادا کر | نماز چاشت بھی حضرت پیمبر

٥ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْهَا

لکھا ہے بوسعید باخبر نے	کہ تھے حضرت نماز چاشت پڑھتے	باندازِ دوام و طرزِ دائم	رہا کرتے تھے اس عادت پہ قائم
کیا کرتے تھے ہم آپس میں گفتار	کہ چھوڑیں گے کبھی اسکو نہ زنہار	پھر اسکے بعد مخدومِ دو عالم	رہا شک اسکو کرتے ترک باہم
	کہ ہم کرتے تھے یہ آپس میں چرچا	کہ اب اسکو نہ پڑھینگے وہ اصلا	

ح ۷ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُدْمِنُ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تُدْمِنُ ھٰذِہِ الْاَرْبَعَ الرَّکَعَاتِ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقَالَ اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَجُ حَتّٰی تُصَلَّی الظُّھْرُ فَاُحِبُّ اَنْ یَّصْعَدَ لِیْ فِیْ تِلْکَ السَّاعَۃِ خَیْرٌ قُلْتُ اَفِیْ کُلِّھِنَّ قِرَاءَۃٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ ھَلْ فِیْھِنَّ تَسْلِیْمٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا

ابو ایوب انصاری کی تقریر	بعید اب یہاں ہوتی ہے تحریر	کہ ہنگامِ زوالِ شمس حضرت	پڑھا کرتے ہمیشہ چار رکعت
کیا یہ عرض میں نے مصطفیٰ سے	کہ جب ڈھلتا ہے سورج استوا سے	پڑھا کرتے ہیں حضرت کیوں چار	ہمیشہ دائما اسوقت ہر بار
کہا حضرت نے ہے یہ وقت ایسا	ہوا کرتے ہیں در ہائے فلک وا	نہیں جبتک نماز ظہر پڑھتے	کھلے رہتے ہیں در ہائے فلک کے
مجھے یہ بات ہے منظور و مرغوب	کہ میرا کوئی فعلِ احسن و خوب	بسوئے آسماں جاوے زمیں سے	ملے درگاہ رب العالمیں سے
ابو ایوب انصاری نے پھر بھی	رسول اللہ سے یہ بات پوچھی	کہ پڑھتے آپ ہیں جو چار رکعت	پڑھا کرتے ہیں آپ ان میں قرأت
کیا ارشاد حضرت نے یہ سنکر	کہ ان سب میں قرأت ہے مقرر	ہوا پھر آپ سے اسکا بھی سائل	کہ ہے انمیں بھلا تسلیم فاصل
	کہا حضرت نے ہو اس سے خبردار	سلام ان چار میں ہے ایک ہی بار	

ح ۸ عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّھْرِ اَرْبَعًا وَذَکَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْھَا عِنْدَ الزَّوَالِ

علی مرتضیٰ کی تھی یہ عادت	کہ قبل ظہر پڑھتے چار رکعت	کہا کرتے تھے وہ اصحاب کو بھی	کہ یہ عادت رسول اللہ کی تھی
کہ میں جس طرح ہوں اسوقت پڑھتا	اسی صورت [illegible] تھا ہوا کا	کہ با طول و درازی چار رکعت	پڑھا کرتے تھے قبل ظہر حضرت

ح ۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْ بَیْتِیْ وَالصَّلٰوۃِ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ قَدْ تَرٰی مَا اَقْرَبَ بَیْتِیْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَاَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّیَ فِی الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً

یہ عبد اللہ بیٹا سعد کا تھا	رسول اللہ سے اسنے کہا تھا	کہ میں ہنگام ادائے نوافل	رہوں گھر میں کہ ہوں مسجد میں داخل
کہا حضرت نے تو یہ دیکھتا ہے	کہ میرا گھر تو مسجد سے لگا ہے	ولیکن مجھکو ہے محبوب یہ بات	نوافل کو پڑھا کیجے جس اوقات

تو پڑھتے اسکو اپنے گھر میں آکے | نماز فرض مسجد میں جا کے

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیچ بیان روزہ رکھنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں پندرہ حدیثیں ہیں

ح ۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ

رہا جو کچھ رویہ آپ | کا صوم نوافل میں | بتفصیل و بیاں بھاں | ترمذی اسکو بتاتا ہے
جناب عائشہ سے یہ خبر ہے | بیان روزۂ خیر البشر ہے | کہ اکثر بیشتر صوم نوافل | رکھا کرتے تھے وہ بارغبت دل
رکھا کرتے تھے روزہ یہاں تک | کہ ہوتا تھا ہمیں اسبات کا شک | کہ وہ روزہ پہ روزہ ہی رکھینگے | نہ ان کو اب کبھی کھائیں پئیں گے
پھر اسکے بعد جو کرتے تھے افطار | تو روزہ سے نہ تھا انکو سروکار | یہاں تک انکی روزہ چھوٹ جاتا | کہ ہمکو یہ ہوا کرتا گماں تھا
کہ اب صوم نوافل کا کبھی نام | نہ لیویں گے جناب نیک فرجام | حقیقت یہ تو اس سے علاوہ | کہ آئے جب کہ وہ سوئے مدینہ
نہ حضرت نے رکھا پیہم برابر | مہینے بھر تلک روزہ مقرر | ولیکن روزۂ ماہ مبارک | مہینے بھر تلک رکھتے تھے حضرت

ح ۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى أَنْ لَا يُرِيدَ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَرٰى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ نَائِمًا

کیا مسئول سائل نے انس کو | کہ حال روزہ حضرت بتا تو | انس بولا یہ تھا انکا قرینہ | کہ ہوتا تھا کوئی ایسا مہینہ
کہ جس میں صوم رکھتے یہاں تلک تھے | کہ دل میں ہم کیا کرتے یہ شک تھے | کہ اب روزہ نہ چھوڑیں گے کبھی وہ | رکھینگے بس زیادہ اس سے بھی وہ
پھر اسکے بعد روزہ چھوڑ دیتے | نہ ہرگز صوم کا وہ نام لیتے | یہاں تک چھوڑتے صوم نوافل | کہ ہمکو یہ گماں ہوتا تھا کامل
کہ ہرگز آپ ہوویں گے نہ صائم | نہ حضرت ہونگے پھر روزہ کے قائم | ہوا جسطرح حال صوم مذکور | ہوا حال نماز شب بھی مسطور
کہ وہ راتوں کو رہتے سب کی بیدار | پڑھا کرتے نوافل کو بتکرار | اگر تو دیکھتا ہنگام شب میں | تو پاتا آپ کو طاعات رب میں
پھر اسکے بعد جو کرتا گزارا | تو انکو رات بھر سوتا ہی پاتا | غرض عادت جناب مصطفیٰ کی | باندازو طریق مختلف تھی
| کبھی آرام وہ دیتے تھے تن کو | ریاضت میں کبھی رکھتے بدن کو |

ح ۳ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ

عیاں جو ام سلمہ کی زباں کا	کہ میں نے تو کبھی دیکھا نہ ایسا	کہ پیہم متصل دو دو مہینے	رکھا ہو صوم بھی حضرت نبی نے
	مگر شعباں کو رمضاں سے ملاکر	رکھا کرتے تھے وہ روزہ ہمیشہ	

ح عن عائشة قالت لم ار رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم في شهر اكثر من صيامه في شعبان كان يصوم شعبان الا قليلا بل كان يصوم كله

جناب عائشہ کہتی ہیں ایسا	کہ میں نے آپکو ایسا نہ دیکھا	کہ وہ روزہ رکھا کرتے ہوں اکثر	کسی ایام میں پیہم برابر
	مگر شعبان میں ختم رسالت	رکھا کرتے تھے روزہ بکثرت	

ح عن زر عن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم من غرة كل شهر ثلثة ايام وقل ما كان يفطر يوم الجمعة

ہوئی منقول زر سے یہ روایت	کہ عبد اللہ کہتا تھا کہ حضرت	رکھا کرتے تھے روزہ اول ماہ	بکم سے تا سوم با جان آگاہ
یہ عادت آپکی ہر ماہ میں تھی	ریاضت یوں خدا کی راہ میں تھی	بروز جمعہ بھی فرخندہ اوقات	کیا کرتے تھے اکثر صوم کی بات

ح عن عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتحرى صوم الاثنين والخميس

جناب عائشہ سے ہے روایت	بیاں کرتی ہیں فی الحال حضرت	کہ روز پنجشنبہ ذات اطہر	رہا کرتے تھے روزہ دار اکثر
	اسی صورت سے روزہ پیر کے روز	رکھا کرتے تھے باحال دلفروز	

ح عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس فاحب ان تعرض عملي وانا صائم

کلام بوہریرہ سے عیاں ہے	کہ ختم المرسلیں کا یہ بیاں ہے	کہ ہوتا ہے عیاں جو پیر کا دن	تو اس دن میں سبھی اعمال گن گن
خداوند جہاں کے پاس لیجا	حضور کبریا میں سب دکھاویں	بروز پنجشنبہ بھی مقرر	کریں اعمال حاضر پیش داور
غرض میرے تئیں روزہ کا رکھنا	پسند آتا ہے ان دو روز بیحد	یہ ہے مقصود صوم و روزہ داری	کہ جب اعمال جاویں پیش باری
	تو ہے اپنے تئیں محبوب یہ بات	کہ جاویں صوم بھی اعمال کیساتھ	

ح عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم من الشهر السبت والاحد والاثنين ومن الشهر الاخر الثلثاء والاربعاء والخميس

سنو یہ قول حضرت عائشہ کا	کہ ام المومنین کہتی ہیں ایسا	کہ ہوتا تھا کوئی ایسا مہینا	کہ جسمیں آپکا تھا یہ قرینا
کہ وہ روزہ سے ہوتے تھے بہ منت	سنیچر اتوار اور پیر کے روز	کبھی حضرت رکھا کرتے تھے روزہ	سہ شنبہ چہار شنبہ پنجشنبہ

ح ٩ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِيْ شَعْبَانَ

بیان عائشہ یہ دوسرا ہے ۔ کیا مذکور ایسا ماجرا ہے ۔ کہ وہ شعبان میں روزہ بکثرت ۔ رکھا کرتے تھے باعیش و صحت

کسی ایام میں اس سے زیادہ ۔ نہ رکھتے تھے رسول اللہ روزہ

ح ١٠ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّهٖ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِيْ مِنْ أَيِّهٖ صَامَ

معاذہ عائشہ کے پاس آ کے ۔ لگے کہنے یہ اُمّ مومناں سے ۔ کہ یعنی تین روزے ہر مہینے ۔ رکھے بھی تھے بھلا حضرت نبی نے

کہا اُس نے کہ ہاں ایسا ہوا ہے ۔ رسول اللہ نے یوں بھی کیا ہے ۔ معاذہ پھر لگے کہنے دوبارا ۔ کہ کیجئے حال یہ بھی آشکارا

وہ کرتے ابتدا کس روز سے تھی ۔ رکھا کرتے تھے کن روزوں میں گنتی ۔ شروع ماہ سے یا اوسط ماہ ۔ و یا آخر میں کرتے صوم کی چاہ

کہا اُس نے وہ اس دستور پہ تھے ۔ بحال روزہ داری بے خطر تھے ۔ نہ مطلب کچھ انہیں تخصیص سے تھا ۔ رکھا روزہ غرض جس روز چاہا

ح ١١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمًا تَصُوْمُهٗ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهٗ وَأَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ

ہوئی مروی روایت عائشہ سے ۔ سنا راوی نے حضرت عائشہ سے ۔ کہ روزہ ہے جو عاشورہ کے دن کا ۔ پسند آیا قریشی قوم کو تھا

غرض یہ ہے کہ وقت جاہلیت ۔ قریشی لوگ رکھتے تھے بکثرت ۔ رسول اللہ کا جب وقت آیا ۔ تو حضرت نے بھی اس روزہ کو رکھا

گئے مکہ سے جب سوئے مدینہ ۔ وہاں بھی آپ نے رکھا یہ روزہ ۔ کیا اصحاب کو بھی اس پہ مامور ۔ کہ یہ روزہ رکھا کیجے بدستور

مگر جب روزہ ماہِ مبارک ۔ ہوا ہم سب کے اوپر فرض بیشک ۔ تو روزہ روز عاشورہ کا چھوٹا ۔ مگر اب حکم یہاں وارد ہے ایسا

رکھے یہ صوم جس کے جی میں آئے ۔ نہیں خواہ جو اس روز کھاوے

ح ١٢ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُصُّ مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ كَانَ عَمَلُهٗ دِيْمَةً وَأَيُّكُمْ يُطِيْقُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْقُ

ہوا ثابت کلام علقمہ سے ۔ کہ وہ سائل ہوا تھا عائشہ سے ۔ کہ کوئی روز مخصوص عبادت ۔ کیا کرتے بھی تھے ختم رسالت

کہی مسئول نے سائل سے یہ بات ۔ کہ تھے وہ اس طریق راہ یکتا ۔ کیا کرتے تھے طاعات دائمی ۔ عبادت میں کئی اوقات سامی

بھلا تم میں سے ہے کس میں یہ طاقت ۔ کہ انکی طرح ہو مشغول عبادت

ح ١٣ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ امْرَأَةٌ فَقَالَ

أن هذا قلت فلانة لا تنام الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم من الأعمال ما تطيقون فوالله لا يمل الله حتى تملوا وكان أحب ذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي يدوم عليه صاحبه

روایت ہے یہ حضرت عائشہ سے	کہ میرے یہاں رسول اللہ آئے	کوئی عورت جو بیٹھی تھی تو پایا	تو فرمانے لگے یوں اشرف الناس
کہ ہے یہ کون کچھ اسکا بیاں کر	مفصل حال کو اسکے عیاں کر	کہا میں نے یہ عورت زاہدہ ہے	غرض ایسی چلن کی عابدہ ہے
نہیں سوتی ہے یہ زنہار شب میں	سحر کرتی ہے شب کو یاد رب میں	کیا ارشاد حضرت نے یہ سنکر	کہ جو کہتا ہوں وہ لازم ہے تم پر
وہاں تک تم کرو طاعت عبادت	کہ پاؤ آپ میں طاعت کی طاقت	قسم کھاتا ہوں میں نام خدا کی	سنو تم بات یہ راہ صفا کی
نہیں لاتا ملالت رب عزت	تمہیں جبتک نہیں آتی ملالت	غرض یہ ہے کلام مصطفا کی	کہ رہیا تک کچھ طاعت خدا کی
جہاں تک حوصلہ دلکا اٹھاوے	گراں باری نہ کچھ خاطر میں آوے	بیاں کی عائشہ نے یہ بھی حالت	کہ تھی حضرت کو اس طاعت سے الفت
	کہ جس طاعت میں عامل اس عمل کا	بطور دائمی شاغل ہو رہتا	

ح ۱۴ عن ابی صالح قال سألت عائشة وام سلمة اي العمل كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالتا ما ديم عليه وان قل

ابی صالح نے پوچھا تھا یہ کہ	جناب ام سلمہ عائشہ سے	کہ مجھ کو اس عمل کا تم بتا دو	کہ جو محبوب تھا محبوب رب کو
جناب ام سلمہ عائشہ بھی	ابی صالح سے بولیں بات یہ تھی	خوش آتا تھا نبی کو کام ایسا	ہمیشہ جسپہ ہو انسان رہتا
	بظاہر گرچہ چھوٹا سا عمل ہو	ولیکن دائما کرتا ہو اس کو	

ح ۱۵ عن عوف بن مالك يقول كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فاستاك ثم توضأ ثم قام يصلي فقمت معه فبدأ فاستفتح البقرة فلا يمر باية رحمة الا وقف فسأل ولا يمر باية عذاب الا وقف فتعوذ ثم ركع فمكث راكعا بقدر قيامه ويقول في ركوعه سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم سجد بقدر ركوعه ويقول في سجوده سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم قرأ ال عمران ثم سورة سورة يفعل مثل ذلك

بیاں کی عوف نے یہ حقیقت	کہ تھا ایک شب میں ہمراہ حضرت	جناب فخر انبیا نے	کیا مسواک کو اول وضو پھر
فراغت جو ہوئی جب کر کے مسواک	وضو بھی کر کے اٹھے شاہ لولاک	کھڑے بس ہو گئے با عین تمکین	لگے پڑھنے نماز اسدم شہ دین
اٹھا میں بھی جناب پاک کے ساتھ	جناب حبیب لولاک کے ساتھ	نماز احمدی کا حال ظاہر	بیاں کرتا ہوں ہے جو بلیغ خاطر
کہ فارغ آپ الحمد سے ہو	کیا آغاز پھر سورہ بقر کو	کہوں کیا آپکا طرز قرأت	کہ آئی تھی جہاں رحمت کی آیت

پھر جاتے تھے اسجا پڑھتے پڑھتے | طلب کرتے تھے رحمت کو خدا سے | کوئی ایسی اگر آتی تھی آیت | عذاب خشکی تھی جسمیں حقیقت
پھر جاتے وہاں بھی پڑھتے پڑھتے | پناہ حق تعالیٰ مانگتے تھے | رکوع تب دو سلطان ابرار | قیام پاک سے کم تھا نہ زیادہ
غرض اسدم جھکائی پشت والا | رہے حضرت بایں الفاظ گویا

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

پھر اسکے بعد جب سجدہ میں آئے | رہے وہ دیر تک سر کو جھکائے | تو اسدم بھی حضور رب باری | زباں پر یہ رہی تسبیح جاری

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

اٹھے سجدوں سے فارغ جب ہوا | پڑھی پھر دوسری رکعت برابر | پڑھی وہاں آل عمران کی قرأت | پڑھی پھر تیسری میں اور سورت
چہارم جس گھڑی رکعت ادا کی | تو اسمیں اور ہی سورت ادا کی

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان قرأت نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۱۲

ح عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

قرأت میں رسول اللہ کی حافظ ابو عیسیٰ | بتصریح بیاں کیا | کیا حدیثیں اب سناتا ہے
جناب ام سلمہ نے کہا ہے | کہ یوں قرآن حضرت نے پڑھا ہے | قرأت کا یہ آپکی ماجرا تھا | کہ ایک ایک حرف اس میں جدا تھا

ح عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدًّا

قتادہ نے انس سے آکے پوچھا | کہ یہ حال مفصل مجھ کو بتلا | کہ فخر انبیا ختم رسالت | ادا کس طرح کرتے تھے قرأت
انس بولا کہ تھی اسطور کی بات | پڑھا کرتے تھے حضرت کھینچ آیات

ح عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

جناب ام سلمہ سے روایت | ہوئی وارد باحوال قرأت | بیاں کرتی ہیں حال شہ دیں | کہ قرآں یوں پڑھا کرتے تھے شہ دیں
یہ دیکھا انکا انداز قرأت | پڑھا کرتے جدا ایک ایک آیت

ح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً

کہا سائل نے حضرت عائشہ کو | کہ اب کیجیو مجھ کو آگاہ | کبھی کیا پڑھتے تھے آپ کیسی قرأت | بلندی یا کہ پستی کی قرأت

کہی بس عائشہ نے اُن سے یہ بات | کہ پڑھتے آپ تھے کس طور سے رات
غرض طرز بلندی اور پستی | قبول خاطر خیر الوریٰ تھی
کبھی پڑھتے ہیں وہ اسرار کرتے | کبھی آواز کو اظہار کرتے
کہا سائل نے حمد کبریا ہے | کہ امر دیں میں گنجائش رکھی ہے

ح ۵ عن ام هانی قالت كنت اسمع قراءة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل وانا على عريشي

یہاں راوی ہوئی ہیں ام ہانی | بیاں کرتی ہیں باشیریں زبانی
بوقت شب جو کرتے تھے تلاوت
کہ میں نے آپ کا پڑھنا سنا ہے | قرأت سے جو قرآں کو پڑھا ہے
تو میں سنتی تھی اپنے گھر قرأت

ح ۶ عن معاوية بن قرة قال سمعت عبد الله بن مغفل يقول رأيت النبي صلى الله عليه وسلم على ناقته يوم الفتح وهو يقرأ انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال فقرأ ورجع قال وقال معاوية بن قرة لولا ان يجتمع الناس علي لاخذت لكم في ذلك الصوت او قال اللحن

بیاں قرہ کی بیٹے نے کیا ہے | کہ عبد اللہ سے میں نے سنا ہے
کہ تھے بیٹھے ہوئے بالائے ناقہ | رسول اللہ روز فتح مکہ
بیاں کرتا ہے عبد اللہ الیا | کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا
وہ اس دم پڑھ رہے تھے باخوشی کا | عجب لہجہ سے یہ آیات قرآں

انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر الى آخره

پڑھی جاتی تھی اس ہنگام اوقات | نہایت خوش ادا ترجیع کیسات
ولیکن ہے یہاں اس بات کا ڈر
کہا راوی نے جو تجھ سے پڑو | تو میں ویسی قرأت پڑھ سناؤں
کہ مجھ کو گھیر لیں گے لوگ آکر

ح عن قتادة قال ما بعث الله نبيا الا حسن الوجه حسن الصوت وكان نبيكم حسن الوجه حسن الصوت وكان لا يرجع

قتادہ سے ہوئی مروی روایت | بیاں کرتا ہے خلاق رسالت
بحسن صورت و صوت جمال آرا | ہوئے پیغامبر دنیا میں پیدا
ملی اُن کو خوش آوازی کی دولت | نہ پڑھتے پر مرصع وہ قرأت
کہ جو پیغامبر دنیا میں آیا | خوش آوازی وہ اپنے ساتھ لایا
تمہارے بھی نبی خیر البشر کو | ہوئی حاصل تمامی خوبی رو
بروز فتح جو ترصیع کی تھی | تو وہ ناقہ کے اوپر عارضی تھی

ح ۸ عن ابن عباس قال كانت قراءة النبي صلى الله عليه وسلم ربما يسمعها من في الحجرة وهو في البيت

کہی عباس کے بیٹے نے یہ بات | کہ پڑھتے آپ اس طور کیسات
سنا کرتے قرأت کو وہ بھی | کہ رہتے تھے قریب خانہ خاص

باب ما جاء في بكاء رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے رونے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چھ حدیثیں ہیں

ح ۱ عن عبد الله بن الشخير قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم

فهو يصلي ولجوفه ازيز كازيز المرجل من البكاء

ہوا ثابت مجھے شافع محشر سے یہ کافی ۔ کہ رونا آپ کا ہم عاصیوں کو بخشواتا ہے

کیا جاتا ہے وہ احوال تحریر ۔ کہ بادی جس کا ہے قرآن تطہیر ۔ کہا اس نے سنو میری حقیقت ۔ کہ گذری ایک دن ایسی حقیقت

کہ میں حضرت نبی کے پاس آیا ۔ تو وہاں مشغول طاعت الٰہی پایا ۔ نماز اس وقت جو پڑھتے تھے حضرت ۔ تو تھی بس جوش رقت سے یہ حالت

درونِ سینہ کو میں سے رواں ۔ صدا آتی تھی شکل دیگ جوشاں

٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ

کہا مسعود کے دانا پسر نے ۔ کہ مجھ سے یوں کہا میرے پیمبر نے ۔ کہ تو آیات وحی آسمانی ۔ بیاں کر سامنے میرے زبانی

کیا معروض جب پیش حضرت ۔ کہ میرے واسطے کب ہے یہ رتبت ۔ کلام حق ہوا ہے تم پہ نازل ۔ قرأت کی حقیقت تم کو حاصل

پڑھوں میں آپکے آگے قرأت ۔ مجھے بھی نہیں ایسی لیاقت ۔ کیا ارشاد پھر خیر الورا نے ۔ رسول اللہ ختم انبیا نے

کہ میں آیات قرآنی کا سننا ۔ زبان غیر سے ہوں دوست رکھتا ۔ جو سمجھا آپکے میں مدعا کو ۔ وہیں پڑھنے لگا سورہ نسا کو

غرض جب پڑھتے پڑھتے پیش حضرت ۔ زباں پہ آگئی میری یہ آیت

وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا

تو میں نے اس گھڑی دیکھا یہ عالم ۔ کہ روتے تھے رسول اللہ پیہم

٣ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِيْ وَيَقُوْلُ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

ابن عمرو صحابی کہتا ۔ وہ ہے اس بات کو ذکر کرتا ۔ کہ یعنی ایک دن سورج گہا تھا ۔ زمانہ وہ رسول اللہ کا تھا

غرض پھر دیکھ کے سورج کی یہ حالت
لگے پڑھنے نماز اُس وقت حضرت
قیام ایسا کیا اس طول کے ساتھ
کہ سمجھے لوگ ہاں اس طرح کی بات

کہ اب شاید کھڑے ہی لا رہینگے
رکوع و سجدہ کا ہیکو کرینگے
جھکے حضرت جو پھر تانو پہ رکھ ہاتھ
رہے اتنا خشوع و عجز کے ساتھ

کہ یہ اسدم گماں تھا ہر بشر کا
کہ اب تو سر میں آ وینگے نہ اٹھا
بحال قومہ جس دم آپ آئے
تو وہاں اتنا رہے سر کو اٹھائے

کہ وقت قومہ پیدا تھی یہ حالت
کہ سجدہ کو نہیں جائینگے حضرت
غرض وہ آگئے سجدہ میں جسدم
جھکائے سر رہے با دیدۂ نم

گماں تھا دیکھکر حال طوالت
نہیں ہوئیگی سجدہ سے فراغت
غرض اُس وقت حضرت اٹھکر اکثر
جاتے تھے یوں با دیدۂ تر

رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْٓ اَنْ لَّا تُعَذِّبَہُمْ وَاَنَا فِیْہِمْ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْٓ اَنْ لَّا تُعَذِّبَہُمْ وَہُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُکَ

وہیں ہنگام اتمام دو رکعت
عیاں ہونے لگے آثار رحمت
گہن خورشید کی صورت سے چھوٹا
جہاں تاریکی و ظلمت سے چھوٹا

اٹھے پھر حضرت محبوب سبحاں
ہوئے مشغول حمد شکر یزداں
فراغت ہو کے حمد کبریا سے
کہی یہ بات مخلوق خدا سے

کہ جو دیکھے شمس و قمر کو
نشان قدرت ایزد ہے جانو
یہ دونوں جب گرفتار گہن ہوں
اسیر پنجۂ رنج و محن ہوں

تمہیں اس وقت میں لازم ہے یہ بات
اماں چاہو خدا کی یاد کے ساتھ

۴ حٓ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنَۃً لَّہٗ تَقْضِیْ فَاحْتَضَنَہَا فَوَضَعَہَا بَیْنَ یَدَیْہِ فَمَاتَتْ وَہِیَ بَیْنَ یَدَیْہِ وَصَاحَتْ اُمُّ اَیْمَنَ فَقَالَ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَبْکِیْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَلَسْتُ اَرَاکَ تَبْکِیْ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ اَبْکِیْ اِنَّمَا ہِیَ رَحْمَۃٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ بِکُلِّ خَیْرٍ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اِنَّ نَفْسَہٗ تُنْزَعُ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْہِ وَہُوَ یَحْمَدُ اللّٰہَ تَعَالٰی

پسر عباس کا راوی اخبار
یہاں کرتا ہے یہ احوال اظہار
کہ تھی حضرت نبی کے ایک دختر
بعمر خرد و ضعیف تن سے لاغر

مرض سے وہ گرفتار محن تھی
قریب مرگ وہ پاکیزہ تن تھی
جو دیکھا آپ نے یہ حال دختر
بغل میں لے لیا اُس کو اٹھا کر

پھر اس کے بعد جو خاطر میں آیا
نبی نے سامنے اپنے لٹایا
غرض اُس دختر حضرت کی رحلت
ہوئی پیش جناب شان رحمت

وہاں جو ام ایمن نے یہ دیکھا
لگی رونے کہ وا دردا و دردا
کہا تب آپ نے اس نیک زن سے
کہ تو روتی جو ہے رنج و محن سے

رسول اللہ کے نزدیک تجھکو
نہیں لازم کرے نوحہ گری کو
کہا تب ام ایمن نے کہ حضرت
تمہیں بھی دیکھتی ہوں اسیدم رقّت

کہا حضرت نے رقّت مجھکو کب ہے
یہ رونا عین رحمت کا سبب ہے
کہ ہے مومن کو حاصل خیر کی بات
بہر صورت تمامی حال کے ساتھ

بوقت مرگ جب پہلو سے اُسکے
بنہایت بیکلی سے جان نکلے
تو اُس دم بھی نہیں کرتا وہ زاری
ادا کرتا ہے حمد و شکر باری

۵ حٓ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ

مظعون وهو ميت وهو يبكي او قال عيناه تهراقان

کہی ہے عائشہ نے یہ حقیقت — کہ خیر المرسلیں ختم نبوت
بوقت رحلت عثمان مظعون — ہوئے غمگیں نہایت اور محزوں
وہ عثمان جو پسر مظعون کا تھا — قضائے ایزدی سے جب موا تھا
رسول اللہ نے اس وقت آکر — دیا بوسہ رخ عثمان کے اوپر
بعینہ اس یار کے مرنے کے بعد — مگر راوی نے لفظ شک لکھا یہاں
کہ آنکھیں با جناب مصطفی کی — ہوئی تھیں شدت سے جاری

(۶) عن انس بن مالك قال شهدنا ابنة لرسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس على القبر فرأيت عينيه تدمعان فقال أفيكم رجل لم يقارف الليلة قال أبو طلحة أنا قال انزل في قبرها

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا — کہ میں بھی اس جگہ حاضر ہوا تھا
یہاں ختم رسل سردار عالم — جلیس قبر تھے با دیدۂ نم
جنازہ دختر خیر الورا کا — برائے دفن واں لا کر رکھا تھا
رسول اللہ تھے با عین قربت — نہایت اشک ریزاں چشم حضرت
کیا ارشاد ایسا شاہ دیں نے — جناب پاک ختم المرسلیں نے
کہ ہے ایسا کوئی جو آج کی شب — ہوا ہووے نہ وہ خواہان مطلب
بابل خوردگی ہو یعنی قربت — اسے حاصل ہوا ہو بی بی سے قربت
ابو طلحہ ہوا اس وقت گویا — کہ میں ہوں یا رسول اللہ ایسا
ہوا اُس کے لیے پھر حکم حضرت — کہ بو طلحہ برائے دفن میت
شتابی قبر میں یعنی اتر آ — ابو طلحہ وہیں مرقد میں اترا

باب ما جاء في فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیچ بیان بستر شریف رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں

(۱) عن عائشة رضي الله عنها قالت إنما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي ينام عليه من أدم حشوه ليف

بیان بستر و فرش جناب سرور عالم — جہاں کے منکروں کو خواب غفلت سے جگاتا ہے
جناب عائشہ نے یہ خبر دی ہے — بیان بستر خیر البشر ہے
کہا اس محرم راز نبی نے — وہ بستر جس پہ سوتے آپ یعنی
بنا تھا ستم چرمی سے وہ بستر — بھرا تھا لیف خرما اس کے اندر (چھال)

(۲) عن جعفر بن محمد عن أبيه قال سئلت عائشة ما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتك قالت من أدم حشوه ليف وسئلت حفصة ما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتك قالت مسحا نثنيه ثنيتين فينام عليه فلما كان ذات ليلة قلت لو ثنيته أربع ثنيات كان أوطأ له فثنيناه له بأربع ثنيات فلما أصبح قال ما فرشتموني الليلة قالت قلنا هو فراشك إلا أنا ثنيناه بأربع ثنيات قلنا هو أوطأ لك قال ردوه لحالته الأولى فإنه منعتني وطاءته صلاتي الليلة

کلام جعفر صادق زباں سے ہے — کہ میرا باپ یوں کرتا بیاں ہے
کہ کیفیت فراش احمدی کی — کسی نے عائشہ سے جاکے پوچھی

کہ بستر سرور کون و مکاں کا — تمہارے گھر میں کیسی طرح کا تھا
کہا سائل سے ام مومناں نے — رسول اللہ کی آرام جاں نے

کہ تھا ہاں جنس چرمی کا وہ بستر — بھرا تھا لیف خرما سے سراسر
اسی صورت سے کوئی سائل حال — گیا تھا پوچھنے حفصہ سے احوال

کہ ام المومنیں حضرت نبی کا — تمہارے گھر میں فرش خواب کیسا تھا
کہا حفصہ نے یہ احوال سنکر — کہ قسم ٹاٹ تھا حضرت کا بستر

وہ بستر واسطے خیر البشر کے — بچھا دیتی تھی دوہرا اس کو کر کے
بوقت شب جناب نیک انجام — کیا کرتے تھے اس بستر پہ آرام

کیا میں نے یہ اندیشہ کسی رات — کہ وہ سویا کریں آرام کے ساتھ
یہ بستر چار تہ کر کے بچھاؤں — انہیں میں با استراحت سے سلاؤں

غرض جب چار تہ کر کے بچھایا — انہوں نے صبح تک آرام پایا
کہی وقت سحر حضرت نے یہ بات — بچھایا فرش کیسا آج کی رات

کہا حضرت نبی سے میں نے ایسا — وہی فرش قدیمی آپ کا تھا
مگر دل میں یہ آئی تھی یہ بات — کہ سو دیں آپ کچھ آرام کے ساتھ

تو میں نے واسطے بستر تمہارا — بنا کر چار تہ شب کو بچھایا
جواب ایسا دیا حضرت نے سنکر — کہ ہے یہ ٹاٹ کا میرا جو بستر

بچھایا کر اسے دوہرا ہی کر کے — کہ یہ ایسا نہ پھر مجھکو ضرر دے
کہ جیسے نرمی بستر نے یہ بات — تہجد سے مجھے روکا اسی رات

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوَاضُعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان فروتنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں بارہ حدیثیں ہیں ۱۲

ح عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ إِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللهِ فَقُولُوا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ

بیاں کس طرح کیجے آپکے حلم و تواضع کو — کہ یہاں خامہ بعین عاجزی سر کو جھکاتا ہے

کہا خطاب کے بیٹے عمر نے — کہ مجھسے یوں کہا خیر البشر نے
کہ میرے واسطے ہنگام تعریف — نہ اس درجہ کرو اظہار توصیف

کہ جیسی عیسی مریم کی بابت — نصاری نے کہا ہے بے نہایت
یہانتک ان کے درجہ کو بڑھایا — کہ آخر کہہ دیا بیٹا خدا کا

محمد بندۂ درگاہ رب ہے — خدا کی بندگی میں روز و شب ہے
کہو بندہ مجھے تم اس خدا کا — کہ جس نے مجھکو پیغمبر بنایا

ح۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ اجْلِسِي فِي أَيِّ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ شِئْتِ أَجْلِسْ إِلَيْكِ

انس راوی بیاں کرتا ہے کیا کیا — رسول اللہ کے خلق حسن کا
کہ آئی کوئی عورت پیش حضرت — لگی کہنے کہ اے ختم رسالت

مجھے لاحق ہوا ہے آپ سے کام — وہ یعنی آپ سے ہووے گا انجام
کہا حضرت نے اس عورت سے ایسا — مدینہ میں جہاں چاہے بیٹھ جا

تیری خاطر سے میں بیٹھا رہونگا — کہیگی مجھسے جو حاجت سنونگا

ح ۳ عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعود المريض ويشهد الجنازة ويركب الحمار ويجيب دعوة العبد وكان يوم بني قريظة على حمار مخطوم بحبل من ليف عليه اكاف من ليف

انس راوی جو ہے مالک کا بیٹا	بیاں کرتا ہے عادات نبی کا	کہ کرتے تھے مریضوں کی عیادت	جنازوں کے بھی جاتے ساتھ حضرت
سمائی تھی یہ طرز انکساری	حمر کی پشت پر کرتے سواری	اگر کوئی غلام بے بضاعت	رسول اللہ کی کرتا تھا دعوت
تو وہ اقبال کر لیتے تھے اس کا	کہ عاجز پروری سے مدعا تھا	ہوئی قوم قریظہ سے لڑائی	تو مسلمں بھی یہ انکی طرز دیکھی
حمار برق پیکر زیر راں تھا	خیال رزم قوم کا فراں تھا	کہوں کیا بات ان کی سادگی کی	زمام لیف خرما ہاتھ میں تھی (چھال)
	بجائے زین جو پالاں کسا تھا	تو وہ بھی لیف خرما کا بنا تھا	

ح ۴ عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعى الى خبز الشعير والاهالة السنخة فيجيب ولقد كانت له درع عند يهودي فما وجد ما يفكها حتى مات

انس یہ اور جو کرتا بیاں ہے	بیانِ علم ختم مرسلاں ہے	کہ تھا دستور یہ خیر الوریٰ کا	کہ جو دعوت کوئی حضرت کی کرتا
اگر ہوتی وہ دعوت اس طرح کی	کہ ہوتی جو کی روٹی اور چربی	بعین رحمت تشریف لاتے	ز روئے حلم نانِ جو کو کھاتے
بیاں یہ اور بھی کرتا ہے راوی	کہ تھی وہ جو زرہ حضرت نبی کی	یہودی سے قرض کچھ لے لیا تھا	زرہ کو پاس اس کے رکھدیا تھا
	رہی لاحق بہا تنگ آئینہ عسرت	نہ چھوٹی وہ زرہ تا وقت رحلت	

ح ۵ عن انس بن مالك قال حج رسول الله صلى الله عليه وسلم على رحل رث وعليه قطيفة لا تساوي اربعة دراهم فقال اللهم اجعله حجا لا رياء فيه ولا سمعة

ہوا معلوم یہ قول انس سے	کہ رہ پر حج رسول اللہ آئے	سواری کا یہ اُن کی ماجرا تھا	جو پالانِ کہنہ اشتر پر کسا تھا
وہ چادر آپ جو اونٹ پہ بیٹھے تھے	تو یہ ہوتا تھا ثابت دیکھنے سے	کہ یہ جو چادر شاہ امم ہے	بہا میں چار درہم سے بھی کم ہے
یہاں بعضوں کی یہ بھی گفتگو تھا	نہ تھی اوڑھی وہ چادر شاہ ابرار	پڑی تھی اونٹ پر وہ چادر پاک	کہ بیٹھے جس پہ تھے شایان لولاک
غرض اس دم جناب مصطفیٰ نے	دعا اس طرح کی خیر الوریٰ نے	اللّٰهم اجعله حجا لا رياء فيه ولا سمعة	

ح ۶ عن انس بن مالك قال لم يكن شخص احب اليهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وكانوا اذا راوه لم يقوموا لما يعلمون من كراهيته لذلك

انس کہتا ہوا ایسی حقیقت	کہ تھی یاران حضرت کی یہ حالت	نہ رکھتے تھے کسی کو دوست ایسا	بجز ذات محب رب دتا ب

فدا تھے آپ پر سو جان سے بھی
مگر باہر نہ تھے انکی خوشی سے
ادا ہی سے وہ پہچانتے تھے
غرض یہ ہے کہ باوجود محبت و الفت
کرنا خوش آپ کا ایسی ادا سے
نہ اٹھتے تھے پئے تعظیم حضرت

ح عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما قال سألت خالی ہند بن ابی ہالۃ وکان وصافا
عن حلیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اشتہی ان یصف لی منہا شیئا فقال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخما مفخما یتلألأ وجہہ تلألؤ القمر لیلۃ البدر فذکر
الحدیث بطولہ قال الحسن فکتمتہا الحسین زمانا ثم حدثتہ فوجدتہ قد سبقنی الیہ فسألہ
عما سألتہ عنہ ووجدتہ قد سأل اباہ عن مدخلہ وعن مخرجہ وشکلہ فلم یدع منہ شیئا
قال الحسین فسألت ابی عن دخول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان اذا اوی
الی منزلہ جزأ دخولہ ثلثۃ اجزاء جزء للہ عز وجل وجزء لاہلہ وجزء لنفسہ ثم جزأ جزءہ بینہ
وبین الناس فیرد ذلک بالخاصۃ علی العامۃ ولا یدخر عنہم شیئا وکان من سیرتہ فی جزء الامۃ
ایثار اہل الفضل باذنہ وقسمہ علی قدر فضلہم فی الدین فمنہم ذو الحاجۃ ومنہم ذو الحاجتین و
منہم ذو الحوائج فیتشاغل بہم ویشغلہم فیما یصلحہم والامۃ من مسألتہم عنہ واخبارہم
بالذی ینبغی لہم ویقول لیبلغ الشاہد منکم الغائب وابلغونی حاجۃ من لا یستطیع ابلاغہا
فانہ من ابلغ سلطانا حاجۃ من لا یستطیع ابلاغہا ثبت اللہ قدمیہ یوم القیمۃ ولا یذکر
عندہ الا ذلک ولا یقبل من احد غیرہ یدخلون روادا ولا یفترقون الا عن ذواق
ویخرجون ادلۃ یعنی علی الخیر قال فسألتہ عن مخرجہ کیف کان یصنع فیہ قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ ویؤلفہم ولا ینفرہم و
یکرم کریم کل قوم ویولیہ علیہم ویحذر الناس ویحترس منہم من غیر ان یطوی علی
احد منہم بشرہ ولا خلقہ ویتفقد اصحابہ ویسأل الناس عما فی الناس ویحسن
الحسن ویقویہ ویقبح القبیح ویوہیہ معتدل الامر غیر مختلف لا یغفل مخافۃ ان یغفلوا
او یملوا لکل حال عندہ عتاد لا یقصر عن الحق ولا یجاوزہ الذین یلونہ من الناس خیارہم
افضلہم عندہ اعمہم نصیحۃ واعظمہم عندہ منزلۃ احسنہم مواساۃ ومؤازرۃ قال فسألتہ
عن مجلسہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقوم ولا یجلس الا علی ذکر اللہ

وَاِذَا انْتَهٰی اِلٰی قَوْمٍ جَلَسَ حَیْثُ یَنْتَهِیْ بِهِ الْمَجْلِسُ وَیَاْمُرُ بِذٰلِكَ یُعْطِیْ كُلَّ جُلَسَائِهٖ بِنَصِیْبِهٖ لَا یَحْسَبُ
جَلِیْسُهٗ اَنَّ اَحَدًا اَكْرَمُ عَلَیْهِ مِنْهُ مَنْ جَالَسَهٗ اَوْ فَاوَضَهٗ فِیْ حَاجَةٍ صَابَرَهٗ حَتّٰی یَكُوْنَ هُوَ الْمُنْصَرِفُ عَنْهُ وَمَنْ سَاَلَهٗ
حَاجَةً لَمْ یَرُدَّهٗ اِلَّا بِهَا اَوْ بِمَیْسُوْرٍ مِّنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ بَسْطُهٗ وَخُلُقُهٗ فَصَارَ لَهُمْ اَبًا وَصَارُوْا عِنْدَهٗ فِی الْحَقِّ سَوَاءً
مَجْلِسُهٗ مَجْلِسُ عِلْمٍ وَحِلْمٍ وَصَبْرٍ وَاَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِیْهِ الْاَصْوَاتُ وَلَا تُؤْبَنُ فِیْهِ الْحُرَمُ وَلَا تُنْثٰی فَلَتَاتُهٗ مُتَعَادِلِیْنَ یَتَفَاضَلُوْنَ
فِیْهِ بِالتَّقْوٰی مُتَوَاضِعِیْنَ یُوَقِّرُوْنَ فِیْهِ الْكَبِیْرَ وَیَرْحَمُوْنَ فِیْهِ الصَّغِیْرَ وَیُؤْثِرُوْنَ ذَا الْحَاجَةِ وَیَحْفَظُوْنَ الْغَرِیْبَ

روایت ہے امام متقی سے
کہ حضرت مصطفیٰ کے وصف اکثر
کہا اسنے کہ تھے فخر دو عالم
بطولانی حسن سے اس خبر کو
پس اک مدت میں نے یہ اخبار
بمانند مرے مجھ سے بھی آگے
سبھی باتوں کا سائل ہو چکا تھا
سبھی شکل و شمائل مصطفیٰ کے
کہ جو کچھ باپ سے تو نے سنا ہے
ہوا تھا باپ سے میرے جو سائل
کہا میرے پدر نے مجھ سے ایسا
غرض اس حصہ اول میں تھے حضرت
باہر وہ جو حصہ تیسرا تھا
کہ بخشے وہ جو نہایت خاص تھا
خواص و عام سے حضرت نے خلا
تو وسیلہ اہل فضل و علم اکثر
وہاں آتے تھے جو خواص حضرت
جناب صاحب عالم سمجھتے

حسن ابن علی سبط نبی سے
بیاں کیجے ہمارے سامنے تم
بزرگ و نامور محمود و اکرم
کہا تھا ہند نے باطرز نیکو
حسین ابن علی سے کی جو اخفا
سنا ہی تھا جو پوچھا شوق دل سے
اسے سب حال حاصل ہو چکا تھا
پدر سے میرے بھائی کر بتائے
سنوں میں بھی بھلا وہ حال کیا ہے
کہ گھر میں جب نبی آتے تھے تنہا
کہ یہ معمول تھا حضرت نبی کا
خدا کے پاک کی کرتے عبادت
مقرر تھا برائے ذات والا
حضور اس میں آ کر با خلاص
فیوض تھا ہر و باطن نہ روکا
باذن شاہ دیں آتے وہاں پر
کوئی رکھتا تھا ان کی صحبت
ہمیشہ شکر سے مشغول رہتے

کہ میں نے ہند سے اک بار پوچھا
سبب اس بات کی یعنی جو چاہت
یہ تھا چہرہ کو ان کے نور حاصل
حسن کہتے ہیں یہ اخبار میں نے
تو پایا اس طرح کو میں نے احوال
حقیقت اور بھی میں نے یہ پائی
کہ تھے کس طرح وہ گھر میں آتے
کہا شبیر سے میں نے کہ بھائی
کہا شبیر نے ہاں سنئے برادر
تو اس جا کیا کیا کرتے تھے حضرت
وہ کرتے تین حصے اپنے اوقات
دوم حصہ کے اندر جا وہ یانہ
مگر اس تیسرے حصے کے اوقات
مشرف ہوتے فیض احمدی سے
رسول اللہ کی تھی یہ بھی سیرت
غرض انہیں بقدر فضل اسلام
کوئی دو حاجتوں کا تھا طلبگار
ہوا کرتی تھی جو اصلاح کی بات

کہ وہ تدلیح ختم المرسلیں تھا
سنائے مجھ کو کچھ تو نعت حضرت
کہ مہر جیسے فروغ ماہ کامل
چھپائی تھی حسین اپنے اخی سے
کہ ہند ابن ابی ہالہ سے یہ حال
کہ میرے باپ سے بھی میرے بھائی
وہ کس انداز سے باہر تھے جاتے
بتا مجھ کو وہ حال مصطفائی
ہوئی تھی یہ حقیقت اس طرح پر
وہاں تھی آپ کی کیا رسم و عادات
کہ تھے خوگر وہ اس اخلاق سنت
ادا کرتے حقوق اہل خانہ
ہوئے تھے منقسم اس طور کے سات
عوام الناس کو تعلیم کرتے
کہ وہ جو وقت تھا مخصوص امت
رسول اللہ فرماتے تھے انعام
کسی کے واسطے حاجات بسیار
رکھا کرتے انہیں مشغول کے ساتھ

کسی سے آن کے جو بات پوچھی ۔ بتاتے بات اس کے فائدہ کی
انہیں لازم ہو جو کچھ سکھایا ۔ وہ ان لوگوں کو یہ باتیں سنائیں
نہ ہووے گر کسی میں اتنی طاقت ۔ کہ لاوے مجھ تلک وہ اپنی حاجت
سنو یہاں در ہے تحقیق کی بات ۔ کہ گر ہووے کوئی حاجت کے سات
تو اس بندہ کی حاجت کوئی لا کر ۔ سناوے خدمت سلطان میں جا کر
قیامت میں خداوند تعالیٰ ۔ رکھے ثابت قدم حاجت رسا کا
غرض جو حاجتوں کا مبتلا تھا ۔ قبولِ خاطرِ خیر الوریٰ تھا
نہ ہوتے تھے جدا مجبور سب سے ۔ مگر وہ کھانے پینے کے سبب سے
کیا شبیر نے بھی مذکور ایسا ۔ کہ اپنے باپ سے پھر میں نے پوچھا
کیا میرے پدر نے تب یہ مذکور ۔ کہ تھا یہ آپ کا معمول و دستور
کیا کرتے تھے وہ یاروں کو باہم ۔ کہ الفت سے رہیں باہم فراہم
شریف قوم جو ہوتے تھے اشخاص ۔ باکرام رسول اللہ تھے خاص
سبھی لوگوں کو تھے حضرت ڈراتے ۔ عذاب کبریا قہر خدا سے
نہ ہوتے وہ کسی سے بے مروت ۔ بحسن خلق فرماتے تھے شفقت
کیا کرتے سبھوں کی پرسش حال ۔ کہ ہے کس طرح یعنی حال و احوال
کلام احسن و بہتر کو حضرت ۔ بتائید سخن دیتے تھے قوت
کلام زشت کی ختم رسالت ۔ کیا کرتے تھے سستی و حقارت
مخالف تھا نہ ان کا طور و دستور ۔ امور اختلافی سے رہے دور
اگر ڈر تھا انہیں اس بات کا تھا ۔ کہ یہ غافل نہ ہو جاویں مبادا
رسول اللہ رہتے تھے بہر حال ۔ امور لا ہدی سے فارغ البال
نہ وہ تقصیر مرو یہ میں کرتے ۔ حد حق سے قدم باہر نہ دھرتے
کہ جو لوگوں کو کرتے تھے نصیحت ۔ نہ رہتے تھے امر دیں سے غفلت
مواسات و کرم سے پیش آتے ۔ بفضل رحمت و امداد لاتے

کہا کرتے تھے یہ بھی اشرف الناس ۔ کہ جو اشخاص آتے ہیں مرے پاس
کہ محفل سے مری جو لوگ ہیں دور ۔ رہے مجبور وہ ہو کر کے معذور
تو ہے لازم یہاں جو شخص آیا ۔ مجھے حاجات ان کی سب خبر دیں
غرض ہووے وہ حاجتمند ایسا ۔ کہ سلطان تک ہوا اس کا گذارا
یہ اس کا مرتبہ نزد خدا ہے ۔ کہ وہ ثابت قدم روز جزا ہے
نہ ہوتا ذکر کچھ نزدیک حضرت ۔ بجز ذکر و بیان اہل حاجت
حضور پاک میں ہوتے تھے داخل ۔ تمامی طالبانِ علم و فاضل
نکلتے وہاں سے وہ اہل سعادت ۔ تو ہوتے راہی راہ ہدایت
کہ جب آتے تھے حضرت گھر سے اپنے ۔ کیا کرتے تھے کیا باہر نکل کر
زبانِ پاک کو روکے ضرورت ۔ تکلم کی کبھی دیتے نہ رخصت
نہ تھی یہ بات حضرت کو گوارا ۔ کہ انہیں صورت نفرت ہو پیدا
شریف قوم کو کرتے تھے والی ۔ بانذال عنایات توالی
وہ اپنی ذات پاک با صفا کے ۔ نگہبان و امین و پاسبان تھے
تفقد آپ کا اصحاب پر تھا ۔ بہت لطف و کرم اصحاب پر تھا
اگر سنتے کسی سے خیر کی بات ۔ تو آتے پیش وہ تحسین کے سات
ہوا کرتی قبیح و زشت جو بات ۔ نہ ہوتے ملتفت اس بات کے سات
طریق اوسط و امر میانہ ۔ وہ رکھتے تھے پسند و جاودانہ
نہ ہوتے تھے کبھی امت سے غافل ۔ لگا رہتا بہت اس کی طرف دل
امور دین سے یعنی بغفلت ۔ نہ اپنے دل میں لاویں یہ ملالت
غرض اسباب جو جس کام کا تھا ۔ وہاں رہتا تھا موجود و مہیا
بہ نزدیک شفیع روز محشر ۔ وہی اشخاص تھے بہتر سراسر
بزرگ نامور وہ شخص تھا وہاں ۔ کہ جو لوگوں سے ہو مصروف احسان
کہا پھر یوں حسین ابن علی نے ۔ کہ میں نے پھر یہ پوچھا تھا پدر سے

کرتا تھا کیا مجلس حضرت کا دستور	کر داس ذکر کو بھی مجکو مسرور	جواب ایسا پڑ کسی میں نہ پایا	کہ بزم پاک کا دستور یہ تھا
لیا کرتے تھے وہ اللہ کا نام	باآغاز و بانجام و باتمام	اگر حضرت کسی محفل میں آتے	جہاں پاتے جگہ وہاں بیٹھ جاتے
صفت آخر میں وہ لیتے تھے آرام	نشست صدر محفل شئ تھا کام	کیا کرتے تھے امت کو بھی ارشاد	کہ یعنی تم رکھو اس بات کو یاد
کسی کی تم اگر محفل میں آؤ	جہاں پاؤ جگہ وہاں بیٹھ جاؤ	جسے مجلس میں حضرت کی گذر تھا	نصیب اپنے سے ہوتا بہرہ ور تھا
سنو یہ اور بھی اعجاز کی بات	انہیں تھا یہ کرم ہر شخص کے سات	کہ کرتا ہر بشر ایسا گماں تھا	کہ مجھ پر خاص ہے اکرام اُن کا
بہ نزدیک تسنیم حوض کوثر	گرامی کون ہے میری برابر	جناب سرور دنیا و دیں کا	جلیس و ہمنشیں جو شخص ہوتا
وہ ایسا شخص حاجت مند آتا	کہے کہ آپ کو ہمسر اُٹھاتا	تو ہنگام حضور اہل حاجت	بیاں تک صبر فرماتے تھے حضرت
کہ وہ اہل غرض اہل تمنا	وہاں سے آپ ہی تھا پھر آیا	سوال اُسنے کیا جس شخص نے جو	نہ خالی پھیرتے تھے آپ اُس کو
وہ اُس سائل حاجت سے حضرت	کیا کرتے کلام مہر و شفقت	یہ حسن خلق یہ صافی بیاں تھا	فصاحت جس نے کی لوگوں میں پیدا
سبھوں کے ساتھ تھے یوں مہرباں آپ	کہ ہو مٹھی جیسے مہرباں باپ	بانعام شفیع روز محشر	سبھی آپس میں تھے یکساں برابر
کہوں مجلس کیا خیر الوریٰ تھی	مقام علم دین جائے حیا تھی	بیاں صبر و سکوت کا کروں کیا	بلند آواز وہاں کوئی نہ کرتا
یہ تھا بزم امانت کا تقاضا	کسی کا عیب وہاں ظاہر نہ ہوتا	حرام و فحش سے زنہار زنہار	نہ اُس مجلس میں کرتا کوئی گفتار
اگر اُس اہل بزم باصفا سے	کوئی تقصیر کرتا تھا خطا سے	تو اُس تقصیر کا چرچا زباں پر	نہ لاتا تھا کوئی باہر نکل کر
برابر تھے سبھی وہاں پیش حضرت	مگر وہ شخص رکھتے تھے فضیلت	کہ جو پرہیز و تقویٰ میں علم تھے	وہ خاص اُمت خیر الامم تھے
وہ اہل بزم احباب تواضع	بہم رکھتے تھے یہ ادب تواضع	کہ گر آتا بزرگ و پیر صورت	کیا کرتے بہت توقیر و عزت
جو آتا کوئی طفل خرد و اصغر	وہ کرتے رحم و شفقت اُسکے اوپر	وہ اہل حاجت اہل غرض کی	تمنا کو دلی کرتے تھے پوری
اگر ہوتا وہاں وارد مسافر			کیا کرتے تھے اُس کی پاس خاطر

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَاَجَبْتُ

انس ہے رہبر راہ ہدایت	بیاں کرتا ہے اب ایسی روایت	کہ فرمایا مہ برج کرم نے	جناب مصطفیٰ عالی ہمم نے
کہ ہدیہ گر کوئی دے لا کے مجکو	وہ ہدیہ مختصر گر پائے بز ہو	تو میں اسکے قبول کر لوں جناب	نہ پھیروں بیشتر ازراہ مروت
و یا وہ پایۂ بز کو پکا دے	کھلانے کو کہ مجھ کو بلا دے	تو وہ دعوت بھی کروں گا اجابت	پکا جاوے کھلانے سو کر دعوت

ح عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ

یہ عبداللہ کا بیٹا ہے جابر بیاں کرتا ہے یہ احوال ظاہر
کہ میری یہاں رسول اللہ آئے بعین مرحمت تشریف لائے
یہ تھا حضرت نبی کا طور سادہ کہ آئے بے تکلف پا پیادہ
نہ ترکی اسپ اُنکے زیر ران تھا سواری میں نہ استر بھی وہاں تھا

۱۰ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ سَمَّانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوسُفَ وَأَقْعَدَنِي فِي حَجْرِهِ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي

بیاں کرتا ہے یوسف حال اپنا کہ حضرت نے رکھا تھا نام میرا
کنار پاک میں مجھ کو بٹھا کر پھرایا دست الا میرے سر پر
غرض یہ ہے کہ ایسی مہر و شفقت کیا کرتے تھے ہم لوگوں پہ حضرت

۱۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ لَهُ ثَرِيدًا عَلَيْهِ دُبَّاءٌ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ الدُّبَّاءَ وَكَانَ يُحِبُّ الدُّبَّاءَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ أَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَّاءٌ إِلَّا صُنِعَ ۔۔

انس کہتا ہے تھا وہ مرد درزی کہ کی تھی جس نے دعوت مصطفےٰ کی
بہ نزدیک جناب سرور دین رکھا لاکر ثرید اس نے نمکین
ثرید اس طرح سے اُسنے رکھا تھا کہ اُسپر کچھ کدو بھی چُن دیا تھا
کدو سے بسکہ تھی حضرت کو رغبت تو کرتے نوش جاں خوش ہو کے حضرت
انس کہتا ہے اب اپنا سانا کہ بچتا ہے مرے گھر جو کہ کھانا
اگر ممکن ہے آمیزش کدو کی تو اس میں ڈالدیتا ہوں میں بھی
مری اس بات پر یعنی نظر ہے کہ حضرت کو کدو مرغوب تر ہے

۱۲ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قِيلَ لِعَائِشَةَ مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِي ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ

کسی مشتاق حال مصطفےٰ نے کہا تھا یہ جناب عائشہ سے
کہ گھر میں آپ تھے جس وقت تنہا رہا کرتے تھے واں کس شغل کیسا
کہا صدیقہ صادق زباں نے کہ او سائل کہوں کیا حال تجھ کو
جناب مصطفےٰ کیا ہی بشر تھے بعادات بشر ہر طرح پر تھے
چُنا کرتے تھے جامہ کے شپش کو غرض یہ ہے کہ تھی نخوت کہاں ہو
وہ اکثر شیر بز کا کھینچتے تھے غرض ہر کام کو انجام دیتے
بیاں جو واقف حال خبر ہے رہ تحقیق کو کرتا ہے یوں طے
کہ پوشاک تن حضرت میں اصلا شپش ہوتے نہ تھے پیدا ہویدا
ولیکن عادت محبوب باری کہ تھی عین نیاز و خاکساری
تو فرط عجز سے سلطان معراج لباس اہلبیت و ثوب ازواج
بدست پاک لیکر صاف کرتے اگر نادر ہوا آسیب شپش سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوا لَهُ حَدِّثْنَا

أَحَادِيثَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا أُحَدِّثُكُمْ كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ فَكُنَّا إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب مستطاب پیشوائے مرسلاں کا اب — بیان عظمت اشفاق و حسن خلق آتا ہے

کہا ہے زید کے بیٹے نے ایسا
کہ فرماتا تھا مجھ سے باپ میرا
کہ کچھ اشخاص میرے پاس آئے
کہ دے ہم کو خبر حال نبی سے

کہی میں نے یہ بات اس قوم کے ساتھ
بھلا تم کو سناؤں کونسی بات
کہ میں ہمسایہ خیر البشر میں
رہا کرتا تھا یعنے اپنے گھر میں

ہوا کرتا نزول وحی جس دم
تو بلواتے مجھے سردار عالم
لکھا کرتا تھا میں آیات قرآں
رسول اللہ فرماتے جو تھے واں

کہوں کیا حسن خلق مصطفائی
کہ تھا کیا حوصلہ کیسی سمائی
اگر ہم لوگ کرتے ذکر دنیا
تو کرتے آپ بھی ویسا ہی چرچا

اگر ہم ذکر کرتے آخرت کا
تو وہ بھی آخرت کا ذکر کرتے
اگر کھانے کا کرتے تھے بیاں ہم
یہی مذکور کرتے وہ بھی باہم

اسی صورت غرض ہر حال کے ساتھ
ہماری ساتھ تھے مصروف اوقات
نہایت لطف و عین مرحمت سے
ہماری ساتھ تھے مشغول رہتے

۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهِ وَحَدِيثِهِ عَلَى أَشَرِّ الْقَوْمِ يَتَأَلَّفُهُمْ بِذٰلِكَ فَكَانَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهِ وَحَدِيثِهِ عَلَيَّ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنِّي خَيْرُ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا خَيْرٌ أَوْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا خَيْرٌ أَمْ عُمَرُ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا خَيْرٌ أَمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَدَقَنِي فَلَوَدِدْتُ أَنِّي

بیاں کرتا ہے ایسا عمرو بن عاص
کہ تھا آپ کا انداز اخلاص
شریر قوم تھے جو لوگ مشہور
غرض تالیف تھی ان کی بھی منظور

وہ میرے ساتھ تھا باشیریں زبانی
کیا کرتے تھے بیحد مہربانی
کہ مجھ کو یہ گماں رہتا تھا اکثر
کہ ہوں سب قوم کے لوگوں سے بہتر

یہاں تک کہ گماں نے مجھ کو گھیرا
کہ میں نے ایک دن حضرت سے پوچھا
بتاؤ اب مجھے یعنے یہ تحقیق
کہ میں بہتر ہوں یا بوبکر صدیق

کہا مجھ سے جناب شاہ دیں نے
کہ ہاں بوبکر ہی بہتر ہیں تجھ سے
کہا پھر میں نے خیر البشر سے
کہ میں بہتر ہوں درجہ میں عمر سے

کیا ارشاد تب حضرت نے ایسا
کہ ہے تجھ سے بڑا درجہ عمر کا
کہا بار سوم پھر آپ سے میں نے
کہ میں بہتر ہوں یا عثمان مجھ سے

کہا حضرت نے ہیں عثمان بہتر
ترے درجے سے اور سائل سراسر
عمرو بن عاص کہتا ہے کہ جس دم
یہ مجھ سے کہہ چکے سردار عالم

یقین آیا مجھے باصدق ایسا
ہوا یہ قول سے اپنے پشیماں
کہ پھر کس لئے پوچھی تھی یہ بات
نہ ان سے پوچھتا ہے کاش ہیہات

۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ

وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَلَا مَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيرًا قَطُّ وَلَا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس کہتا ہے میں تو دس برس تک | رہا ہوں خدمت حضرت میں بیشک | کہوں میں خلق کیا حضرت نبی کا | مجھے اُف تک نہیں فرمایا اصلا!
وہاں جس چیز کو میں نے بنایا | نہ فرمایا کہ تو نے یہ کیا کیا | جو مجھ سے ترک ہوتا تھا کوئی کام | نہ لیتے آپ بھی اس کام کا نام
کہوں کیا حسن خلق سرور دیں | سزا ای حمد ہے شایاں تحسیں! | وہ حسن خلق میں کیا ہی حسیں تھے | کہ فخر اولین و آخریں تھے
ملائم جو ہتھیلی تھی نبی کی | خز و دیبا میں وہ نرمی نہ پائی | کف دست جناب مصطفےٰ کو | کہو نسبت بھلا کس چیز سے ہو
پسینے کا یہ تھا حضرت کے عالم | کہ بوئے عطر تھی اس سے بہت کم | نہ بوئے مشک و عنبر کہتی تھی نسبت | نہ بوئے گلستاں کہتی تھی نسبت

م عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ بِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكَادُ يُوَاجِهُ أَحَدًا بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِلْقَوْمِ لَوْ قُلْتُمْ لَهُ يَدَعُ هٰذِهِ الصُّ

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا | کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا | ہوا جس دم جلیس بزم والا | تو حضرت نے یہ اُس کا حال دیکھا
کہ وہ آیا جو کپڑا پہن کر | اثر زردی کا ہے کچھ اُسکے اوپر | تقاضا تھا یہ خلق احمدی کا | کہ جو معیوب کوئی شخص ہوتا
نہ کہتے اُسکے آگے عیب کی بات | نہ کرتے اُسکو شرمندہ اُس وقت | غرض جب اُٹھ گیا وہ شخص والی | کیا ارشاد حضرت نے زباں سے
اے لوگو اگر تم میں سے کوئی | بیاں کرتا ہے یہ احوال نہ کوئی | تو یہ جو اب یہاں سے اُٹھ گیا مرد | پہنتا پھر نہ شاید جامہ زرد

ح عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ ؀

جناب عائشہ شایاں توصیف | بیاں کرتی ہیں حضرت کی تعریف | کہ وہ معروف رحمت گستری تھے | کلام فحش سے صافی بری تھے
کہوں کیا میں تکلف سے بھی زنہار | وہ بدگوئی کی کرتے تھے نہ گفتار | اگر بازار میں تشریف لاتے | بلند آواز وہاں کب تھے اُٹھاتے
بدگوئی جو اُنکے ساتھ کرتا | نہ دیتے تھے بدی کے ساتھ بدلا | وہ کیا ہی عفو و بخشش میں علم تھے | سراپا رحمت و عین کرم تھے

ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا ضَرَبَ خَادِمًا وَلَا امْرَأَةً

کلام عائشہ یہ دوسرا ہے | مناقب صاحب معراج کا ہے | کہ تھی نام خدا کیا آپ کی خو | نہ مارا اپنے ہاتھوں سے کسی کو
اگر مارا تو مارا امر رب سے | بہ ہنگام غزا عین غضب سے | کسی خادم کو خدمت سے نہ مارا | کسی عورت کو عبرت بڑھا

ح عن عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منتصرا من مظلمۃ ظلمہا قط ما لم ینتہک من محارم اللہ تعالیٰ شیٔ فاذا انتہک من محارم اللہ تعالیٰ شیٔ کان من اشدہم فی ذلک غضبا وما خیر بین امرین الا اختار ایسرہما ما لم یکن مأثما

روایت عائشہ سے تیسری ہے
بیان حسن خلق احمدی سے
وہ کہتی ہیں نہ دیکھا میں نے اصلا
کہ لیتے ہوں کسی سے آپ بدلا

کوئی کیسا ہی ظلم و جور کرتا
عوض لیتے نہ حضرت اس خطا کا
مگر جس دم کوئی فجار بدخو
روا رکھتا حرام و ناروا کو

تو ہوتی آپ پر شدت غضب کی
کیا کرتے تبعیت امر رب کی
اگر حضرت بحکم رب غفار
کیے جاتے تھے دو چیزوں میں مختار

تو یہ تھی آپ کی فرخندہ عادت
پسند اس چیز کو کرتے تھے حضرت
کہ جو دونوں میں آسان بیشتر ہو
گناہ جرم سے خالی مگر ہو

۸ح عن عائشۃ قالت استاذن رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا عندہ فقال بئس ابن العشیرۃ او اخو العشیرۃ ثم اذن لہ فالان لہ القول فلما خرج قلت یا رسول اللہ قلت ما قلت ثم النت لہ القول فقال یا عائشۃ ان من شر الناس من ترکہ الناس او ودعہ الناس اتقاء فحشہ

یہ نزدیک جناب سرور دیں
جناب عائشہ بیٹھی ہوئی تھیں
کہ دروازہ پر کوئی شخص آ کے
طلب گار اجازت تھا نبی سے

کہا حضرت نے یہ کیا مرد بد ہے
بدی کے بیچ یعنی مستند ہے
پھر اس کے بعد فرمائی اجازت
ہوا وہ مرد داخل پیش حضرت

مخاطب ہو کے اس سے شاہ ابرار
لگے کرنے بحسن خلق گفتار
وہاں سے جب گیا وہ مرد اٹھ کے
کہا حضرت سے حضرت عائشہ نے

کہ تھا یہ مرد جب تک یاں نہ آیا
غرض تم نے کہا جو کچھ کہا تھا
جو یہ آیا تو حضرت پیش آئے
ملائم گفتگو خلق حسن سے

کہا حضرت نے ہاں اے عائشہ ہو
یہ خوبی یاد رکھنا بیچ اس کو
کہ دنیا میں وہ شخص بدتریں ہے
ملائم گفتگو جس میں نہیں ہے

سبھی لوگوں سے بد وہ شخص تر تھا
کہ جس کو چھوڑ دیں بدخو سمجھ کر
کلام فحش ہو جس کی زباں پر
کریں پرہیز اس سے لوگ اکثر

۹ح عن الحسین قال الحسین بن علی سألت ابی عن سیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جلسائہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم البشر سہل الخلق لین الجانب لیس بفظ ولا غلیظ ولا صخاب ولا فحاش ولا عیاب ولا مشاح یتغافل عما لا یشتہی ولا یؤیس منہ ولا یخیب فیہ قد ترک نفسہ من ثلث المراء والاکبار وما لا یعنیہ وترک الناس من ثلث کان لا یذم احدا ولا یعیبہ ولا یطلب عورتہ ولا یتکلم الا فیما رجا ثوابہ واذا تکلم اطرق جلساؤہ کانما علی رءوسہم الطیر فاذا سکت تکلموا لا یتنازعون عندہ الحدیث ومن تکلم عندہ انصتوا لہ حتی یفرغ حدیثہم عندہ حدیث اولہم یضحک مما یضحکون منہ ویتعجب مما

لَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ حَتّٰى إِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ لَيَسْتَجْلِبُونَهُمْ وَيَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَأَرْفِدُوهُ وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ وَلَا يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ حَدِيثَهُ حَتّٰى يَجُوزَ فَيَقْطَعَهُ بِنَهْيٍ أَوْ قِيَامٍ

روایت کی شہید کربلا نے ۔ حسین ابن علی مرتضیٰ نے
کہ میں نے سیرت خیر البشر سے ۔ کیا تھا یہ سوال اپنے پدر سے

کہ بیٹھے جو کوئی مجلس میں آکر ۔ نبی کا حال اُسکے ساتھ کیا تھا
کہا مجھ سے علی حیدر پدر نے ۔ ندیم محفل خیر البشر نے

کہ تھو با زمرۂ احباب حضرت ۔ کشادہ رو ملائم خو نہایت
دُرشت و زشت خو حضرت نہیں تھو ۔ بحسن خلق ختم المرسلیں تھے

نکرتے تھو بلند آواز حضرت ۔ رہا کرتے تھو با صبر و سکونت
نہ تھی جس چیز کی جانب کو رغبت ۔ کیا کرتے تھو اُس سے آپ غفلت

طبیعت تھی سخاوت پر نہ یوس ۔ کہ ہوتا تھا نہ اُنسے کوئی مانوس
وہاں جس چیز کا آتا تھا سائل ۔ نہوتی ناامیدی اُسکو حاصل

رہا دلبر دلا یعنے سخن سے ۔ مبرا ہی رہے ایسے چلن سے
نکرتے تھو مذمت عیب گوئی ۔ نہ کی ہرگز کسی کی عیب جوئی

سخن جو کچھ زباں سے تہا نکلتا ۔ باُمید ثواب آخرت تھا
کلام پاک فرماتے تھو جس دم ۔ تو ہوتا ہمنشینوں کا یہ عالم

کہ گویا جانور ہیں اُنکے سر پہ ۔ ہلاتے ہی نہیں جو مطلقًا سر
یہ اُنکا حال تھا وقت سماعت ۔ کہ ہوجاتے تھے غرق بحر حیرت

مگر خاموش ہوتے آپ جس دم ۔ تو باتیں سب کیا کرتے تھو باہم
ولیکن زمرۂ اصحاب زنہار ۔ نکرتے تھے سامنے حضرت کے تکرار

کوئی جو آپ سے کچھ عرض کرتا ۔ تو اُس ہنگام کا دستور یہ تھا
کہ جب تک وہ بیاں کرتا تھا احوال ۔ تو رہتے سُننے والے ساکت و لال

غرض خورد و کلاں کا تھا جو مذکور ۔ بعین لطف وہاں ہوتا تھا منظور
رسول اللہ ہنستے تھے بفرحت ۔ ہنسا کرتے تھے جب اصحاب حضرت

اگر کوئی عجائب حال ہوتا ۔ تعجب جانتے اصحاب جس کا
تو حضرت بھی تعجب جانتے تھے ۔ عجائب چیز وہ پہچانتے تھے

اگر آتا وہاں ایک مسافر ۔ کہ کرتا وہ کلام زشت ظاہر
غریب اہل حاجت کے محل یا ۔ بگفتار درشتی پیش آتا

تو اُس جا صبر فرماتے تھو حضرت ۔ کہ ہیں معذور یعنی اہل حاجت
مگر اصحاب حضرت اُس مکاں سے ۔ مسافر کے تئیں باہر کو لاتے

بحسن خلق عادت آپ کی تھی ۔ کیا کرتے نبی ارشاد یہ بھی
کہ تم گر دیکھ پاؤ اہل حاجت ۔ کرو حاجت روائی پر اعانت

اگر ہوتا کوئی مرد مسلماں ۔ رسول اللہ کا اُس جا ثنا خواں
تو وہ محمود مسلماں پیش حضرت ۔ ہوا کرتا بہر صورت اجابت

جو کوئی شخص اُن سے بات کرتا ۔ کلام اُس کا نہ کرتے قطع اصلا
اگر وہ بات ہوتی دور حق سے ۔ تو ایسی بات کو وہ کاٹ دیتے

بہ نہی و امر منکر قطع کرتے ۔ دیا حکم قیام امر حق سے

۱۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

یہ ہو تقریر جابر کی زباں کی ۔ کہ جو سائل نے اُنسے چیز مانگی
لب والا پہ حرف لا نہ آیا ۔ دیا اُس چیز کو با وجہ زیبا

۲۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا یَكُوْنُ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰی یَنْسَلِخَ فَیَاْتِیْهِ جِبْرِیْلُ فَیَعْرِضُ عَلَیْهِ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِیَهٗ جِبْرِیْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ

ہوا مروی بقولِ ابنِ عباسؓ — کہ تھے ختمِ رسالت اجود الناس — یہ بھی بہترین مردمان سے — بجود و فضل فیاضِ جہاں تھے

ہمیشہ تھی بانداز سخاوت — مگر ماہِ مبارک میں بکثرت — وہ ماہِ صوم میں آغاز و انجام — کیا کرتے نہایت خیر و انعام

اسی ایام میں جبریل آتے — کلام اللہ کو حضرت سناتے — غرض جس وقت باخیر و کرامات — نبی جبریل سے کرتے ملاقات

تو ان روزوں عطا و جود و سخاوت — رسول اللہ کرتے بے نہایت — بشکل آمدِ بادِ بہاری — فیوضِ احمدی ہوتی تھی جاری

۲۲ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ

انس کہتا ہے احوالِ توکل — کہ تھا یہ آپ کا حالِ توکل — خیالِ جمع تھا نہ فکرِ انبار — رہا دینے دلانے سے سروکار

رسول اللہ کوئی چیز اصلا — نہ رکھتے تھے برائے روزِ فردا

۲۳ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ اَنْ یُّعْطِیَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِیْ شَیْءٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَیَّ فَاِذَا جَاءَنِیْ شَیْءٌ قَضَیْتُهٗ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ اَعْطَیْتَهٗ فَمَا كَلَّفَكَ اللّٰہُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَیْهِ فَكَرِہَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعُرِفَ الْبِشْرُ فِیْ وَجْهِهٖ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِیِّ ثُمَّ قَالَ ...

کہا حضرت عمرؓ نے حال ایسا — کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا — کیا یوں عرض بحرِ عطا سے — کہ کچھ دلوائیے مجھ کو سخا سے

کہا سائل سے حضرت نے بظاہر — نہیں اس وقت کوئی چیز حاضر — ولیکن ہے تجھے جو کچھ تمنا — قرض اس چیز کو تو مول لا آ

روا اس وقت تو کر اس غرض کو — کرونگا میں ادا تیری قرض — عمر نے تب کیا حضرت سے معروض — کہ تم کس واسطے ہوتے ہو مقروض

اٹھاتے آپ کیوں رنج بے جا — نہیں جس چیز پہ قدرت تمہاری — نہیں تکلیف دیتا رب عزت — کرو تم ایسی کرو جود و سخاوت

سنا جب آپ نے کہنا عمرؓ کا — تو ایسی بات کو مکروہ جانا — وہاں حاضر تھا کوئی شخص انصار — لگا کہنے کہ اے سلطانِ ابرار

دئیے جاؤ کیے جاؤ سخاوت — نہ چھوڑو اپنی بخشش کی عادت — نہ کیجے خوف خطرہ مفلسی کا — کہ رب عرش ہے مالک سبھی کا

رسول اللہ سنکر مسکرائے — کہ آثارِ خوشی چہرہ پہ لائے — کہا اس مردِ انصاری نے ایسا — کہ میں مامور ہوں ایسے عمل کا

۲۴ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقْبَلُ الْهَدِیَّةَ وَیُثِیْبُ عَلَیْهَا

ہوا ہے عائشہ سے قول منقول | کہ ہدیہ آپ کر لیتے تھے مقبول | مگر جال بھی تو آپ کا تھا | کہ اُس ہدیہ کا وہ دیتے تھے بدلا

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حَيَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے شرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں

١ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا وَكَانَ اِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهٖ ٭

حیا و شرم سن کر افتخار آفرینش کی | حیا مندان عالم کا کلیجا کانپ جاتا ہے

بیاں ہے بوسعید متقی کا | کہ اندازہ تھا یہ شرم نبی کا | کہ جیسی دختر ناکتخدا ہو | بعینہٖ شرمگینی باحیا ہو
زیادہ اُس سے بھی خیر الوریٰ تھے | کمال شرم سے عین حیا تھے | اگر ناخوش کوئی شے جانتے تھے | تو ہم اس طرح سے پہچانتے تھے
کہ ہو جاتا روئے مصطفیٰ پر | تغیر کا اثر ظاہر سراسر | اگر شرم و حیا کے اقتضا سے | وہ حرف ناخوشی لب تک نہ لاتے

٢ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ اِلٰى فَرْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات | کہ تھی حضرت نبی کی شرم کی ساتھ | یہ بس عین حیا کا تھا تقاضا | کہ میں نے بھی ستر اُن کا نہ دیکھا

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حِجَامَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے پچھنے لگانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چھ حدیثیں ہیں

١ عَنْ اَنَسٍ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهٗ اَبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ اَهْلَهٗ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ اَوْ اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ

ہوا معلوم ہے مسنون لینا خون فاسد کا | کہ اکثر یہ عمل امراض جسمی سے بچاتا ہے

انس سے کسی سائل نے پوچھا | کہ ہاں کسب حجامت ہے یہ کیسا | انس بولا باظہار حقیقت | کہ سن او سائل حال حجامت
جناب سرور دنیا و دیں کی | ابو طیبہ نے تھی پچھنی لگائی | اُسی حضرت نے از راہ عنایت | دیا دو صاع بہر غلہ باجرت
سفارش اور کی مالک سے اُس کے | کہ تو لیتا ہے جو محصول اس سے | تو اُس محصول سے اب کم لیا کر | یہ اُس مملوک پر احسان کیا کر
پھر اُس کے بعد فرمانے لگے یوں | کہ ہے اچھی دوا لیتے رہو خوں | حجامت کر کے خوں لینا بجا ہے | کہ تمہارے واسطے اچھی دوا ہے

٢ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَاَمَرَنِيْ فَاَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ ٭

ہوا منقول حیدر کی زباں سے کہ تھی حضرت نے جب کچھنی لگائی
تو مجھکو حکم فرمایا اُس ہنگام کہ دے حجام کو اب حقِ حجام
سُنی جب بات یہ حضرت نبی کی تو میں نے اُجرتِ حجام دیدی

۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَبَيْنَ الْكَتِفَيْنِ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ

یہ عباس ابن عمِ حضرت بیاں کرتے ہیں یوں حال حجامت
کہ تھی جب آپ نے کچھنی لگائی لیا تھا خون فاسد دو جگہ سے
رگِ گردن کا حضرت نے لیا خون میانِ شانہ سے بھی لیا خون
ہوئی جب خون لینے سے فراغت عطا حجام کو کی اس کی اُجرت
اگر ہوتا حرام ناروا کام نہ دیتے آپ ہرگز مزدِ حجام

۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَسَاَلَهُ كَمْ خَرَاجُكَ فَقَالَ ثَلَاثَةُ اَصْوُعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا وَاَعْطَاهُ اَجْرَهُ

کیا ابن عمرؓ نے ذکر اس کا کہ اک حجام حضرت نے بلایا
حجامت کر چکا جسوقت حجام تو حضرت نے یہ فرمایا اُس ہنگام
کہ تیرے واسطے از روئے معمول مقرر کس قدر ٹھیرا ہے محصول
کہا اُس نے کہ مجھ پہ ہے میرا مولا خراج تین صاع ہر روز لیتا
کہا حجام سے حضرت نے ہاں تو دیا کر آج سے دو صاع اُسکو
پھر اُسکے بعد از روئے عنایت عطا کی پاس سے اپنے بھی اُجرت،

۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ ۔

انس کہتا تھی حضرت کی عادت کہ کرتے دونو شانوں میں حجامت
رگِ گردن سے بھی لیتے لہو تھے جنابِ مصطفےٰ محبوبِ رب کے،
کیا کرتے شفیعِ روزِ محشر حجامت تین تاریخوں کے اندر
وہ سترویں ہو یا انیسویں ہو پھر اُسکے بعد یا اکیسویں ہو،

۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِمَلَلٍ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ

انس یہ اور کہتا ہے حقیقت کہ تھی در حالتِ احرام حضرت
غرض کچھ عارضہ لاحق ہوا تھا کہ پشتِ پا سے اپنے خوں لیا تھا
ململ ہے اُس جگہ کا نام مشہور وہاں کا میں سنتا ہوں یہ مذکور
کہ اُس منزل میں جب آئے تھے حضرت ہوئی تھی آپ مصروف حجامت

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَسْمَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان اسماء مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ

یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ ۔

درود رحمت و صلوات پڑھنا اب مناسب ہے ‌ ‌ کہ اسمائے مبارک کا شمار و وصف آتا ہے

جبیر ابن مطعم نے کہا ہے ‌ ‌ زبان پاک سے جو کچھ سنا ہے ‌ ‌ کہ کہتے تھے قسیم حوض کوثر ‌ ‌ کہ میرے واسطے ہیں نام اکثر
محمد نام میرا اور احمد ‌ ‌ کہ ہیں میرے لئے اوصاف بے حد ‌ ‌ ہوا موسوم میں باسم ماحی ‌ ‌ کہ میٹے کفر کی تھی جو سیاہی
تو وہ ظلمت سبھی میرے پہ آ کر ‌ ‌ مٹا دی حق تعالےٰ نے جہاں سے ‌ ‌ مرا جو نام ہے حاشر مقرر ‌ ‌ اٹھیں گے لوگ سب میرے قدم پر
یہ میرا نام عاقب اسلئے ہے ‌ ‌ کہ اب دورِ رسالت ہو چکا ہے ‌ ‌ مرے پیچھے نبی کوئی نہیں ہے ‌ ‌ یہ منصب ہاں ملا میرے تئیں ہے

۲ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ لَقِیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا نَبِیُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِیُّ التَّوْبَةِ وَاَنَا الْمُقَفِّیْ وَاَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِیُّ الْمَلَاحِمِ ۔

حذیفہ بن یمان کہتا ہے یہ بات ‌ ‌ کہ حضرت سے ہوئی میری ملاقات ‌ ‌ بہنگامے کہ در راہِ مدینہ ‌ ‌ چلے جاتے تھے وہ شاہِ مدینہ
کہا یہ آپ نے مجھ سے اس ہنگام ‌ ‌ محمد اور احمد ہے مرا نام ‌ ‌ نبی رحمت کونین ہوں میں ‌ ‌ نبی توبہ ثقلین ہوں میں
کہ ہے توبہ مری امت کی مقبول ‌ ‌ بدرگاہِ خدائے پاک موصول ‌ ‌ مقفی اس لیے ہے نام میرا ‌ ‌ کہ مجھ سے بعد پیغمبر نہ ہوگا
نبی حاشر روزِ جزا ہوں ‌ ‌ سبھوں کا حشر کے دن پیشوا ہوں ‌ ‌ نبی ملحمہ توصیف آئی ‌ ‌ کہ کفاروں سے کرتا ہوں لڑائی
بوقت جنگ با اہل شقاوت ‌ ‌ اٹھاتا ہوں بہت سختی و شدت

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ عَیْشِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

بیاد عیش خیر المرسلیں اب کافی مسکیں ‌ ‌ ہوس عیش فنا کی اپنی خاطر سے مٹاتا ہے

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات ‌ ‌ رہی کیا عسرت اوقات ذات ‌ ‌ کہ تھی جو اہلبیت مصطفیٰ ہم ‌ ‌ تو میرے پر رہا تنگی کا عالم
مہینے بھر تلک ہوتا تھا یہ حال ‌ ‌ کہ رہتے آگ سے ہم فارغ البال ‌ ‌ نہ اپنے گھر میں کچھ کھانا پکاتے ‌ ‌ کہ جس کے واسطے آتش جلاتے
یہ میسر شدت عسرت مگر تھی ‌ ‌ چھوہاروں اور پانی پر گذر تھی

۳ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِہٖ عَنْ حَجَرَیْنِ ۔

ابی طلحہ بیاں کرتا ہے ایسا ‌ ‌ کہ ہم نے آپ سے شکوہ کیا تھا ‌ ‌ کہ مارے بھوک کے ہم نے شکم پر ‌ ‌ رکھا باندھ کر ایک ایک پتھر
شکم سے ہم نے جامہ بھی اٹھایا ‌ ‌ رسول اللہ کو پتھر دکھایا ‌ ‌ جناب سید کون و مکاں نے ‌ ‌ شفیق و دستگیر بیکساں نے

٢٣ عن ابي هريرة قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم في ساعة لا يخرج فيها ولا يلقاه فيها احد
فاتاه ابو بكر فقال ما جاء بك يا ابا بكر فقال خرجت القى رسول الله صلى الله عليه وسلم
وانظر في وجهه والتسليم عليه فلم يلبث ان جاء عمر فقال ما جاء بك يا عمر قال الجوع يا
رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا قد وجدت بعض ذلك فانطلقوا
الى منزل ابي الهيثم بن التيهان الانصاري وكان رجلا كثير النخل والشجر والشاء ولم يكن له
خدم فلم يجدوه فقالوا لامراته اين صاحبك فقالت انطلق يستعذب لنا الماء فلم يلبثوا
ان جاء ابو الهيثم بقربة يزعبها فوضعها ثم جاء يلتزم النبي صلى الله عليه وسلم و
يفديه بابيه وامه ثم انطلق بهم الى حديقته فبسط لهم بساطا ثم انطلق الى نخلة فجاء
بقنو فوضعه فقال النبي صلى الله عليه وسلم افلا تنقيت لنا من رطبه فقال يا رسول
الله اني اردت ان تختاروا او تخيروا من رطبه وبسره فاكلوا وشربوا من ذلك الماء فقال
النبي صلى الله عليه وسلم هذا والذي نفسي بيده من النعيم الذي تسالون عنه
يوم القيامة ظل بارد ورطب طيب وماء بارد فانطلق ابو الهيثم ليصنع لهم طعاما فقال النبي
صلى الله عليه وسلم لا تذبحن لنا ذات در فذبح لهم عناقا او جديا فاتاهم بها فاكلوا فقال
النبي صلى الله عليه وسلم هل لك خادم قال لا قال فاذا اتانا سبي فاتنا فاتي النبي صلى
الله عليه وسلم براسين ليس معهما ثالث فاتاه ابو الهيثم فقال النبي صلى الله عليه
وسلم اختر منهما قال يا نبي الله اختر لي فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان
المستشار مؤتمن خذ هذا فاني رايته يصلي واستوص به معروفا فانطلق ابو الهيثم
الى امراته فاخبرها بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت امراته ما انت
ببالغ ما قال فيه النبي صلى الله عليه وسلم الا ان تعتقه قال فهو عتيق فقال النبي
صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى لم يبعث نبيا ولا خليفة الا وله بطانتان بطانة
تامره بالمعروف وتنهاه عن المنكر وبطانة لا تالوه خبالا ومن يوق
بطانة السوء فقد وقي

کہا ہی ابوہریرہ نے یہ احوال کہ ختم المرسلین فرخندہ افعال
نکل آئے یکایک گھر سے باہر نہ تھا وہ وقت آنیکا مقرر
کہوں کیا میں کہ اُس ہنگام و اوقات کوئی اُن سے نہ کرسکتا ملاقات
غرض باہر وہ جب تشریف لائے تو اُنکے سامنے بوبکر آئے
کہا بوبکر سے حضرت نے ایسا کہ اس دم کیوں ہوا آنا تمہارا
کہا اُس نے کہ میں یوں آگیا ہوں کہ روئے اطہر و اقدس کو دیکھوں
مجھے منظور تھا تسلیم کرنا فقط اسواسطے حاضر ہوا تھا
پھر اُسکے بعد کچھ عرصہ نہ گذرا کہ وہاں آنا ہوا حضرت عمر کا
عمر سے بھی کہی حضرت نے یہ بات کہ تم آئے ہو اب کس کام کے سات
عمر بولے کہ بھوک ای فخر عالم تمہاری پاس لائی بھوک اسدم
غرض یہ گفتگو جب ہو چکی تو گئے باہم ابی ہیثم کے گھر کو
ابی ہیثم وہ مرد ہنرور تھا بخوبی صاحب باغ و شجر تھا
وہ گلہ بکریوں کا اُسکے یہاں تھا کہ عین مالداری کا نشاں تھا
اگرچہ وہ غنی تھا مال و زر میں نہ تھا خادم ولیکن اُسکے گھر میں
سخن کوتاہ وہاں آکر جو دیکھا ابی ہیثم کو اسکے گھر نہ پایا
کہی یہ بات اُس کی اہلیہ سے کہ کہاں خاوند ہی تیرا بتا دے
کہا اُسنے کہ ایسا ماجرا ہی کہ وہ پانی کے لینے کو گیا ہے
نہ گذری تھی انہیں کچھ دیر یاں پر کہ آیا اہل خانہ مشک لیکر
وہ لایا اس طرح سے مشک آب کہ اسکے بوجھ سے تھا سخت بیتاب
رکھی جب مشک اُسنے دوش پر سے تو یوں کہنے لگا خیر البشر سے
فدا ہوں آپ پر سے میری ماں باپ زہے قسمت کہ یعنی آئے یہاں آپ
غرض از راہ تعظیم و مدارات ملایا اُسنے انکے ہاتھ سے ہاتھ
چلا پھر بعد اُسکے اُن کو لیکر بسوئے باغ وہ فرخندہ اختر
وہ نخلستان میں جسوقت آیا بچھونا واسطے اُنکے بچھایا
گیا پھر وہ بسوئے نخل خرما وہاں سے خوشۂ تر لیکے آیا
رکھا انکو حضور مصطفےٰ میں حضور شافع روز جزا میں
کیا ارشاد حضرت نے اُس ہنگام کہ لایا توڑ کر تو پختہ و خام
مناسب تھا تجھے اس طرح لانا کہ کرلیتا جدا اچھے سے پکا
کہا اُس نے کہ محبوب الٰہی تیری خاطر میں ایسی بات آئی
کہ یہ خرما کے ہیں جو خوشۂ تر کچھ اک پختہ ہوئے ہیں کچھ ہیں گدر
تمہاری واسطے میں توڑ لایا کہ جس طرح کا مرغوب خرما
تو اُن خوشوں سے چن چن آپ کھاویں مذاق دل سے کیفیت اُٹھاویں
غرض کھائے اُنہوں نے خوشۂ تر پیا وہ آب شیریں اُسکا دیکر
پسند آئی جو یہ نعمت نہایت تو فرمانے لگے اُسوقت حضرت
کہ میں کھاتا قسم ہوں اُس خدا کی یہ قدرت میں ہے جس کی جان میری
کہ تمنے آج یہ نعمت جو کھائی مزے سے اس کی کیفیت اُٹھائی
سوال اُس کا بروز حشر ہوگا یہاں جو کچھ مزا تم نے اُٹھایا
یہ سایہ سرد میٹھے جسکے نیچے یہ پانی خوش ہوئے تم جسکو پیکے
یہ شیریں اور پاکیزہ چھوہارے کہ آئے آج کھانے میں تمہارے
غرض پوچھیں گے تم سے حشر کے دن سبھی اس نعمت الوان کو گن گن
ابو ہیثم ہوا وہاں سے روانہ کہ تا انکے لیے پکوائے کھانا
کہا اُسوقت حضرت نے یہ ارشاد کہ رکھنا چاہیے اس بات کو یاد
نہ ہرگز ذبح اُس بکری کو کیجیو ترے گھر میں جو بکری دودھ کی ہو
کیا بس ذبح بزغالہ کو لیکر نہیں معلوم وہ مادہ تھا یا نر
پکا کر سامنے حضرت کے لایا انہوں نے اُس کی خاطر سے وہ کھایا
ابو ہیثم سے پھر حضرت نے پوچھا کہ خادم بھی ترے گھر کوئی ہوگا

کہا اس نے نہیں کوئی پرستار
کہا حضرت نے اب ہونا خبردار
کہ تو جسوقت یہ احوال سن لے
کہ آئے میری یہاں قیدی کہیں سے

تو اس ہنگام میری پاس آنا
تجھے میں ایک خادم بخش دونگا
پھر اُسکے بعد تھوڑی روز گذرے
کہ دو بردہ کسی جانب سے آئے

نہ اُنکے ساتھ بردہ تیسرا تھا
ابو ہیثم یہ چرچا سن کے آیا
کیا حضرت نے یہ ارشاد اسکو
کہ ان دو میں سے لیجا ایک کو تو

ابو ہیثم نے کی یہ عرض ان سے
کہ جو بہتر ہو انمیں سے وہ دیجئے
پسند خاطر والا جو آوے
ابو ہیثم اسی کو لیکے جاوے

کہا پھر آپنے اس سے کہ تو لی
کہ مجھ سے اب جو تونے مشورہ کی
امین موتمن جو مجھ کو سمجھا
تو میں کہتا ہوں اس بردہ کو لیجا

کہ جس بردہ کا دیکھا میں نے چال
کہ پڑھتا تھا نماز رب متعال
ولیکن تجھ سے کرتا ہوں نصیحت
کہ رہنا اس سے مصروف رعایت

ابو ہیثم پھر اپنے گھر کو آیا
یہ سارا حال بی بی کو سنایا
ابو ہیثم سے بولی اُس کی عورت
کہ جو کچھ آپنے کی ہے نصیحت

نہیں ممکن بجا لاوے اُسے تو
یہ بہتر ہے کہ کر آزاد اسکو
کیا فی الفور ابو ہیثم نے آزاد
وہ بردہ تو کیا حضرت نے ارشاد

کہ یہاں حق نے نبی ایسا بھیجا
خلیفہ بھی کوئی ایسا نہ آیا
کہ جسکے واسطے وہ صاحب راز
برائے مشورت ہووے دمساز

تو ان دو میں سے ہے یہ ایک جالے
سکھاتا ہے اُسے نیکی کے افعال
وہ ہوگا دوسرا جو صاحب ناز
بتاتا ہے اُسے اطوار ناساز

غرض جس شخص کو اُسکی خدا نے
بچایا اُس شریر ناسزا سے
رہا محفوظ وہ بند جہاں میں
بُری کاموں سے اور ذلت کی نار میں

رسول اللہ کا مقصود ارشاد
دلاتا ہے یہاں اس بات کو یاد
کہ تھی وہ جو ابو ہیثم کی بی بی
وہ تھی اُس کی مشیر راہ نیکی

کبھی کیا بات بی بی نے میاں سے
کہ بردہ کر دیا آزاد اس نے

۴۴ عن سعد بن ابی وقاص یقول انی لاول رجل اهراق دما فی سبیل الله وانی لاول رجل رمی بسهم فی سبیل الله لقد رأیتنی اغزو فی العصابة من اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم ما نأکل الا ورق الشجر والحبلة حتی ان احدنا لیضع کما تضع الشاة والبعیر واصبحت بنو اسد یعزروننی فی الدین لقد خلت اذا وضل عملی

ابی وقاص کا بیٹا ہے جو سعد
بیان کرتا ہے یہ احوال روداد
کہ میں اسلام میں ایسا بشر ہوں
کیا اول خدا کی راہ میں خوں

جہاد میں جس نے اول تیر پھینکا
وہ تیر انداز پہلے سب میں تھا
بیاں کرتا ہوں میں اس وقت کا حال
کہ جب تھوڑی سی اصحاب خوش افعال

بحکم شاہ دیں کرتے غزا تھے
کہ عسرت میں ایسی مبتلا تھے
ہمیں کھانا میسر تھا نہ کچھ بہاں
مگر کھاتے تو تھے ہم برگ درختاں

وہا تنگ تھا نہیں کہاں سے کہ کھانا
کہ وہ میوہ درخت خار کا تھا
یہاں تک بات پہنچی کی خورش تھی
کہ ہم سب کی یہ حالت ہو گئی تھی

کہ وقت دفع حاجات ضروری
بعینہ پشک بزیا پشک شتر تھی
ہوا کرتا تھا بس فضلہ نجاست
رہی اس طرح کی لاحق صعوبت

بآنجواب یہ کیسا ماجرا ہے
بنو قوم اسد بھی کہتی برا ہے
سکھاتے ہیں مجھے راہ دیں میں افعال
ہوئے برباد کیا میرے وہ افعال

ح عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَّ شُوَيْسًا اَبَا الرُّقَادِ قَالَا بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ
قَالَ انْطَلِقْ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِيْ اَقْصٰى اَرْضِ الْعَرَبِ وَاَدْنٰى بِلَادِ اَرْضِ الْعَجَمِ
فَاَقْبَلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْمِرْبَدِ وَجَدُوْا هٰذَا الْكَذَّانَ فَقَالُوْا مَا هٰذِهٖ هٰذِهِ الْبَصْرَةُ فَسَارُوْا
حَتّٰى اِذَا بَلَغُوْا حِيَالَ الْجِسْرِ الصَّغِيْرِ فَقَالُوْا هٰهُنَا اُمِرْتُمْ فَنَزَلُوْا فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ
قَالَ فَقَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ اَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَقَسَمْتُهَا بَيْنِيْ وَ
بَيْنَ سَعْدٍ فَمَا مِنَّا مِنْ اُولٰٓئِكَ السَّبْعَةِ اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ اَمِيْرُ مِصْرٍ مِّنَ الْاَمْصَارِ وَسَتُجَرِّبُوْنَ الْاُمَرَ

شوئیس و خالد بن عمیر راوی — ہوئی گویا یہ تقریر مساوی
کہ عتبہ وہ جو تھا غزوان کا بیٹا — عمر نے اُنکو نائب کرکے بھیجا
کہی ہنگام رخصت اُس سے یہ بات — کہ جا ہمراہیوں کو لیکے تو سات
کیے سرعت چلے جاؤ وہاں تک — عرب کی حد کشور ہو جہاں تک
عجم کے شہر جب نزدیک پاؤ — وہاں سے بڑھ کہ تم آگے نہ جاؤ
غرض عتبہ ہوا وہاں سے روانہ — لیئے وہ سات سارا کارخانہ
کیا مِربد تلک لوگوں نے آہنگ — نظر آیا انہیں ایک تودہ سنگ
ہم کہنے لگے یہ چیز ہے کیا — کوئی اُن میں سے بولا ہے یہ بصرا
پھر آگے کو چلے وہاں سے بھی بڑھ کر — ہوئے وارد غرض چھوٹے سے پل پر
وہاں کرنے لگے آپس میں مذکور — ہوئے تھے ہم اسی منزل کے مامور
اُنہوں نے کی غرض اُسجا اقامت — وہاں کا حال رکھتا ہے طوالت
کیا راوی نے یہاں قصہ کا اتمام — کہ تھا اُسکے تئیں اس بات سے کام
کہ عتبہ نے وہاں اگلی حقیقت — بیاں اس طرح کی اپنی حقیقت
کہ تھا کیسا وہ عسرت کا زمانہ — بہت تنگی و قلت کا زمانہ
کہ میں جس وقت ہمراہ نبی تھا — کہوں کیا کس طرح کا حال دیکھا
ہمراہ نبی ہم آدمی سات — بسر اس طرح کرتے تھے اوقات
کوئی کھانا نہ وہاں پر لیئے تھا — میسر تھا مگر پتوں کا کھانا
یہانتک ہم نے کھائے برگ اشجار — کہ باچھیں ہو گئیں تھیں ریش افگار
وہیں میں نے پائی ایک چادر — کیا تقسیم اُس چادر کو لیکر
رکھی کچھ میں نے کچھ وہ سعد کو دی — شریک اُس میں ہوئے ہم دونوں ساجھی
یہ تھا عتبہ کا مقصود حکایت — کہ اُن روزوں میں تھی عسرت نہایت
پھر آیا جو کشایش کا زمانہ — تو دیکھا اس طرح کا کارخانہ
کہ تھے جو اُس جگہ وہ سات اشخاص — تو اُن ساتوں میں اب ایک ایک خاص
امیر شہر ہر صاحب خدم ہے — بسامان امارت محتشم ہے
رہے ہیں اور جو اشخاص باقی — ہماری بعد دیکھوگے کہ وہ بھی
ریاست میں امیر شہر ہوں گے — امارت میں کبھی رئیس سر ہوں گے

ح عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَ
لَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ وَمَا لِيْ
وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَّاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُّوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ

انس کہتا ہے حضرت نے کہا ہے کہ میرا تو کچھ ایسا ماجرا ہے
خدا کی راہ میں جو میں نے سختی اٹھائی ہے اٹھا دیگا نہ کوئی
ملی اس راہ میں جو مجھکو ایذا نہ پاویگا کوئی یہ رنج اصلا
گئے یوں میری اور تیس ان راتیں کہ کھانا مجکو نہ آیا اس قدر ہات
کہ وہ کھا نکو کوئی جاندار کہا کے خیال بھوک کو جیسے بھلا دے
بلال اسوقت تھا ہمراہ میرے یہی تکلیف تھی اس کو بھی گہری
اگر تھوڑا سا کہانا ہات آتا بلال اپنی بغل میں تہا چھپاتا
وہ ایسی چیز ہوتی مختصر تھی بغل میں اس کی جو چھپ جاتی بخوبی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْتَمِعْ عِنْدَهُ غَدَاءٌ وَلَا عَشَاءٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ

انس اظہار کرتا ہے حقیقت کہ تھا یہ آپکا حال معیشت
کہ انکے پاس کہانا رات دن کا رہا کرتا نہ تھا ہرگز اکٹھا
نہ نان و لحم کو آتا وہ پلتے کہ دونوں وقت بھر کر پیٹ کہاتا
ولیکن شافع روز قیامت یہ صورت دیکھتے وقت ضیافت

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ اِيَاسٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَنَا جَلِيْسًا وَكَانَ نِعْمَ الْجَلِيْسُ وَاِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهُ وَدَخَلَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَاُتِيْنَا بِصَحْفَةٍ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَكٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ هَلَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْبَعْ هُوَ وَاَهْلُ بَيْتِهِ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَلَا اُرَانَا اُخِّرْنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا

ہوئی منقول یہ گفتار نوفل کہ تھا جو عبد رحمن یار نوفل
وہ کیسا یار یعنی ہمنشیں تہا وہ کیسا ہمنشین ہمدم دین تہا
بیان کرتے ہے قصہ ایکدن کا کہ اپنے گھر ہمیں وہ لیکے آیا
گیا اندر ہمیں باہر بٹھا کے پھر آیا گھر سے وہ باہر نہا کے
دکہا پھر اس نے کاسہ ایک لا کر کہ نان و لحم تہا کاسے کے اندر
غرض جب رکھ چکا لا کر یہ کہانا تو وہ یار نبی پھر خوب رویا
سوال اس سے کیا ہم نے یہ اس آن کہ تم کو پھر رلائی کونسی بات
کہا اس نے کہ ہے اس بات کا غم کہ دنیا سے گئے سردار عالم
ولیکن اپنے تا وقت رحلت اٹھائی آہ کیا سختی صعوبت
نہ کھائی نان جو بھی سیر ہو کر انہوں نے اپنے اہلبیت کے سات
گمان اس کا نہیں مجکو کبھی ہے کہ دنیا میں جو یہ مہلت ملی ہے
بھلا میرے لیئے ہو کونسا کام بھی ہو کون سا بہتر بھلا کام

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سِنِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میں عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں چار حدیثیں ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

مسلمین عمر کی تعداد محبوب الٰہی کی باضداد روایت اب بیاں راوی بتاتا ہے

کہا عباس کے بیٹے نے یہ حال / رہے مکہ میں حضرت سیزدہ سال / غرض تیرہ برس تک انکو اوپر / نزول وحی تھا مکہ کے اندر
گئے فردوس کو جب اس جہاں سے / ترسٹھ سال کے حضرت نبی تھے

۲ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ مُعَاوِیَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً وَّاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ

جریر راوی احوال حضرت / بیان کرتا ہے ایسا حال حضرت / کہ بو سفیان کے بیٹے سے سنا ہے / بوقت خطبہ یہ اس نے کہا ہے
کہ جب دنیا سے فرمائی تھی رحلت / ترسٹھ سال کی تھی عمر حضرت / ترسٹھ سال کی بوبکر کی بھی / ترسٹھ سال کی عمر عمر بھی تھی
ترسٹھ سال کا اب میں ہوا ہوں / امید موت یعنی کر رہا ہوں

۳ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَھُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً

روایت ہے یہ حضرت عائشہ سے / کہ جس دن آپ دنیا سے سدھارے / ترسٹھ سال کی عمر نبی تھی / کہ جس ہنگام میں رحلت ہوئی تھی

۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ

کہا عباس کے دانا پسر نے / کہ تھے حضرت نبی پینسٹھ برس کے

۵ عَنْ دَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَھُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً

کہا دغفل نے بھی مذکور ایسا / [illegible] / کہ تھی پینسٹھ برس کی عمر والا

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اٰخِرُ نَظْرَۃٍ نَظَرْتُھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَشْفُ السِّتَارَۃِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ فَنَظَرْتُ اِلٰی وَجْھِہٖ کَاَنَّہٗ وَرَقَۃُ مُصْحَفٍ وَالنَّاسُ خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَشَارَ اِلَی النَّاسِ اَنِ اثْبُتُوْا وَاَبُوْبَکْرٍ یَؤُمُّھُمْ وَاَلْقَی السِّجْفَ وَتُوُفِّیَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِکَ الْیَوْمِ

قیامت سے نہیں کم انتقال سرور عالم / کہ جس کا یاد کرنا آج تک ہم کو رولاتا ہے

جہاں کا باغ تاراج خزاں ہے / اجڑتا ہمصفیر و گلستاں ہے / جناب سرور عالم کی رحلت / قیامت ہے قیامت کی قیامت
رسول اللہ گر مانع نہ ہوتے / سراپا پیٹ کر ہم جان کھوتے / کہیں کیا بندگی بیچارگی ہے / فقط رودنی ہی کی رخصت ملی ہے
محبت آپکے ماتم میں رو دو / مژہ میں اشک کے موتی پرو لو / اگر کچھ الفت خیر الوریٰ ہے / مقام گریہ ہے رودنی کی جا ہے
انس نے یہ خبر کیسی سنائی / کہ فوج غم نے کی ہم پر چڑھائی / نظر میں چھا گیا سامان غم کا / مژہ پر آ گیا دامان الم کا
انس کرتا ہے یہ تقریر پرغم / کہ میری کی نظر حضرت پہ آخر / کہ جس دم در کا پردہ اٹھ گیا تھا / چلا کر سامنے لٹکا ہوا تھا
ولیکن آخری میری نظر تھی / بسوئے رخ خیر البشر تھی / کہ پردا اٹھا تھا آہ کیسی در کے مقابل / نبی کی رضا اطہر کے مقابل

کیوں کیا مصحف رخ شہ کا حال	بشکل صفحۂ مصحف ہوا حال	عجب انکے رخ کے پاک تھا	ہدایت کا نمونہ سر بسر تھا
رقم کرتا ہے راوی اور یہ بات	کہ اکثر لوگ تھے بوبکر کے ساتھ	سمجھ کر انکو سرخیل صحابہ	ہوا تھا مجمع سرخیل صحابہ
کیا پھر سب کو حضرت نے اشارہ	کہ جاؤ نہیں تم ثابت ہی رہنا	پھر اسکے بعد بھی بوبکر صدیق	امامت انکی کرتے تھے بہ تحقیق
اب آگے کیا کہوں بیچارہ قلت	کہ جب نزدیک آیا وقت رحلت	مقابل در کے اس پردے کو چھوڑا	کہ جس کو پیشتر اٹھوا دیا تھا
	یہ ہے روز دوشنبہ کی حقیقت	اسی دن آپ نے فرمائی رحلت	

۲ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ مُسْنِدَةً النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِيْ اَوْ قَالَتْ اِلٰى حِجْرِيْ فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُوْلَ فِيْهِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ

جناب عائشہ با جان غمگین	بیاں کرتی ہیں یہ حال دین	کہ جب ہنگام رحلت سر پہ آیا	مرے سینہ کا تھا تکیہ لگایا
دیا اس وقت کا یہ ماجرا تھا	کہ میری گود کا تکیہ کیا تھا	منگا کر طشت پھر خیر الوریٰ نے	فراغت بول کی کی مصطفیٰ نے
	پھر اسکے بعد چھوڑا اس جہاں کو	گئے گلگشت گلزار جناں کو	

۳ ح عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ قَالَ عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات	نہایت حسرت و اندوہ کیساتھ	کہ دیکھا میں نے فخر انبیا کو	بحال قرب رحلت مصطفیٰ کو
دھرا تھا پاس انکے کاسۂ آب	کہ ہوتے جب تھے تاب سے بیتاب	تو اس پانی سے کر کے ہاتھ کو تر	پھراتے تھے رسول اللہ منہ پر
پھر اسکے بعد کہتے تھے خدایا	غرض یا رب یہ وقت ہے تیری مدد کا	مدد کر منکرات موت پر تو	شدائد کے تئیں آسان کر تو
دیا حضرت یہی فرماتے اس اوقات	بجائے منکرات موت سکرات	یہاں راوی جو دونوں لفظ لایا	سماعت میں مرے شک ہو گیا تھا

۴ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب عائشہ با دیدہ نم	بیاں کرتی ہیں یہ احوال پرغم	کہ میں نے موت کی شدت جو دیکھا	بظاہر جو نبی کی جان پر تھی
	تو مجھ کو رشک پھر اس پر نہ آیا	کہ جسکا دم بہ آسانی ہو نکلا	

۵ ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهٗ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ اُدْفُنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ

جناب عائشہ نے آہ پیہم	اٹھائے دل پہ کیا صدمۂ غم	مصیبت کا عجب احوال دیکھا	نبی پر درد کیا کیا حال دیکھا

وہ کہتی ہیں کہ محبوب الٰہی	ہوئے فردوس کو جس وقت راہی	رہی تکرار یہ خورد و کلاں میں	کہ کیجئے دفن ان کو کس مکاں میں
کہا بوبکر نے پیر و جواں سے	سنا ہے میں نے حضرت کی زباں سے	کہ جو کوئی نبی یہاں سے گیا ہے	تو اس جا ان کا ایسا ماجرا ہے
بوقتِ انتقال دارِ محنت	وہ اس مسکن سے رکھتا محبت	کہ جس میں چاہتا ہے دفن ہونا	قیامت تک بعین عیش سونا
غرض یہ ہے جنابِ پاک فرما	جہاں کرتے ہیں اس ہنگام آرام	وہیں پر چاہیے مدفن بنانا	وہیں ختمِ رسالت کو سلانا

ح عن ابن عباس و عائشة رضي الله عنهما ان ابا بكر قبل النبي صلى الله عليه وسلم بعد ما مات

کہا عباس کی بیٹے نے ایسا	کیا ہے عائشہ نے یہ بھی چرچا	کہ جسدن آپ نے فرمائی رحلت	تو بوبکر نے باعینِ الفت
لیا بوسہ جبینِ مصطفیٰ کا			جبینِ افتخارِ انبیا کا

ح عن عائشة ان ابا بكر رضي الله عنهما دخل على النبي صلى الله عليه وسلم بعد وفاته فوضع فمه بين عينيه ووضع يديه على ساعديه وقال وانبياه واصفياه واخليلاه

عجب پُر درد قولِ عائشہ ہے	اگر پوچھو تو سچا مرثیہ ہے	کہ جب رحلت ہوئی حضرت کی تو	تو اس دم آئے تھے بوبکر صدیق
یانِ چشم حضرت رکھ دہن کو	رکھے ساعد پہ پھر کے ہاتھ دونوں	کہا پھر وا انبیا وا اصفیا	کہا پھر بعد اسکے وا خلیلا
	ارے سید و سردارِ ثقلین	کیے صدیق نے اس طرح بین	

ح ۸ عن انس قال لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة اضاء منها كل شيء فلما كان اليوم الذي مات فيه اظلم منها كل شيء وما نفضنا ايدينا عن التراب وانا لفي دفنه صلى الله عليه وسلم حتى انكرنا قلوبنا

کہا راوی انس نے آپ جس روز	مدینہ میں ہوئے تھے رونق افروز	عجائب رو نے زینت فزا تھا	مدینہ مطلعِ نور و ضیا تھا
بیاں کیا کیجئے اس دن کی حالت	کہ جسدن آپ نے فرمائی رحلت	شبِ غم کا اندھیرا ہو گیا تھا	مگر بخت مدینہ سو گیا تھا
اداسی تیرگی کا تھا یہ عالم	دلوں پہ چھا گئی تھی ظلمتِ غم	ابھی ہم تھے بدفنِ شاہِ لولاک	ابھی چھوٹی نہیں تھی ہاتھ سے خاک
	کہ ایسا تغیری آگئی تھی	دلوں پر تیرگی سی چھا گئی تھی	

ح ۹ عن عائشة قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين

	یہ قول عائشہ ہے کیا جگر سوز	کہ حضرت نے قضا کی پیر کے روز	

ح ۱۰ عن جعفر بن محمد عن ابيه قال قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين فمكث ذلك اليوم وليلة الثلثاء ويوم الثلثاء ودفن من الليل قال سفيان وقال غيره يسمع صوت المساحي من اخر الليل

امام جعفر صادق بیاں نے	روایت کی ہے یوں اللہ سے اپنے	کہ وہ دن تو مقرر ہی کا تھا	کہ جسدن آپ نے دنیا کو چھوڑا
توقف دفن میں اُس دن ہوا تھا	ر شنبہ کی بھی شب نہ دفن کیا تھا	نہ مرقد میں رکھا گئے تب کہ ذکر ہے	ولیکن چار شنبہ کی جو شب تھی
تو اُس شب میں بجے تھے دفن حضرت	جناب شافع روز قیامت	یہی سفیان نے اور روں کی ہے بات	کہ جسدم چار شنبہ کی ڈھلی رات
تو اُسدم کان میں آنے لگی تھی	صدا آواز کسی پھاوڑے کی	لحد یعنی وہاں ہوتی تھی تیار	برائے خوابگاہ شاہ ابرار

ح ۱۱ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَدُفِنَ یَوْمَ الثُّلَثَاءِ

ابی سلمہ سے یوں آئی کی روایت	ہوئی روز دوشنبہ موت حضرت	ولیکن دفن منگل کو ہوئے تھے	اسی دن قبر میں رکھے گئے تھے

ح ۱۲ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہٖ فَاَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْیُؤَذِّنْ
وَمُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ لِلنَّاسِ اَوْقَالَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُغْمِیَ عَلَیْہِ فَاَفَاقَ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْیُؤَذِّنْ
وَمُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ اِنَّ اَبِیْ رَجُلٌ اَسِیْفٌ اِذَا قَامَ ذٰلِکَ
الْمَقَامَ بَکٰی فَلَا یَسْتَطِیْعُ فَلَوْ اَمَرْتَ غَیْرَہٗ قَالَ ثُمَّ اُغْمِیَ عَلَیْہِ فَاَفَاقَ فَقَالَ مُرُوْا
بِلَالًا فَلْیُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِنَّکُنَّ صَوَاحِبُ اَوْ
صَوَاحِبَاتُ یُوْسُفَ قَالَ فَاُمِرَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ وَاُمِرَ اَبُوْبَکْرٍ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ ثُمَّ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدَ خِفَّۃً فَقَالَ انْظُرُوْا لِیْ مَنْ اَتَّکِئُ عَلَیْہِ
فَجَاءَتْ بَرِیْرَۃُ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَاتَّکَاَ عَلَیْہِمَا فَلَمَّا رَاٰہُ اَبُوْبَکْرٍ ذَھَبَ لِیَنْکُصَ فَاَوْمَاَ
اِلَیْہِ اَنْ یَّثْبُتَ مَکَانَہٗ حَتّٰی قَضٰی اَبُوْبَکْرٍ صَلٰوتَہٗ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰہِ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا یَذْکُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُہٗ بِسَیْفِیْ ھٰذَا قَالَ وَکَانَ النَّاسُ اُمِّیِّیْنَ لَمْ یَکُنْ
فِیْھِمْ نَبِیٌّ قَبْلَہٗ فَاَمْسَکَ النَّاسُ فَقَالُوْا یَا سَالِمُ انْطَلِقْ اِلٰی صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَادْعُہٗ فَاَتَیْتُ اَبَا بَکْرٍ وَّھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَتَیْتُہٗ اَبْکِیْ دَھِشًا فَلَمَّا
رَاٰنِیْ قَالَ لِیْ اَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اِنَّ عُمَرَ یَقُوْلُ لَا اَسْمَعُ
اَحَدًا یَذْکُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُہٗ بِسَیْفِیْ

هذا فقال لي انطلق فانطلقت معه فجاء هو والناس قد دخلوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا ايها الناس افرجوا لي فافرجوا له فجاء حتى اكب عليه ومسه فقال انك ميت وانهم ميتون ثم قالوا يا صاحب رسول الله اقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم فعلموا ان قد صدق قالوا يا صاحب رسول الله ايصلى على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قالوا وكيف قال يدخل قوم فيكبرون ويدعون ويصلون ثم يخرجون ثم يدخل قوم فيكبرون ويصلون ويدعون ثم يخرجون حتى يدخل الناس قالوا يا صاحب رسول الله ايدفن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قالوا اين قال في المكان الذي قبض الله فيه روحه فان الله لم يقبض روحه الا في مكان طيب فعلموا انه قد صدق ثم امرهم ان يغسله بنو ابيه واجتمع المهاجرون يتشاورون فقالوا انطلق بنا الى اخواننا من الانصار ندخلهم معنا في هذا الامر فقالت الانصار منا امير ومنكم امير فقال عمر بن الخطاب من له مثل هذه الثلث ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا من هما قال ثم بسط يده فبايعه وبايعه الناس بيعة حسنة جميلة

ہوا منقول سالم کی زبانی
کہ ہے حضرت نبی کا وہ صحابی
کہ آئی جب مرض کی آپ پہ شدت
ہوئے بیہوش کچھ اس وقت حضرت

افاقت جبکہ بیہوشی سے پائی
تو یہ بات آپ نے لوگوں سے پوچھی
کہ کیا وقت نماز آیا ہے میرے
کہا لوگوں نے ہاں اے فخر محشر

کہا کہدو بلال اسدم اذان دے
نماز آکر ابوبکر اب پڑھا دے
کرے بوبکر لوگوں کی امامت
ہے یعنی بجا قید جماعت

پھر اسکے بعد آئی کچھ غشی سی
ہوئی پھر آپکو لاحق بیہشی سی
ہوئے جب آپ اس حالت سے باہر
کیا ارشاد ویسا ہی مکرر

سنا جب عائشہ نے حکم انکا
کہا بس نرم دل ہیں باپ میرا
وہ ہوگا جب کھڑا بہر امامت
نہ دیکھیگا وہاں پھر آپکو حضرت

نہ ہوگا اسکے دل پر یہ گوارا
نہایت درد سے رونے لگیگا
اگر یہ حکم کرتے اور کو آپ
تو بہتر تھا کہ ہے محزون وہ باپ

غشی کی سی پھر اسکے بعد حالت
ہوئی لاحق بحال پاک حضرت
ہوئی جو پھر افاقت تیسری بار
تو کی پھر آپ نے ویسی ہی گفتار

کوئی یعنی کہو بوبکر آوے
نماز آکر وہ لوگوں کو پڑھاوے
بسوئے عائشہ کرکے اشارا
کیا ارشاد یہ بھی آشکارا

کہ تم جو اب یہ باتیں کر رہی ہو
مثال صاحبات یوسفی ہو
کہ یعنی دل میں ہے کچھ بات تمکو
بظاہر جسکو کہتے ہو نہیں جو

غرض پہنچا موذن کو جو ارشاد
اذان دینے کو پہنچا ہاں ناشاد
سنا صدیق نے جو حکم حضرت
بپاس امر حضرت کی امامت

پھر اسکے بعد ایسا ماجرا تھا — مرض میں کچھ ہوئی تخفیف پیدا
تو فرمایا کہ دیکھو اس بشر کو — کہ تکیہ آج میرے واسطے ہو

سنا یہ آپکا جو قول ظاہر — بریدہ وہاں پہنچو فی الفور جا کر
وہیں پھر دوسرا بھی شخص آیا — کہ تکیہ آپ نے آ پھر لگایا

ہوئے اسطور سے باہر برآمد — جناب شاہ دیں حضرت محمد
ہوئے صدیق جب آگاہ اس سے — ارادہ یہ کیا پیچھے کو پھر لے

کیا بس آپنے انکو اشارا — کہ تم ثابت رہو پیچھے نہ ہٹنا
غرض صدیق غمگیں نے بنا کام — نماز اپنی کو پہنچایا باتمام

پھر اس کے بعد یہ کہتا ہی راوی — ہوئی رحلت جناب مصطفیٰ کی
کہوں کیا ماجرا حضرت عمر کا — کہ تھے وہ آپ پر کس درجہ شیدا

یہ انکو جوشش الفت تھی آئی — کہ سوگند خدا کے پاک کھائی
کہ گر کوئی کہے گا یہ زباں سے — کہ کی رحلت نبی نے اس جہاں سے

تو میں کھینچے ہوئے ہوں آج تلوار — کروں گا مار کر اسکو نگونسار
جو تھے موجود اشخاص و رجا — تحیر ہو گیا انکو سراپا

کہ حضرت کے سوا کوئی پیمبر — نہ دیکھا تھا نہ آیا تھا وہاں پر
تو وہ اسواسطے فوت نبی سے — بہت حیران تھے ششدر کھڑے تھے

کہا سالم سے پھر لوگوں نے ایسا — کہ تو یار نبی کو جا بلا لا
بیاں کرتا ہے سالم اب حقیقت — کہیں آیا بنزد یار حضرت

تو وہ بو بکر جو یار نبی تھے — وہ اس ہنگام تھی مسجد میں بیٹھے
گیا میں پاس انکے زار و گریاں — نہایت مضطرب حیراں پریشاں

مجھے صدیق نے جس وقت دیکھا — کہا حضرت کہ تو جنت گئے کیا
کہا میں نے کہ ایسا ماجرا ہے — عمر تلوار کھینچے کہہ رہا ہے

کہ گر کوئی کریگا یہ حکایت — کہ دنیا سے ہوئی حضرت کی رحلت
تو میں فی الفور قتل اسکو کروں گا — امان دم لینے کی ہرگز نہ دوں گا

اٹھے صدیق سنکر حال ناگاہ — کہا سالم سے چل تو میرے ہمراہ
وہاں آئے تو یہ احوال دیکھا — ہجوم و ازدحام مرداں تھا

کہا صدیق نے سنتے ہی لوگو — ذرا آپکا مجھ کو راستہ دو
ملا رستہ تو وہ یار پیمبر — گیا نزد شفیع روز محشر

بعین بیقراری گر پڑا وہاں — پریشاں حال حیراں چشم گریاں
چھوا پھر تن جناب شاہ دیں کا — لیا بوسہ جبین نازنیں کا

سنبھلکر پھر پئے تسکین امت — ثنائی پڑھ کے یہ مصحف کی آیت

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ

کہا لوگوں نے تب اے یار حضرت — ہوئی کیا آپ کی تجہیز رحلت
کہا صدیق نے لوگو سے سن لو — سدھارے آپ فردوس بریں کو

یہ سنکر سب لوگوں نے جانا — کہ جنت کو ہوئے حضرت روانہ
یقیں اس بات کا جب انکو آیا — تو یہ صدیق سے احوال پوچھا

کہ کیا ہم سب نماز میت اس دم — پڑھیں با قلب محزوں چشم پرنم
کہا صدیق نے لوگو کہ پڑھ لو — نماز میت ختم رسل کو

کہا لوگوں نے کیفیت بتاؤ — پڑھیں کس طرح سے اسکا پتا دو
کہا صدیق نے ان سب کو ارشاد — کہ یہ انداز پڑھنے کا رکھو یاد

کہ تم سب میں سے اک اک قوم آوے — نماز اسطرح سے وہ پڑھ کے جاوے
شروع ابتدا تکبیر سے ہو — پڑھیں پھر وہ درود باصفا کو

دعا سے جبکہ ہو جاوے فراغت — تو باہر کو نکل آوے وہ میت
غرض پھر دوسرے جو لوگ آویں — اسی صورت سے وہ بھی پڑھتے جاویں

کہا تو بکر نے خیر الوریٰ کو ۔ کریں گے دفن دیں کے پیشوا کو
کہا لوگوں نے اب یہ بھی بتا دو ۔ کریں گے کس مکاں میں دفن انکو
کہا صدیق نے وہ جو مکاں ہے ۔ کہ جائے فوت ختم مرسلاں ہے
خدا نے مرقد اطہر کو بدن سے ۔ نکالا ہے جہاں پاکیزہ تن سے
بخوبی ہے وہ جا طیب پاک ۔ وہیں ہوگا مزار شاہ لولاک
غرض بوبکر کا یہ جو بیاں تھا ۔ بصدق دل یقیں لوگوں کو آیا
ہوئی موقوف جب تکرار گفتار ۔ ہوئے مشغول غسل شاہ ابرار
غرض مصروف غسل مصطفیٰ تھے ۔ چچا حضرت کے اور بیٹے چچا کے
لکھا ہے شارح غسل نبی نے ۔ دیا تھا غسل عباس و علی نے
ہوا تھا فضل نہلانے میں شامل ۔ قثم بھی تھا بکار غسل داخل
کہ یہ دونوں ہیں فرزندان عباس ۔ قرابت میں قریب اشرف الناس
اسامہ اور صالح بھی وہاں پر ۔ معاون تھے بغسل ذات اطہر
یہاں اجمال تھا راوی کو منظور ۔ کہ اب کرتا نگا کچھ اور مذکور
کہ تھے وہ جو مہاجر لوگ حیران ۔ ہوئے آپس میں گرم مشورہ تھے
کہا صدیق سے بہتر ہے یہ بات ۔ چلو انصار کے یہاں تم ابھی ساتھ
کہ تا انصار کو ہم مشورت میں ۔ کریں اپنا شریک اس مصلحت میں
کہ ہو قائم مگر امر خلافت ۔ سبھی اشخاص آویں زیر بیعت
غرض انصار سے جب مشورت کی ۔ تو ان لوگوں نے ایسی مصلحت دی
کہ ہم میں سے ہمارا ہو خلیفہ ۔ مگر تم میں تمہارا ہو خلیفہ
جواب انکو دیا حضرت عمر نے ۔ نبی کے یار مخلص با خبر نے
کہ ہے کسکے لئے یہ بات حاصل ۔ کہ ہو اس تین خصلت میں فاضل
خدا نے سطرح کس کو کہا ہے ۔ کہ ہمراہ نبی وہ دوسرا ہے
گئے تھے غار میں حضرت جس کے ساتھ ۔ بجز بوبکر تھا کب دوسرا ساتھ
فضیلت دوسری یہ برملا ہے ۔ کہ اسکو امر لا تحزن کیا ہے
کہا تھا غار میں اے یار ہمدم ۔ نکر اسوقت میں زنہار تو غم
فضیلت تیسری ہے یہ ہویدا ۔ کہا بوبکر سے حضرت نے اسجا
کہ یعنی غم نہ کھا ہرگز اس اوقات ۔ کہ بس اللہ ہم دونوں کے ہے ساتھ
ہوئی جب اسکی ثابت یہ فضیلت ۔ تو ہے صدیق شایان خلافت
عمر نے پھر تو ہاتھ اپنا بڑھایا ۔ کف صدیق پر بیعت کو لایا
ہوئی صدیق سے تقدیم بیعت ۔ پھر اسکے بعد تھی تعمیم بیعت
کہ جو اشخاص تھے حاضر وہاں پر ۔ سبھی داخل ہوئے بیعت کے اندر
کہ کی صدیق سے ان سب کی بیعت ۔ باخلاص دل و حسن عقیدت

ح ۲ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَرْبَ عَلٰى اَبِيْكِ بَعْدَ الْيَوْمِ اِنَّهٗ قَدْ حَضَرَ مِنْ اَبِيْكِ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ اَحَدًا اَلْمُوَافَاةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

انس کہتا ہے یہ با دیدہ نم ۔ کہ یعنی شدت و سختی کا عالم
رسول اللہ پر دردا دریغا ۔ بیاں کیا کیجئے گزرا سو گزرا
جناب فاطمہ بنت شہ دین ۔ نہایت مضطرب محزون و غمگین
یہ کہتی تھیں کہ کیا ہی کرب و محنت ۔ ہوئی لاحق بجان پاک حضرت
یہ سنکر انسے بولے شاہ معراج ۔ کہ ہے سختی جو تیرے باپ کو آج
پھر اسکے بعد یہ شدت نہ ہوگی ۔ یہ کرب و سختی و محنت نہ ہوگی
وہ ہے لاحق ترے بابا کو ۔ نہیں جس چیز سے چارہ کسیکو
قیامت تک کوئی بندہ نہیں ہے ۔ کہ جسپر موت کا صدمہ نہیں ہے

ح ۱۴ عن ابن عباس يحدث انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان له فرطان من امتی ادخله الله بهما الجنة فقالت له عائشة فمن كان له فرط من امتك قال ومن كان له فرط يا موفقة قالت فمن لم يكن له فرط من امتك قال فانا فرط لامتی لن يصابوا بمثلی

کہا فرزند نے عباس کے حال ۔ کہ حضرت سے سنا میں نے یہ احوال
زبان اطہر و اقدس نبی کی ۔ بیاں گفتار یعنی درفشاں تھی
کہ اُمت میں سے میری جس کسی کے ۔ مریں دو بچے آگے باپ ماں کے
خدا مادر پدر کو اُسکے جنت ۔ کریگا اُسکے باعث سے عنایت
کہا تب عائشہ نے بھی یہ کہکر ۔ کہ جسکا ایک ہی بچہ موا ہو
فرط وہ ایک بھی ہوویگا کیونکی ۔ کہا حضرت نے او توفیق والی
وہ بچہ ایک جسکا مرگیا ہے ۔ غرض ماں باپ کا وہ پیشوا ہے
جناب عائشہ نے پھر یہ پوچھا ۔ کہ ہو جو اُمتی ایسا تمہارا
کہ جس نے ایک بھی فرزند کا غم ۔ نہ دیکھا ہو بھلا اے سردار عالم
تو اُسکا حال کیا ہوگا وہاں پر ۔ وسیلہ کونسا ہے روز محشر
کہا حضرت نے میں اُسکا فرط ہوں ۔ دل امت میری غم سے ہوا خوں
اُٹھائی میری فرقت کی مصیبت ۔ کہاں ہے دوسری ایسی مصیبت

جہاں میں شور محشر گھر بگھر ہے ۔ **غزل** ۔ قیامت رحلت خیر البشر ہے

ملک جن و بشر ہیں زار و نالاں ۔ زمین و آسمان بھی نوحہ گر ہے
رسول اللہ کا نظروں سے چھپنا ۔ اگر سمجھو بڑا داغ جگر ہے
وفات سید کون و مکاں سے ۔ سر شوریدہ عین درد سر ہے
اندھیرا کیوں نہو سارے جہاں میں ۔ چھپا پردہ میں وہ رشک قمر ہے
نہیں گر سامنے وہ رشک گلشن ۔ رگ گل چشم تر میں نشتر ہے
کسی کے روئے اطہر کا تصور ۔ ہمیں تو رات دن آٹھوں پہر ہے
کہاں تک صدمۂ فرقت اُٹھاویں ۔ کدھر او جذبۂ آہ سحر ہے
تڑپتا ہے تپ فرقت سے کالی ۔ کوئی وہاں تک نہیں کرتا خبر ہے

باب ما جاء فی میراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان میں میراث نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں سات حدیثیں ہیں ۱۲

ح ۱ عن عمرو بن الحارث اخی جويرية له صحبة قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم الا سلاحه وبغلته وارضا جعلها صدقة

رسول اللہ کی میراث عین ترک دنیا ہے ۔ محبوں کو یہ چرچا حب دنیا سے چھڑاتا ہے
بیاں کرتا ہے عمرو ایسا ہوا تھا ۔ کہ حضرت نے نہ کچھ ایسا چھوڑا
مگر وہ تھے جو اُنکے پاس ہتھیار ۔ کہ ہوتے تھے بوقت جنگ درکار
دیا بغلہ کہ ہنگام سواری ۔ کہ جاتا تھا بعین راہواری
دیا کچھ وہ جو مزروعہ زمیں تھی ۔ کہ وہ صدقہ بحکم شاہ دیں تھی

ح ۲ عن ابی هريرة قال جاءت فاطمة الى ابی بكر رضی الله عنهما فقالت من يرثك فقال اهلی وولدی فقالت ما لی لا ارث ابی فقال ابو بكر سمعت رسول الله

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ وَلٰكِنِّي أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُولُهُ وَأُنْفِقُ عَلٰى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ

بیان بوہریرہ ہے بتحقیق　　کہ آئیں فاطمہ نزدیک صدیق　　کہا اُس نائب خیر الورٰی سے　　جناب فاطمہ خیر النسا نے
کہ ہو دنیا سے جب جانا تمہارا　　بھلا ترکہ کا وارث کون ہوگا　　کہا صدیق نے بنت نبی سے　　مرے فرزند و زن وارث ہیں میرے
کہا یہ بات سُن کے فاطمہ نے　　جناب نور چشم مصطفٰے نے　　کہ اے صدیق ہو اسکا سبب کیا　　کہ لوں ترکہ نہ میں اپنے پدر کا
کہا صدیق نے خیر النساء سے　　کہ میں نے یوں سنا ہے مصطفٰے سے　　کہ ہم سے جو رہے باقی کوئی شے　　تو ہرگز حق وارث وہ نہیں ہے
دی یعنی فقط صدقہ و خیرات　　نہیں ہو اس میں کچھ تشکیک کی بات　　ولیکن میں جو ہوں نائب نبی کا　　جو گزران ہونگا اُس کسی کا
کہ وہ کرتے تھے جسکی غمگساری　　کرونگا اُسکی میں تیمارداری　　دیا کرتے تھے جسکو نفقہ و نان　　کرونگا میں بھی حاضر اسکا سامان

۳ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِيًّا جَاءَا إِلٰى عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ يَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا لِصَاحِبِهِ أَنْتَ كَذَا أَنْتَ كَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ نَشَدْتُكُمْ بِاللّٰهِ أَسَمِعْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مَالِ نَبِيٍّ صَدَقَةٌ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ إِنَّا لَا نُوْرَثُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

یہاں راوی پدر ہے بختری کا　　کہ اس قصہ کو ہے مذکور کرتا　　کہ یعنی ایک دن عباس حیدر　　ہوئے حاضر عمر کے پاس آکر
ہوا تھا اس لئے وہاں اُنکا آنا　　کہ قصہ تھا بھتیجے سے چچا کا　　بہم اُنمیں کچھ ایسی گفتگو تھی　　کہ آئی رنجش خاطر کی بو تھی
جو آئے مرتضیٰ ہمراہ عباس　　تو اُس ہنگام میں حضرت عمر پاس　　زبیر و طلحہ و سعد عبدرحمان　　یہ چاروں جنتی اصحاب تھے وہاں
عمر نے اُنسے ایسی التجا کی　　کہ ہے تجھکو قسم اپنے خدا کی　　کہ تمنے یہ سنا ہے مصطفٰے سے　　کہ رہتا ہے جو ترکہ انبیا سے
وہ ترکہ صدقہ راہ خدا ہے　　وہ ترکہ وارثوں کو نا روا ہے　　مگر اُس مال سے جو کچھ کھلاؤ　　مری ازواج کو جائز ہے تمکو
دیا جو کچھ کہ حق عالم ملاں ہے　　سوا اس مال سے دینا روا ہے　　ہمارے مال ہیں لیکن وراثت　　کرے کوئی نہ ہرگز بعد رحلت
غرض یہاں ہی جو راوی نے روایت　　بیاں کرتا ہے وہ اپنی حقیقت　　کہ ہے مذکور کچھ آگے کو قصہ　　نہ کی تقریر یہاں لیکن زیادہ

۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

زبان عائشہ سے ہی یہ مذکور　　کہ حضرت نے کہا تھا یہ دستور　　کہ ہم سے جو کہ رہجاتا ہے ترکہ　　نہ سمجھو اُس کو ورثہ ہے وہ صدقہ

۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَؤُنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ

بیاں ہے بوہریرہ متقی کا | کہا کرتا تھا وہ خادم نبی کا | کہ فرماتے تھے یوں سردار عالم | کہ مجھ سے جو بچے دینار و درہم
مرے وارث انکی مال و راثت | نہ ٹھہراویں کریں ہرگز نہ قسمت | مگر نفقہ مری ازواج کو دیں | حقوق اپنے مرے عامل بھی لیں
جو ان خرچوں سے رہ جاوے زیادہ | بہر صورت وہ ہے خیرات و صدقہ

(٦) ح عن مالك بن أوس بن الحدثان قال دخلت على عمر رضي الله عنه فدخل عليه عبد الرحمن بن عوف وطلحة وسعد وجاء علي والعباس يختصمان فقال لهم عمر أنشدكم بالذي بإذنه تقوم السماء والأرض أتعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا فهو صدقة فقالوا اللهم نعم وفي الحديث قصة طويلة

یہ ہے جو مالک ابن اوس راوی | روایت اس نے کی ہے ایسی بیاں کی | کہ میں آیا عمر کے پاس جس دم | تو سعد و عبدالرحمن طلحہ باہم
وہیں حضرت عمر کے پاس آئے | علی عباس بھی تشریف لائے | کہ اس ہنگام عباس و علی میں | ہم تکرار تھی مال نبی میں
ہوئے وارد جو واں عباس و حیدر | عمر اس بات کو لائے زباں پر | کہ سن او طلحہ سعد و عبدالرحماں | قسم اسکی دلاتا ہوں تمہیں یہاں
کہ جسکے حکم سے قائم سما ہے | زمیں بھی امر سے اسکے بجا ہے | کہ تم تینوں کو ہے یہ بات معلوم | کہ کہتے تھے رسول پاک معصوم
کہ ہم چھوڑیں نہ جو جاتے ہیں کچھ شئے | وہ صدقہ ہے مگر ورثہ نہیں ہے | لیا تینوں نے نام ایزد پاک | کہ جسکے حکم میں ہے دور افلاک
کہ یعنی تو عمر کہتا بجا ہے | رسول اللہ نے یہ بھی کہا ہے | حدیثوں کی کتابوں میں یہ مذکور | طوالت سے ہوا مرقوم و مسطور

ح عن عائشة قالت ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم دينارا ولا درهما ولا شاة ولا بعيرا قال وأشك في العبد والأمة

زبانِ عائشہ سے ہے یہ اخبار | کہ چھوڑا آپ نے درہم نہ دینار | کوئی بکری نہ کوئی اونٹ چھوڑا | گئے ایسے مجرد بس مولا
کہا راوی نے حضرت عائشہ سے | مجھے شک سا ہی تھا یہ بھی کہا کیا | کہ حضرت نے بوقت ترکِ دنیا | غلام و چھوکری تک بھی نہ چھوڑا

باب ما جاء في رؤية رسول الله صلى الله عليه وسلم في المنام

یہ باب ہے بیان خواب میں دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

(١) ح عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من رآني في المنام فقد رآني فإن الشيطان لا يتمثل بي

مدد کرتا ہے جس کی طالع بیدار اسے کافی | رسول اللہ کا وہ خواب میں دیدار ہوتا ہے
بیان روایت حضرت نبی ہے | یہ حالت طالب بیداری کی ہو | ہوا جاتا ہے دل عیسیٰ دوبارہ | کہ تھا ممکن کسی کا یہاں نظارہ

ولیکن بخت ایسا سو گیا ہے ‏— ہمیں دیدار مشکل ہو گیا ہے
کہوں کیا آہ مایوسی کی میں بات ‏— گئی یہ عمر یوں برباد ہیہات

مگر اسکے روئے اقدس کو نہ دیکھا ‏— الٰہی اُس ابروئے مقوس کو نہ دیکھا
یہ خوبی طالع ناساز کی تھی ‏— نہ دیکھا روئے اطہر خواب میں بھی

تسلی بھی کوئی کرتا نہیں ہے ‏— کہ یہ جو بیکلی تیرے تئیں ہے
خدائے معطی و وہاب و جواد ‏— عجب کیا ہے اگر مجھ کو کرے شاد

کہ اُس روئے مبارک کو دکھا کے ‏— غم حرمان ہجراں سے چھڑا دے
بس اب اسکا فی کرم کر دہ مقصود ‏— کہ لکھنی ہے حدیث ابن مسعود

بیاں کرتا ہے وہ راوی اُسناد ‏— کہ یوں حضرت نے فرمایا ہے ارشاد
کہ دیکھی جس کسی نے میری صورت ‏— مجھے گو اُس نے دیکھا بالحقیقت

کہ یعنی خواب میں ابلیس مردود ‏— نہیں ہوتا مری صورت میں موجود

۲ ح عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَصَوَّرُ اَوْ قَالَ لَا یَتَشَبَّهُ بِیْ

کلام بوہریرہ معتمد ہے ‏— زبانِ پاک سے اُسکو سند ہے
وہ کہتا تھا کہ حضرت نے کہا تھا ‏— کہ جسنے خواب میں ہو مجھ کو دیکھا

مجھی کو اُسنے دیکھا ہے بتحقیق ‏— کہ شیطاں کو نہیں حاصل یہ توفیق
کہ میری شکل کی تصویر لاوے ‏— و یا تشبیہ میری سی بناوے

۳ ح وَعَنْ کُلَیْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُنِیْ قَالَ اَبِیْ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ قَدْ رَاَیْتُهٗ فَذَکَرْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ فَقُلْتُ شَبَّهْتُهٗ بِهٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ کَانَ یُشْبِهُهٗ ۔

کلیب باخبر کہتا ہے ایسا ‏— کہ میں نے بوہریرہ سے سنا تھا
وہ کہتا تھا سنا میں نے نبی سے ‏— کہ کہتے تھے مجھے دیکھا ہو جسنے

وہ اُسکا خواب سچا ہے بتصدیق ‏— بیاں کرتا ہے وہ تحقیق
کہ شیطاں کو نہیں ہے اتنی طاقت ‏— کہ دکھلاوے وہ بنکر میری صورت

کلیب ایسا بیاں کرتا ہے ابا ‏— کہ عبداللہ سے کی میں نے گفتا
کہ میں نے خواب میں حضرت کو دیکھا ‏— حسن ابن علی کی شکل میں تھا

یہ سنکر مجھ سے عبداللہ بولے ‏— کہ یعنی یہ سچا دیکھا ہے تو نے
کہ تھی حضرت حسن کو بسکہ حاصل ‏— رسول اللہ سے تشبیہ کامل

۴ ح عَنْ یَزِیْدَ الْفَارِسِیِّ وَکَانَ یَکْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّتَشَبَّهَ بِیْ فَمَنْ رَاٰنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِیْ هَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَنْعَتَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِی النَّوْمِ قَالَ نَعَمْ اَنْعَتُ لَکَ رَجُلًا بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ جِسْمُهٗ وَلَحْمُهٗ اَسْمَرُ اِلَی الْبَیَاضِ اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ حَسَنُ الضِّحْکِ جَمِیْلُ دَوَائِرِ

الوجه فكلما رأيت لحيته ما بين هذه الى هذه قد ملأت نحره قال عوف ولا ادري ما كان مع هذا النعت فقال ابن عباس لو رأيته في اليقظة ما استطعت ان تنعته فوق هذا

یزید فارسی راوی کا ہے نام | کہ تھا وہ کاتب مصحف ان ایام | کہا اس نے کہ میں نے خواب میں تھا | جناب سرور عالم کو دیکھا

ہوا حاضر نزد ابن عباس | کہا یہ خواب ان سے بے کم و کاست | کہا عباس کی بیٹی نے اس دم | کہ فرماتے تھے یوں سردار عالم

کہ شیطاں میں نہیں ہرگز یہ طاقت | کہ بن آوے وہ میری شکل و صورت | غرض سوتے میں جسنے مجھکو دیکھا | مجھی کو اسنے دیکھا بے محابا

ہوئے پھر مجھ سے عبداللہ مخاطب | کہ ہاں سنتا ہوں اے مصحف کے کاتب | کہ تو نے خواب میں جو شخص دیکھا | بیاں کچھ وصف کر سکتا ہے اسکا

کہا میں نے کہ تھا وہ مرد ایسا | خوش اندامی میں وسط جسم والا | نہ فربہ جسم تھا نے لاغر اندام | رکھے تھا اعتدال حال سے کام

وہ بھی جو گندمی رنگت بدن کی | دکھتا اس میں تھا نور سپیدی | سیہ چشمی کا عالم آنکھ پہ تھا | لبوں پر کچھ تبسم کا اثر تھا

عیاں چہرہ پہ تھا تدویر کا حال | مگر تدویر سے تھا فارغ البال | عریض و خوشنما ریش مبارک | کہ تھے اس گوش سے اس گوش تک

وہ سینہ آپکا تھا جو مصفا | بانبوہ محاسن چھپ رہا تھا | کہا ہے عوف راوی نے یہاں پر | کہ اس توصیف سے کچھ اور بہتر

غرض یہ ہے نہیں میں جانتا ہوں | کہ یعنی جو بیاں کر کے سناؤں | پھر عبداللہ نے یہ بات سنکے | کہا ایسا یزید فارسی سے

کہ تو یہ وصف ہے جسکا سناتا | جو بیداری میں بھی تو دیکھ پاتا | زیادہ اس سے کر سکتا نہ تعریف | بیاں کی جسقدر تعریف و توصیف

(۵) ح عن ابو قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رانى فى النوم فقد راى الحق

بیان بو قتادہ بھی بجا ہے | کہ جسنے آپ سے ایسا سنا ہے | کہ یعنی جس کسی نے مجھکو دیکھا | تو یہ جانو کہ اسنے حق کو دیکھا

میاں خواب بھی حضرت کی صورت | ہوا ثابت کہ رکھتی ہے حقیقت

(۶) ح عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من رانى فى المنام فقد رانى فان الشيطان لا يتخيل بى قال ورؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة

انس نے بھی کیا مذکور ایسا | کہ ہے تحقیق یہ حضرت کا کہنا | کہ جسنے خواب میں دیکھا ہے مجھکو | بلاشک مجھکو دیکھا ہے یہ سن لو

سبب یہ ہے کہ شیطاں بالمعانی | نہیں سکتا کہ بانہ میری نشانی | کیا ارشاد یہ بھی آپنے ہے | کہ مومن خواب میں دیکھے جو کچھ ہے

حقیقت میں وہ ہے جزو نبوت | نبوت سے ہے اسے حال نسبت | نبوت کے چھ حصے اور چالیس | اگر کیجے تو ہوتے ہیں چھیالیس

تو اس سے ایک حصہ وہ بجا ہے | کہ مومن خواب میں جو دیکھتا ہے | خدا نے ہمکو دکھلائے یہ ایام | کہ نظم ترمذی پہنچا بانجام

لکھے ہیں اور جو دو قول باقی | انھیں بھی کیجئے اتمام ساقی

ح عن محمد بن على قال سمعت ابى يقول قال عبد الله بن المبارك اذا ابتليت بالقضاء فعليك بالاثر

یہاں ابن مبارک نے کہا ہے
کہ یہ دردِ مصیبت کی دوا ہے
عجب یہ شافی و کافی دوا ہے
جو تو امرِ قضا میں مبتلا ہو
مریضانِ مصیبت کی شفا ہے
تلاوت کر حدیثِ مصطفیٰ کو

ح عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ هٰذَا الْحَدِیْثُ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَکُمْ

بیاں کرتا ہے ایسا ابن سیریں
کہ ہے یہ جو حدیثِ سرورِ دیں
کروا لے کسی سے دین حاصل
یہ عینِ دین ہے دیکھو عزیزو
کہ ہو یعنی وہ دینداری کامل
تم اپنے دین کو مضبوط پکڑو

بس اب کافی یہ ہنگامِ دعا ہے
کہ تو نظمِ شمائل لکھ چکا ہے

غزل

لکھا جو وصف محبوبِ خدا کا
خدا کا فضل ہی تیرا صلہ ہے
درود لکھ بھیجے تیرے ربِ تعالیٰ
کوئی سائل نہیں خالی گیا ہے
کیا جو نظم میں نظمِ احادیث
تو اب یہ بھی خدا سے التجا ہے
نہ پکڑے وہ خطا میری کبھی

عطا کر فضل و رحمت سے الٰہی
دلِ مشتاق کا جو مدعا ہے
مجھے بھی تو نکر محروم و مایوس
غنی ہیں آپ یہ بندہ گدا ہے
کہ ابنِ تقصیر کو بھی بخش دیوے
کہ جو بھولے سے کافی لکھ گیا ہے
کہ بندے کی زباں عینِ خطا ہے

قطعۂ تاریخ

ہوئی اتمام جو نظمِ شمائل
بہارِ خلد اس کا نام رکھا
کہی کافی نے حسبِ حال تاریخ
بیاں ہے عادت و خوئے نبی کا
۱۲۵۸ھ

تمت

کتب ردِّ وہابیہ ملنے کا پتہ

مولانا اختصاص الدین صاحب مکتبہ نعیمیہ چوکی حسن خاں شش محل مرادآباد

طابع
مولانا محمد ظفر الدین احمد صاحب

ناشر
مولانا مولوی محمد یونس صاحب

لا یرد الطیب فانہ خفیف المحمل

یہ مبارک رسالہ ہدایت قبالہ در بارۂ جواز صندل مزارات طیبات اولیائے عظام علمائے اسلام
و صلحائے کرام جسمیں نہ صرف ثبوت جواز بلکہ بتصریح علمائے اہلسنت اثبات استحسان و استحباب ہے

مسمی بنام تاریخی مشعر سال اختتام تالیف

عطر الصندل فی انہا یجوز علی قبر الولی الصندل

ملقب بلقب تاریخی مشعر سال ابتدائے تالیف

پاکیزہ قول فیصل در استحسان صندل

۹ھ ۱۳

رسالہ میں عجب نزد وہابیت مکمل ہے — وہابی پیچ کھائیں اسکو پڑھ کر ایسا بل ہے
وہ ہیں وہ جو صندل چڑھانیکو کہیں بدعت — مگر سب نیکوں کیواسطے خوشبوئی صندل ہے

مرتبہ

حامی سنیت ماحی دیوبندیت حضرت مولنا مولوی حاجی محمد عباس میاں صاحب
خلف مولوی حاجی محمد علی میاں قادری سنی حنفی دام مجدہم اللہ تعالی

الیکٹرک ابو العلائی پریس آگرہ میں بلوبطبع سے آراستہ ہوا

بار اول ۱۰۰۰

قیمت فی جلد

۷۸۶
۹۲

جمیع حمد وسپاس اُس پروردگار عالم باقی بلا فنا وقائم بلا زوال جل شانہٗ کو سزاوار ہے اور معطر درود اور مہکتے
سلام کی نچھاور اسکی سلطنت کے دولہا محمد رسول اللہ صلعم پر جو اسکی عطا سے اُسکے تمام خزانوں کا مالک ومختار ہے
اور اُنکی آل و اصحاب پر اور جملہ اتباع و احزاب پر اما بعد فقیر حقیر خادم العلما محمد عباس میاں خلف مولانا
حاجی محمد علی میاں صدیقی سنی حنفی قادری عفا اللہ عنہ برادران اہلسنت کی خدمت میں بعد سلام مسنون عرض رسا
ہے کہ حضور پرنور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک فرقہ زمانہ آخر میں آنیوالا ہے
جو تمہارے سامنے ایسی باتیں پیش کریگا جو نہ تم نے سنی ہونگی نہ تمہارے باپ دادا نے وہ اگلے بزرگان دین پر لعن
طعن کرینگے اور انکی زبان شیریں ہوگی مگر انکے دل بھیڑیوں کے سے ہونگے قرآن پڑھینگے مگر وہ انکے حلق کے نیچے نہیں
اتریگا بات بات پر حدیثیں پڑھینگے دین سے ایسے نکلجائینگے جیسے تیر نشانے سے پھر لوٹ کر نہیں آئینگے ان سے
دور رہو انکو اپنے سے دور رکھنا ایسا نہو کہ وہ تم کو گمراہ کردیں ایسا نہو کہ وہ تم کو فتنے میں ڈالدیں حضور عالم
ما کان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق فرقۂ ملعونہ وہابیہ دیوبندیہ پیدا ہوا جو اللہ عزوجل کو
جھوٹا ہو سکتا بتاتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مبارک کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم
کے مثل اور شیطان کے علم سے کم ٹھہراتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نئے نبی کے پیدا ہونے کو جائز بتاتا ہے اور بات
بات پر سنی مسلمانوں کو کافر و مشرک بتاتا ہے چنانچہ دو سال ہوئے راندیر ضلع سورت سے جو دیوبندی دھرم کے دھرم
پرچارکوں کا ایک مرکز ہے ایک کلم بزبان گجراتی شائع ہوئی جسمیں اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبروں کو بت بنایا اور بزرگان دین کے
قبروں پر صندل لگانیکو حرام اور مشرکین کا طریقہ اور فعل کفار بتایا اور یہ چیلنج بھی دیا کہ جو لوگ مزارات طیبہ پر صندل لگانا
جائز جانتے ہوں وہ مرد میدان ہو کر آئیں اور مقابلہ کرلیں فقیر نے ہندوستان کے چند اکابر علمائے اہلسنت کی خدمات
بابرکات میں استفتا روانہ کئے اُن علماء دامت برکاتہم کی طرف سے جو جوابات آئے سب کو بشکل رسالہ جمع کرکے
اپنے سنی بھائیوں کی خدمت میں پیش کرتا ہے فقیر اپنے رب کریم جل جلالہ کی حمد بجالاتا ہے کہ بعونہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم وبامداد غوث الورٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آسنے یہ رسالہ مبارکہ پاکیزہ قول الفصل در استحسان صندل
اس گنہگار کے ناچیز ہاتھوں سے مرتب کرادیا میرے تمام سنی مسلمان بھائی اس رسالہ کو پڑھکر فیض اٹھائیں اور
فقیر کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
دھوراجی فقیر محمد عباس میاں ابن مولوی حاجی محمد علی میاں غفرلہ الاول بازار چورا [illegible]

دیوبندی صندل نامہ

فعل کفار ہے قبروں پہ چڑھانا صندل

مومنو قبروں کو ہرگز نہ لگانا صندل
مشرکوں کا ہے طریقہ یہ چڑھانا صندل

نہ تو قرآن سے ملتی ہے سند کچھ اسکی
نہ حدیثوں میں ہے قبروں پہ لگانا صندل

فعل بوبکر و عمر یہ نہیں ہرگز لوگو
قول عثمانؓ کا نہیں ہے کہ چڑھانا صندل

نہ علیؓ نے کہیں اسکے لیے کچھ فرمایا
نہ صحابہ سے ہے ثابت کہ لگانا صندل

تھے مزارات صحابہ کے زمانہ میں بہت
کوئی بتلائے کہیں ان سے چڑھانا صندل

تابعیوں میں نشاں اس کا نہیں ملتا ہے
نہ اماموں نے بتایا ہے لگانا صندل

مالک و شافعی احمد کہ امام اعظم
ان سے ہرگز نہیں ثابت کہ چڑھانا صندل

سہروردی ہو کہ چشتی ہو کہ نقشبندی
کوئی کہتا نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

ہو اگر قادری کوئی تو بتائے ہمکو
غوث اعظم نے بتایا ہے لگانا صندل

ان کا تو حکم یہ ہے قبر کے آگے نہ جھکو
ہاتھ اس پہ نہ رکھو کیسا چڑھانا صندل

نہ شریعت کی اجازت نہ طریقت کا مجاز
نہ حقیقت نے بتایا ہے لگانا صندل

جز خدا کے نہیں جائز ہے کسی کی بھی نیاز
ہے حرام اسلیے قبروں پہ چڑھانا صندل

چیز جو قبر پہ چڑھتی ہو وہ ہوتی ہے حرام
دیکھو زنہار تبرک نہ بنانا صندل

اپنے ہاتھوں سے ذرا اے مومنو اسکو گھسنا
نہ کسی اور سے زنہار گھسانا صندل

اس کو لاسکتے نہیں جو ہو ملا کہ علماء
کیوں کہ جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

یہ طریقہ نہیں اسلام کا چھوڑو اس کو
فعل کفار ہے قبروں پہ چڑھانا صندل

حکم اے عاشق شریعت کا سنادو سب کو
کہ بتایا نہیں حضرت نے لگانا صندل

نوٹ :- جن حضرات کو اس صندل نامہ میں کوئی بھی اشتباہ ہو یا جو لوگ صندل لگانے کو جائز سمجھتے ہوں وہ مرد میدان ہو کر آئیں اور قرآن و حدیث و کتاب و ائمہ کے قول سے ثابت کر دکھائیں۔ المشتہر :- انجمن اصلاح الکلام کے مبلغان ... سورت

پتہ :- ایم۔ ایم۔ عربیہ مدرسہ مسلم گجرات پریس سورت

اور صحابہ و تابعین سے بہیئت کذائی ثابت نہیں لہذا شاعر کے تمام ہفوات باطل و خلاف شرع ہیں واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم العبد المعتصم بحبل المتین۔

کتبہ محمد نعیم الدین عفاعنہ المعین [مہر] الجواب صحیح قاضی محمد احسان الحق نعیمی منشی پھر لج

فتویٰ علمائے خانقاہِ مارہرہ شریف

الجواب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم دار قطنی نے ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ فرض فرائض فلا تضیعوھا و حرم حرمات فلا تنتھکوھا و حد حدودا فلا تعتدوھا و سکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنھا فی المرقاۃ دل علی ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ کقولہ تعالیٰ ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعًا بیشک اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض فرمائیں انھیں نہ چھوڑو اور کچھ چیزیں حرام فرمائیں ان پر جرأت نہ کرو۔ اور حدود مقرر کیں ان سے تجاوز نہ کرو اور کچھ چیزوں سے بغیر بھول کے سکوت فرمایا (یعنی انھیں نہ فرض بیان فرمایا نہ حرام) تو ان سے بحث نہ کرو (انھیں اپنی طرف سے فرض و حرام نہ ٹھہراؤ) مرقات میں فرمایا یہ حدیث اس پر دال ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے جیسا کہ یہ ارشاد ربانی کہ وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے یہ بھی اسی پر دال ہے۔ تو ہمارے لیے صندل چڑھانے کی اباحت میں دلیل اتنی کافی ہے کہ شریعت نے اسے حرام نہ فرمایا۔ جو حرمت اور کراہت کا مدعی ہو وہ نص شرعی پیش کرے ملا علی قاری حنفی رسالہ اقتداء بالمخالف میں فرماتے ہیں من المعلوم ان الاصل فی کل مسئلۃ ھو الصحۃ واما القول بالفساد والکراھۃ فیحتاج الی حجۃ من الکتاب والسنۃ او اجماع الامۃ کیا ہے کسی وہابی میں دم کہ وہ مزارات اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر صندل چڑھانے کے حرام (چہ جائیکہ کفر و شرک) ہونے پر کتاب و سنت و اجماع امت سے کوئی نص پیش کرے ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ اور قطعاً نہیں

پیش کر سکتا تو شریعت پر اپنے دل سے افترا کیوں گڑھتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیات اللہ واولئک ہم الکذبون واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم فقیر اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہ خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

مہر

فتویٰ علمائے کچھوچھہ مقدسہ

الجواب بعون الوہاب بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم قبروں پر صندل لگانا نہ کفار کا فعل ہے نہ مشرکوں کا طریقہ اور نہ اس پر کوئی دلیل حرمت راندیری صاحب نے دلیل حرمت تشبہ بالمشرکین قرار دیکر حرام بتایا ہے یعنے چونکہ ہندو بتوں پر صندل چڑھاتے ہیں اسلیے انکے ساتھ تشبہ کی وجہ سے قبروں پر صندل چڑھانا حرام ہے مگر یہاں یہ ثابت کرنا ہوگا کہ یہ وہی تشبہ ہے جو منع ہے اسلیے کہ ہر تشبہ منع نہیں ہے چنانچہ وہابیوں کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صـ۱۲۱ میں لکھتے ہیں

جس شے شعار میں یا تشبہ ہی کا اسمیں کل الوجوہ تشبہ ہو تو منع ہی جیسا مثلاً تمام وردی نصاریٰ میں سے ایک کلاہ پہنی تو کلاہ من کل الوجوہ مشابہ ہو اگر اس کلاہ میں بعض وجہ تشابہ کی ہوگی تو حرام نہ ہووے گی انتہی کلامہ

اگر کسی اور کتاب کے حوالہ سے یہ بات لکھی جاتی تو وہابیوں کو اعتراض کا موقعہ تھا مگر ان کے پیشوا کی کتاب مسلّم نے تصفیہ کر دیا اب مسلمانوں کے مزارات پر صندل لگانے کو ہندوں کے بتوں پر صندل چڑھانے کو ملا کر دیکھیں کہ من کل الوجوہ تشبہ ہے بالکل تشبہ ہے ہی نہیں وہ بتوں پر ان کو معبود سمجھ کر تقرب کی نیت سے صندل چڑھاتے ہیں اور یہاں کوئی جاہل مسلمان بھی صاحب مزار کو معبود نہیں سمجھتا تو پھر تشبہ کیسا اور حرمت کیسی اسی کتاب براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے صـ۱۱۳ میں ہے تشبہ کے لفظ میں

اخذ تکلف ہے سو قصد اور فعل تکلف کا اسمیں ہونا چاہیے پس اسکی صورت یہ ہو کہ اگر

کسی نے کوئی کام نادانستہ کیا اور پھر اس کو خبر ہوئی تو ازالہ کرے ورنہ اب بعد علم متشبہ ہوگا پہلے متشبہ نہ تھا اور اپنے فعل میں عاصی بھی نہ تھا (انتہی بلفظہ) اس عبارت سے واضح ہوگیا کہ جن امور میں کفار کے ساتھ تشبہ لازم آتا ہی اگر آدمی نہ جانتا ہو کہ ان میں تشبہ ہے اور نادانستگی کی حالت میں یہ فعل کرتا رہے تو جب تک اُسے تشبہ کا علم نہ ہوگا اُسوقت تک وہ متشبہ نہ ہوگا کہ جو مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ میں داخل ہو اور نہ گنہگار ہوگا دہابیوں کے پیشوا کی تحریر کے موافق جو مسلمان مزارات پر صندل لگاتے ہیں وہ بالکل بری ہیں وہ ہرگز مزارات پر صندل لگانا تشبہ بالہنود نہیں جانتے اور جب اُن کو ثبوت تشبہ نہیں ہوا تو باقرار مصنف براہین قاطعہ وہ لوگ نہ متشبہ ہوئے اور نہ عاصی اسکو تو ایسی مثال ہوئی کہ کوئی بیہودہ کہنے لگے کہ حجاج بیت اللہ شریف سے واپس ہوتے ہوئے آبِ زمزم لاتے ہیں یہ تو ہنود سے تشبہ ہے کیونکہ وہ لوگ بھی اپنی عبادت گاہ سے واپس ہوتے ہوئے گنگا کا پانی لاتے ہیں تو ہر صاحب عقل اسکے جواب میں سوا اس کے کہ عقل و دانش بباید گریست کے کیا کہے گا۔ اَب رہی یہ بات کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین ائمہ دین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نہ اسے خود کیا نہ کرنے کا حکم دیا نہ اُن کے زمانہ میں اس کا رواج تھا لہذا حرام و بدعت ہے تو کیا ہر وہ فعل جو قرون ثلٰثہ کے بعد ہو وہ مطلقاً حرام و بدعت ہے تو اس قاعدہ سے دہابیوں کے مدارس ان کے وعظ کے جلسے جو بڑے بڑے پنڈالوں میں ہیئت خاصہ کے ساتھ ہوتے ہیں ضرور بدعت و حرام ہونگے کیونکہ تینوں زمانہ اس ہیئت خاصہ کے ساتھ مدارس و جلسے نہ ہوتے تھے ایسی طرح ان کے لباس انکے مکانات نیز لباس و مکان کے سامان آرائش اور یہ انواع و اقسام کے کھانے خود ان کے قاعدہ کلیہ کے حکم سے بدعت و حرام ہو جائینگے کیونکہ قرون ثلٰثہ میں ان کا پتہ نہیں اور جو قرون ثلٰثہ میں نہو یہ لوگ اُسے حرام و بدعت کہتے ہیں۔ لہذا یہ چیزیں بھی حرام و بدعت ہوئیں مگر انہوں نے یہ ٹھانی ہے کہ بدعت دوسرے کے لیے اور جس میں ان کا مطلب ہو وہ حلال و سنت ہے اولیائے کرام کی ارواح طیبہ کو جو ایصال ثواب کیا جاتا

ہے اُسے عرف میں اور بانذر و نیاز کہتے ہیں یہ نذر شرعی نہیں اب رہا ایصال ثواب تو سکی شریعت میں تعلیم دی گئی ہے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے زمانہ اقدس میں بھی اموات کے لیے ایصال ثواب کیا گیا ہے چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ ماجدہ کے ایصال ثواب کے لیے کنواں کھدوایا اور کہا ہذہ لام سعد یہ حضرت سعد کی والدہ کے لیے ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پانی سے ایصال ثواب کرنا جائز بلکہ سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایصال ثواب کے لیے جو چیز ہو اُس کو میت کی طرف منسوب کرنا یہ بھی شرع میں جائز بلکہ حضور نے اس کا حکم فرمایا اس سے وہابیوں کا یہ خیال باطل ہو گیا کہ غیر خدا کا نام لینے سے چیز حرام ہو جاتی ہے۔ اس حدیث کو وہابیوں کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم کے صـ۶۳ میں بایں الفاظ لکھا ہے۔

فرمود چاہ بکن وبگو برائے مادر سعد است اسی صفحہ میں لکھتے ہیں پس ہمیں قیاس باید کرد سائر عبادات را ہر عبادتیکہ از مسلمان ادا شود ثواب آں بروح کسی از گذشتگان برساند یعنی حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر تمام عبادات کو قیاس کرنا چاہیے جو عبادت کہ مسلمان سے ادا ہو اُس کا ثواب گزرے ہوئے لوگوں میں سے کسی کی روح کو پہنچائے۔

صراط مستقیم کے اسی صفحہ پر یہ بھی ہے پس در خوبی ایں قدر امر از امور مرسومہ فاتحہ ہائے اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست اب تو مسئلہ ہی صاف ہو گیا خود وہابیوں کے امام نے فاتحہ مروجہ و عرس و نیاز حسب رواج سب کو جائز بتا دیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ رانندیری اپنے امام پر کیا فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے ایصال ثواب کو نذر و نیاز لکھا ہے اور رانندیری وہابی نے اُسے حرام بتایا ہے مزارات پر لیجا کر جن چیزوں پر فاتحہ دیجاتی ہے

لہ حالانکہ وہابیوں دیوبندیوں کا بھی گرو مسمیٰ اسمٰعیل دہلوی اپنی تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی کے صفحہ ۸ پر انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی نذر و نیاز کرنے والوں کو ابوجہل کے برابر کا مشرک لکھ چکا ہے اب اگر صراط مستقیم میں ہے تو امام الوہابیہ مسلمانوں کو ابوجہل کے برابر مشرک کہہ کر خود کافر مرتد ہو گیا اور اگر تقویۃ الایمان میں ہے تو امام الوہابیہ نذر و نیاز کو جائز کہہ کر اپنے ہی فتوے سے ابوجہل کے برابر کا مشرک ہو گیا بہر حال وہابیہ کے بندوں کے دونوں راستے انکا امام بند کر چکا فللہ الحمد

وہ حلال وطیب ہیں جو شخص انھیں حرام بتائے اوس سے دلیل حرمت پوچھی جائے قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ یعنی اے ایمان والو نہ حرام ٹھہراؤ اُن پاک چیزوں کو جنھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے حلال فرمایا اور حد سے نہ گزرو بیشک اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (تنبیہ) خوشبو کے لیے مزارات پر صندل لگانے میں کوئی حرج نہیں مگر گاتے بجاتے ہوئے بازاروں میں پھرانا جائز نہیں خاندان چشت اہل بہشت میں جو سماع جائز رکھا ہے وہ بھی بشروط وبشرائط ہے بازاروں میں عام گزرگاہوں میں جس طرح آجکل گاتے پھرتے ہیں اسکی کوئی اصل نہیں لہٰذا اس سے احتیاط کی جائے فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ محمد عبد الرشید فتحپوری مدرس ومفتی جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ ۵ صفر المظفر ۱۳۵۵ھ

فتویٰ علمائے شہر لودھیانہ (ضلع پنجاب)

الجواب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ صندل چڑھانا قبور اولیائے کرام وعلماء وصلحاء رحمہم اللہ تعالیٰ پر تعظیماً واعزازاً جائز ہے جبکہ نیت میں مقصد تعظیم وعزت ولی اللہ مقصود ہو چونکہ اہلسنت وجماعت کو بزرگان دین اولیائے کرام وعلماء وصلحائے عظام سے قلبی محبت ہے اسلیے وہ ان کے ارواح طیبات کی خوشنودی کے لیے تعظیماً وتادباً ایسا کرتے ہیں اور عوام کے لیے ان کی عزت وجلال کا اظہار کرتے ہیں یہی اُن کی نیت اور مقصود ہے جسکے لیے صحیح حدیث شریف الاعمال بالنیات موجود ہے پھر کسی فعل کو حرام کہدینا (جو نص صریح کا محتاج ہے) خاص فرقہ وہابیہ کا ہی حوصلہ ہے کیا کسی آیت شریف میں یا حدیث شریف میں یہ حکم آگیا ہے کہ قبور اولیاء پر صندل چڑھانا حرام ہے ہرگز نہیں اسی طرح قبور اولیاء وعلماء وصلحاء رحمہم اللہ پر قبہ بنانا فرش بچھانا چراغ جلانا۔ قندیل جلانا۔ روغن زیتون جلانا یا نذر کے طور پر چڑھانا اوراسی قبیل سے ہے صندل چڑھانا جائز ہے تاکہ صاحب قبر کی

تعظیم اور عزت ہو اور عوام کی نظروں میں کسی قسم کی حقارت پیدا نہ ہو اور کفار پر بھی اسلام اور خادمان اسلام کا رعب اور شان و شوکت ظاہر ہو بالکل جائز اور مستحسن ہے ۔ تفسیر روح البیان جلد اول ص ۸۲۹ ان البدعة الحسنة الموافقة لمقصود الشرع تسمى سنة فبناء القباب على قبور العلماء والاولياء والصلحاء ووضع الستور والعمائم والثياب على قبورهم امر جائز اذا كان القصد بذلك التعظيم والاجلال فى اعين العامة لا يحتقروا صاحب هذا القبر وكذا ايقاد القناديل والشمع عند قبور الاولياء والصلحاء من باب التعظيم والاجلال ايضا للاولياء فالمقصد فيها مقصد حسن ونذر الزيت والشمع للاولياء يوقد عند قبورهم تعظيما لهم ومحبة فيهم جائز

ترجمہ:۔ بدعت حسنہ وہ ہے جو مقصود شرع کے موافق ہو اسکو سنت کہتے ہیں پس علماء و اولیاء و صلحاء کی قبروں پر قبوں کا بنانا جائز ہے ۔ جبکہ صاحب قبر کی تعظیم عوام کی نظروں میں مقصود ہو تاکہ صاحب قبر کو وہ حقیر نہ سمجھیں اور اسی طرح قندیلوں اور چراغوں کا اولیاء و صلحاء کی قبروں کے پاس جلانا بغرض تعظیم اور محبت جائز ہے اور یہی نیک مقصود ہے صندل چڑھانے کا ۔ ۲ ۔ شرح طریقہ محمدیہ حضرت امام نابلسی رحمۃ اللہ علیہ ج ۲ ص ۶۲۹ مطبوعہ مصر ومن مسائل متفرقة اخراج الشموع الى رأس القبور بدعة واتلاف مال كذا فى البزازية وهذا كله اذا خلا عن فائدة واما اذا كان موضع القبور مسجدا او على طريق او كان هناك احد جالسا او كان قبر ولى من الاولياء او عالم من المحققين تعظيما لروحه المشرقة على تراب جسده كاشراق الشمس على الارض اعلاما للناس انه ولى ليتبركوا به ويدعوا الله عنده فيستجاب لهم فهو امر جائز لا منع منه والاعمال بالنيات

ترجمہ کہا والد نے اپنی شرح میں جو درر پر لکھی ہے متفرقہ میں سے کہ قبروں کے سرہانے چراغوں کا جلانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے ایسا ہی ہے بزازیہ میں یہ بات اسوقت ہے کہ جب کسی فائدہ سے خالی ہو لیکن جب وہاں قبروں کے پاس مسجد ہو یا راستے پر ہو یا کوئی وہاں بیٹھتا ہو یا کسی ولی کی ہو اولیاء اللہ میں سے یا کسی عالم محقق کی قبر ہو تو ان کی ارواح کی تعظیم کے واسطے جو اس مٹی کو روشن کر رہی ہیں جو ان کے جسم کی

پر ہے مثلِ آفتاب روشن کے زمین پر لوگوں کے جتلانے کے لیے کہ یہ ولی ہیں کہ وہ اس سے برکت حاصل کریں اور اسکے پاس اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں تاکہ اللہ تعالےٰ اُن کی دعا قبول فرمائے پس یہ امر جائز ہے اسمیں کوئی بات مانع نہیں اور مدار اعمال نیتوں پر ہے اور یہی صورت ہے اولیاء کرام کی قبروں پر صندل چڑھاتے ہیں۔ ۲۳۔ شرح سفر السعادت شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۷۲ عبارت متن نہی فرمود بر سر قبرہا مساجد بنا کنند یا بر گورہا چراغ افروزند بر فاعل آں لعنت کرد۔ عبارت شرح تنبیہ آنچہ مصنف ذکر کرد حق است احادیث صحیحہ دریں باب وارد و اصل سنت در زمانِ نبوت و خلفائے راشدین و صحابہ ہمیں بود لیکن بعد ازاں ایں تکلفات در مقابر پیدا شد و مفاخرت و مباہات بداں راہ یافتہ و در آخر زمان بجہت اقتصار نظر عوام بر ظاہر مصلحت در تعمیر و ترویج مشاہد و مقابر مشائخ عظماء دیدہ چیزہا افزودند از انجا ابہت و شوکت اہلِ اسلام و اربابِ صلاح پیدا آید خصوصاً در دیارِ ہندوستان کہ اعدائے دین از ہنود و کفار بسیار اند و ترویج و اعلائے شان ایں مقامات باعث رعب و انقیاد ایشان است و بسا اعمال و افعال و اوضاع کہ در زمان سلف از مکروہات بودہ در آخر زمان از مستحسنات گشتہ و دفن در جوار قبور صلحاء و حضور و شہود در ساحت عزت ایشان موجب برکت و نورانیت و صفا ست و زیارت مقامات متبرکہ و دعا در آنجا متوارث است و امام شافعی گفتہ کہ قبر امام موسیٰ کاظم سلام اللہ علیہ و علیٰ آبائہ الکرام تریاق مجرب است برائے اجابت دعا و زیارت قبور و احترام اہل آں در استقبال و جلوس تا ادب ہماں حکم است کہ در حیات بود انتہیٰ بلفظہٖ۔ ترجمہ تنبیہ جو مصنف نے لکھا ہے وہ صحیح ہے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد مقابر میں تکلفات پیدا ہوئے اور فخر و نار کا طریقہ نکالا اور آخر زمانہ میں عوام کی نظروں پر خیال کرکے ظاہر مصلحت تعمیر و ترویج مشاہد اور قبور مشائخ پر نظر کرکے اکثر چیزوں کو زیادہ کیا گیا تاکہ بزرگی اور شان و شوکت اہل اسلام اور نیکو کاروں کی ظاہر ہو خصوصاً ملک کفا

ہندوستان میں جہاں کثرت سے دشمنانِ دین اہل ہنود کفار رہتے ہیں ان چیزوں کی ترویج اور محو شان ان مقامات کا باعثِ رعب و انقیاد کفار ہے اور اکثر اعمال و افعال اور طریقے جو زمانہ سلف میں مکروہات میں سے تھے آخر زمانہ میں نیک اور مستحسن ہو گئے اور دفن کرنا قریب یا قبرستان صلحاء میں اور ان کی قبور پر حاضر ہونا عزت و برکت و نورانیت اور صفائی کا موجب ہے اور مقامات متبرکہ کی زیارت کرنا اور وہاں دعا مانگنا متوارث چلا آتا ہے حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ قبر حضرت امام موسیٰ کاظم سلام اللہ علیہ کی قبولیت دعا کے لیے تریاق مجرب ہے زیارت قبور میں احترام اولیاء کرام ان کے استقبال اور جلوس میں ایسا ہی حکم ہے جیسا ان کی زندگی کی حالت میں تھا فقط واللہ اعلم بالصواب

فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ سنی حنفی نقشبندی مجددی

مقیم لودھیانہ ۷ جمادی الآخری ۱۳۵۱ھ [مہر]

فتویٰ علمائے شہر کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ (پنجاب)

الجواب وباللہ التوفیق کوئی چیز منع یا حرام نہیں ہو سکتی جب تک کہ شریعت میں اس کی ممانعت ثابت نہ ہو۔ امام نووی شرح صحیح مسلم کے جلد اول میں لکھتے ہیں کہ الاصل ان لا منع حتے یثبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما عفا عنہ یعنی حلال وہ ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے خدا تعالیٰ نے سکوت فرمایا وہ معاف ہے صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ذرونی ما ترکتکم قرآن کریم بھی اسی کی تائید کرتا ہے چنانچہ فرمایا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم لہٰذا تو یہ اصل ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ جن باتوں کے متعلق قرآن و حدیث میں ممانعت نہیں وہ اپنی اصل جواز پر ہیں قرآن و حدیث سے جس بات کی بھلائی معلوم ہو وہ بھلی ہوگی اور جس کی برائی ثابت ہو وہ بری اور جس کی نسبت

سکوت ہے وہ جائز اور مباح رہیگی اس کو حرام یا ممنوع کہنا شریعت پر افترا ہوگا اللہ فرماتا ہے
ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ
الکذب ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ۔ صندل چڑھانے کی
ممانعت نہ کسی آیت میں نہ حدیث میں اسلیے اپنے اصل پر جائز و مباح ہے حرام کے کہنے والا
اسکی حرمت کی دلیل بیان کرے واللہ اعلم وعلمہ اتم ۔ ابو یوسف محمد شریف عفا اللہ عنہ

فتوی مفتی اجمیر شریف درگاہ شریف

الجواب ۔ صندل چڑھانے کی حرمت کا قول محض افترا ہے اگر یہ حرام ہے تو اسکی دلیل لائیں
ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین ۔ یقیناً اسکی حرمت پر کوئی دلیل نہیں لاسکتے یوہیں جو چیز
قبر پر چڑھائی جائے اوسے حرام کہنا بالکل غلط ہے اگر یہ لوگ دین رکھتے ہوں تو ایسے
اباطیل سے توبہ کرنے کو لازم سمجھیں گے واللہ تعالے اعلم

فقیر امجد علی اعظمی عفی عنہ ۔ مہر ۱۳۲۹

فتوی علمائے کاٹھیاواڑ شہر دھوراجی

الجواب بعون الملک العلام الوھاب بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم
اقوالنا واقلامنا من الزلل والخطاء ۔ اولیائے کرام ومشائخ عظام رضوان اللہ علیہم
اجمعین کے مزارات مبارکہ پر صندل اور دیگر خوشبو کی چیزوں کا چڑھانا اور لگانا بالکل جائز
اور مباح ہے اور نیت خیر ہو تو مستحسن اور باعث اجر وثواب ہے اسلیے کہ شریعت مطہرہ
نے اس فعل کو صراحۃً واشارۃً کسی طرح ممنوع قرار نہیں دیا ہے نہ تو خود یہ شرعاً ممنوع اور نہ
کوئی ممنوع چیز اسمیں جزئی ہوکر داخل اور نہ کوئی ممنوع چیز اس کو لازم غیر منفک جب ان
تین امور میں سے کوئی چیز نہیں تو ظاہر ہے کہ یہ مباح ہے اس کو ناجائز کہنے والے پر لازم
ہے کہ اسکی ممانعت دکھائے کہ کہاں سے ثابت ہے آیا قرآن مجید میں اس کو حرام بتایا گیا ہے
یا کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی ممانعت ثابت ہے یا کہ اقوال صحابہ کرام سے یا کہ اقوال

تابعین وتبع تابعین وائمہ دین سے جب کسی سے بھی اسکی حرمت اور ممانعت ثابت نہیں تو
اسکو ناجائز کہنا اور حرام قرار دینا شریعت پاک پر بہتان باندھنا ہے اور ایسا شخص گویا اپنی
نئی شریعت گھڑتا ہے۔ شریعت پاک کا قاعدہ ہے کہ جس امر کو ممنوع قرار نہیں دیا جاتا اس
کو جائز قرار دیتی ہے۔ خواہ تو اسکا جائز ہونا صراحۃً ثابت ہو یا شریعت میں اس سے سکوت
ہو یعنی نہ اس کو جائز فرمایا ہو اور نہ ناجائز بلکہ اس کا ذکر ہی نہ ہو۔ اس قاعدہ کو خوبی سمجھنا چاہیئے
کہ جس سے شریعت میں خاموشی ہے وہ مباح اور جائز ہے الا ان یحرمہ تعالیٰ بلفظہ ومعنہ
کیونکہ اصل اشیاء میں اباحت ہے اب یہ قاعدہ جو کہ ہم نے بیان کیا کسی کے گھر کا بنایا ہوا نہیں
بلکہ قرآن کریم اور حدیث شریف اور اقوال مفسرین ومحدثین واقوال فقہاء سے صراحۃً ثابت ہے اب
اس قاعدہ کا انکار کرنا گویا کہ قرآن کریم اور حدیث پاک کا انکار ہے والعیاذ باللہ العلی العظیم
رب العالمین ارشاد فرماتا ہے هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا خداوند عالم
وہ ذات ہے کہ جس نے تمہارے واسطے تمام چیزیں پیدا فرمائیں معلوم ہوا کہ اصل کے اعتبار سے
ہر چیز ہمارے استعمال اور نفع کے لیے بنائی گئی ہے جس طرح جس کو چاہیں استعمال کریں جبتک
کوئی حرام فرمانے والی دلیل نہ آئے لہذا اگر کوئی حرام فرمانے والی دلیل آ گئی تو وہ چیز حرام ہو گی
ورنہ اباحت کے حکم میں داخل رہی رب اکرم الاکرمین ارشاد فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا
عَنْ أَشْيَاءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِن تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ
عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ اے ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں دریافت
نہ کرو کہ جو اگر ظاہر فرما دی جائیں تو تم کو ناگوار معلوم ہوں (یعنی ان سے تم مشقت میں پڑ جاؤ)
جن کو کہ خداوند تعالیٰ معاف فرما چکا ہے اگر تم قرآن کے نازل ہونے کے وقت میں دریافت
کرو گے تو ظاہر کر دی جائیں گی اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لیے وہ چیزیں معاف فرما دی گئی
ہیں کہ جو بیان میں نہ آئیں صراحۃً ثابت ہوا کہ جس کا ذکر شریعت پاک میں نہ آیا ہو وہ درجہ معافی
میں ہے تو جب تک اسکی حرمت یا کراہت شرعیہ صحیح نہ ہوئی تو اس قاعدے جائز

ٹھہرانا کہ ناجائز۔ جو کہ ناجائز قرار دے وہ اوّل درجہ کا جاہل ہے۔ مسلم و بخاری میں ہے عن سعد ابن ابی وقاص انّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال انّ اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شئ لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسئلتہ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں میں بڑا مجرم وہ ہے کہ جو اس چیز کے بارے میں سوال کرے کہ جو لوگوں پر حرام نہ کی گئی ہو اور وہ چیز اس کے سوال کی وجہ سے حرام کردی جائے۔ وعن سلمان قال سئل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن اشیاء فقال الحلال ما احل اللّٰہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللّٰہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما قد عفا عنہ فلا تتکلفوا لہا ۔ فی جامع الاصول ۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال چند چیزوں کے بارے میں کیا گیا تو فرمایا کہ حلال وہ ہے کہ جسے اللہ نے حلال فرمایا اپنی کتاب میں اور حرام وہ ہے کہ جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے اللہ نے سکوت فرمایا وہ اُن چیزوں میں سے ہے کہ جس کو معاف فرما دیا۔ لہٰذا اُن کے حرام کرنے میں تکلف نہ کرو۔ ان حدیثوں سے آفتاب کی طرح روشن ہوا کہ جو چیز شریعت میں ذکر نہ آئی وہ اللہ نے معاف کی ہے اور جو چیز کہ اللہ نے معاف فرمائی وہ کسی مرتد دیوبندی قادیانی وغیرہ کے کہنے سے حرام نہیں ہو سکتی اب سنیے اقوال محدثین و مفسرین و فقہاء علامہ احمد جیون رحمۃ اللہ تعالے تفسیرات احمدیہ صفحہ ۱۲ میں ارشاد فرماتے ہیں وبالجملۃ ففی الآیۃ دلیل علی کون الاباحۃ اصلا فی الاشیاء ظاہرہ کہ اس آیت کریمہ میں اس بات پر دلیل ہے کہ چیز وہ اصل اباحت ہے۔ تفسیر بیضاوی صفحہ ۹۹ میں ہے وھو یقتضی اباحۃ الاشیاء النافعہ یہ آیت کریمہ نافع چیزوں کے مباح ہونے کا تقاضا کرتی ہے۔ تفسیر روح البیان صفحہ ۹ میں ہے وقد استدل بھذا علی ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ کما فی الکواشی ۔ یعنی اس آیت سے دلیل پکڑی جاتی ہے کہ تمام چیزوں میں اصل مباح ہونا ہے۔ مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شریف شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں صفحہ ۹ واحتج بھذا الحدیث من قال اصل فی الاشیاء الاباحۃ قبل ورود الشرع حتی یقوم دلیل الحظر

قبل ورود الشرع حتی یقوم دلیل الحظر اسی حدیث سے اُن لوگوں نے دلیل پکڑی کہ جو کہتے ہیں کہ حکم شرعی وارد ہونے سے پہلے اصل حالت تمام چیزوں میں مباح ہونا ہے یہاں تک کہ ممانعت کی دلیل قائم ہو جائے ردالمحتار ص۹۱ میں ہے وصرح فی التحریر بان المختار ان الاصل الاباحۃ عند الجمہور من الحنفیۃ والشافعیۃ - یعنی تحریر میں اسکی تصریح کی گئی ہے کہ جمہور حنفیہ و شافعیہ کے نزدیک حالت اصل تمام چیزوں میں مباح ہونا ہے - الحمد للہ رب العالمین کہ آیت قرآنیہ اور احادیث صحیحہ و اقوال محدثین و مفسرین و فقہاء سے صراحۃً ثابت ہوا کہ وہ چیزیں جن کو شریعت نے حرام نہ فرمایا اور اُن کا ذکر نہ آیا وہ جائز و مباح ہیں لہٰذا صندل کسی قبر پر ملنا جو کہ قرآن کریم حدیث شریف اقوال ائمہ اقوال صحابہ سے اسکی ممانعت ثابت نہیں لہٰذا بالکل جائز ہی اب اگر اس میں نیت خیر ہو تو بہتر اور مستحسن ہے جیسا کہ مرقاۃ ص۲۵ میں ہے فانہا تنقلب بالنیات حسنات کما انہا تنقلب سیئات یعنی یہ مباح چیزیں نیتوں سے مستحسن بن جاتی ہیں جس طرح سے کہ خراب نیتوں سے مباح چیزیں گناہ بن جاتی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ہر جائز کام نیت نیک سے مستحسن بن جاتا ہے اب یہ معلوم ہونا چاہیے کہ صندل کو مزارات اولیاء کرام پر کیوں چڑھایا جاتا ہے اور کیوں لگایا جاتا ہے اسمیں مصلحت یہ ہے کہ صندل ایک اچھی خوشبوؤں میں سے خوشبو ہے اور مزارات اولیائے کرام زیارت گاہ خاص و عام ہیں تو اس جگہ عرس وغیرہ کے موقع پر لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس خوشبو سے فائدہ اٹھائیں اور ان کو اس سے نفع حاصل ہو اور جو چیزیں نفع اہل اسلام کے لیے صرف کی جائیں وہ مباح اور مستحسن ہیں دوسرے خود صاحب قبر قبر میں اس سے خوشبو حاصل فرماتے ہیں اور یہ خوشبو وغیرہ اُن کی خوشنودی کا باعث ہے کیونکہ اولاً تو عام طور سے صاحب قبور اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں مولانا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں وفیہ دلالۃ علی حیاۃ المیت فی القبر لان الاحساس بدون الحیاۃ ممتنع اس حدیث شریف میں میت کے قبر میں زندہ ہونے پر دلالت ہے کیونکہ بغیر زندگی احساس عادۃً محال ہے دلالت ظاہرہ

ہے کہ عام میت اپنی قبروں میں زندہ ہیں خصوصاً اولیائے کرام و علمائے عظام و مشائخ
کرام اپنی کامل زندگی کے ساتھ مع اجسام اپنی قبروں میں زندہ ہیں ان حضرات کی موت
کیا ہے بس ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا ہے ورنہ یہ حضرات بحیات کامل زندہ ہیں
رزق کھاتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں، مرقاۃ میں ہے ولذا قیل اولیاء اللہ لا یموتون بل
ینتقلون من دار الی دار یعنی اولیاء اللہ مرتے نہیں ہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے
گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں بل احیاءٌ ولکن لا تشعرون دوسرے مقام پر مرقاۃ میں
ہے فان سائر الاموات فی القبر یسمعون الکلام والسلام الی ان قال فمن ان الانبیاء
تکون حیاتہم علی الوجہ الاکمل ویحصل لبعض ورثتہم فی الشہداء والاولیاء والعلماء الحنفاء
الادنی بحفظ ابدانہم الظاہرۃ بل بالتلذذ بالصلوۃ والقراءۃ ونحوہما بتنعم الظاہر القائم بہم کچھ آگے جا کر فرماتے ہیں
یتعبدون ویصلون فی قبورہم مع استغنائہم عن الطعام والشراب کالملٰئکۃ یعنی تمام مُردے کلام
وسلام سنتے ہیں انبیائے کرام کی زندگی بہت کامل طرح پر ہوتی ہے اور ان کے بعض
ورثاء یعنی شہداء اولیاء اور علمائے کرام کو حیات انبیاء سے پورا حصہ ملتا ہے ان کے
ظاہری بدنوں کو محفوظ رکھ کر بلکہ نماز و تلاوت قرآن وغیرہ سے لذت حاصل کرتے ہیں
اپنی مبارک قبروں میں الی یوم القیام یہ حضرات اپنی قبروں میں عبادت کرتے
ہیں اور نماز پڑھتے ہیں باوجودیکہ ملائکہ کی طرح کھانے پینے سے بے پرواہ ہوتے ہیں۔ اس سے
صاف طور سے معلوم ہوا کہ اولیائے کرام کی زندگی قبروں میں بطریق کامل ہے لہٰذا خود صاحب
قبر بھی اس صندل کی خوشبو وغیرہ سے نفع حاصل فرماتے ہیں تو اب صندل کا قبروں پر
لگانا بیکار نہیں ہے بلکہ اس سے اتنے فائدے ہیں اسکو بلا دلیل شرعی حرام بتانا گویا
دنیا سراسر جہالت ہے ہاں دیوبندی وغیرہ دیگر جہلاء اس طرح اسکو ناجائز کہتے ہیں کہ
یہ کام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ نیز خلفائے راشدین و ائمہ دین کے زمانوں
میں نہ ہوا لہٰذا یہ بدعت ہے اور ہر بدعت ناجائز و حرام تو یہ بھی ناجائز و حرام ہے ایں

کلام میں جو جہالت ہے وہ ظاہر ہی ہے کیونکہ ہر بدعت حرام نہیں جب تک کہ وہ بدعت سیئہ یعنے مقابل سنت نہ ہو جو بدعت کہ حسنہ یعنی اچھی ہو تو اُس میں اس بدعت کے نکالنے والے اور اُس پر عمل کرنے والے کو ثواب ملتا ہے حدیث شریف میں وارد ہے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا جس شخص نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا اُس کو اُس ایجاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جو اُس پر عمل کرے اُس کا ثواب ملیگا بلکہ بدعت تو کبھی واجب بھی ہوتی ہے اور کبھی مستحب اور کبھی مباح تو ہر بدعت کو حرام کہہ دینا حدیث صحیح کی مخالفت اور احکام شرعیہ سے جہالت ہے مرقاۃ میں ہے البدعۃ اما واجبۃ کتعلم النحو لفھم کلام اللہ تعالیٰ ورسولہ واما محرمۃ کمذھب الجبریۃ واما مندوبۃ کاحداث المدارس وکالتراویح بالجماعۃ العامۃ واما مکروھۃ خلاصہ یہ کہ بدعت یا تو واجب ہے جیسے کہ کلام خدا اور رسول کے سمجھنے کے لیے علم نحو کا سیکھنا اور یا حرام ہے جیسے کہ جبریہ وغیرہ کا مذہب یا مستحب ہے جیسے کہ مدرسوں کا تعلیم کے لیے بنانا اور تمام جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا اور یا مکروہ ہے اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ ہر بدعت حرام نہیں تو صندل کو فقط بدعت کہکر حرام کہہ دینا سراسر ظلم ہے اشعۃ اللمعات میں ہے صفحہ ۱۲۵ بدانکہ ہرچہ پیدا شدہ بعد از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بدعت است واز انچہ موافق اصول وسنت اوست وقیاس کردہ شدہ برآں آنرا بدعت حسنہ گویند وآنچہ مخالف آں باشد بدعت وضلالت خوانند وکل بدعۃ ضلالۃ محمول برایں است وبعض بدعتہا است کہ واجب است چنانچہ تعلیم وتعلم نحو وبعض مستحسن ومستحب وبعض مکروہ وبعض مباح مختصر جاننا چاہیئے کہ جو کچھ کہ حضور علیہ السلام کے بعد پیدا ہوا وہ بدعت ہے ان بدعتوں سے جو بدعت کہ سنت وقواعد کے مطابق ہے اور اس پر قیاس کی گئی ہے اُسکو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور جو اسکے خلاف ہو اُسکو بدعت ضلالہ کہتے ہیں اور یہ حدیث کہ ہر بدعت گمراہی ہے اس بدعت ضلالہ پر محمول ہے باقی ترجمہ مثل سابق رد المحتار میں ہے ص ۲۲ ج ۱ فانھا قد تکون واجبۃ ومندوبۃ ومکروھۃ ومباحۃ

ترجمہ اسی کی مثل کہ جو اوپر گذرا اب کہاں گئے وہ ملاجی کہ جو کہہ رہے تھے کہ ہر بدعت
گمراہی ہے اور حرام ہے دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قول اور محدثین وفقہاء کے
اقوال سے صاف صاف ظاہر ہے کہ ہر بدعت گمراہی نہیں ہاں جو بدعت کہ سیئہ ہو وہ ضرور
ناجائز ہے اور گمراہی ہے جیسے خدا میں جھوٹ جیسے عیب کا امکان نکالنا یا حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنا کہ یہ ضرور بالضرور گمراہی کفر اور بدعت سیئہ ہے کہ
جس کو دیوبندی علماء نے ایجاد کیا ہے صندل لگانا ضرور بالضرور بدعت حسنہ ہے کہ جس سے
زائرین اور صاحب قبر کی روح خوش ہو اچھا اگر ہم مان لیں کہ ہر بدعت گمراہی اور حرام ہے
اور جہنم میں لیجانے والی تو یہ حرام ہونے کا حکم کیا صرف صندل اور عرس وتعظیم اولیائے
کرام پر ہی لگے گا یا مدرسہ دیوبند کی عمارت اور اس کے لیے چندہ کرنا اور وہاں تعلیم کا
نصاب مقرر کرنا اور سالانہ امتحان کے انتظامات کرنا پڑھنے پڑھانے کے ریل گاڑی میں
سفر کرنا بذریعہ خطوط اور تار کے باتیں کرنا ان امور پر کیوں یہ حکم جاری نہ ہوگا بتائیے کہ
مدرسہ دیوبند اور وہاں کی طرح تعلیمی انتظامات اسی طرح ریل کی سواری اور ڈاک کا انتظام
کیا کسی زمانہ میں تھا آیا حضور علیہ السلام کے زمانہ اقدس یا خلفائے راشدین کے زمانہ
میں اس طرح تعلیمی درسگاہیں ہوا کرتی تھیں کیا اوس زمانہ میں ریل کے سفر اور خطوط اور
ٹکٹ وغیرہ کام میں آتے تھے تو صندل کو حرام اور ناجائز کہنے والے پر واجب ہے کہ پہلے
مدرسہ دیوبند کو پھاوڑے سے ڈھادے بعد میں اس طرف توجہ کرے کیا صندل تو بدعت
ہونے کی وجہ سے حرام ہو جائے اور مدرسہ دیوبند جو ہزارہا بدعتوں کا مجموعہ ہے وہ جائز اور
مباح اور باعث خیر ہی بنا رہے اسکے معنے تو یہ ہوئے کہ حرام اور حلال ہونا دیوبندی صاحب
کے فرمانے پر موقوف رہا جسے چاہا اور جس سے راضی ہوئے وہ تو حلال ہو گیا اور جسے چاہا
اور جس سے خفا ہوئے اوس پر بدعت کا کوڑا مارا اور حرام ٹھہرا دیا اللہ اس ہٹ دھرمی
سے بچائے خلاصہ یہ ہے کہ اولیائے کرام کے مزاروں پر صندل وغیرہ خوشبو چڑھانا شرعًا

بالکل جائز اور مستحسن ہے اسکی کوئی ممانعت کسی طرح ثابت نہیں ہوئی اور جس کی ممانعت ثابت نہیں وہ جائز ہے واللہ اعلم جس طرح سے صندل ایک خوشبو اور اس سے صاحب قبر اور زائرین خوش ہوتے ہیں اسی طرح پھول بھی ایک خوشبو ہے اسکی بھی ممانعت کسی طرح ثابت نہیں ہوئی اس سے منع کرنا بھی جہالت ہے دوسرا نفع اسمیں یہ ہے کہ یہ ایک تر چیز ہے اور جب تک تر چیز تر رہتی ہے تسبیح کرتی ہے اور تسبیح سے صاحب قبر کو اُنس اور اگر عذاب میں مبتلا ہے تو تخفیف ہوتی ہے حدیث شریف سے ثابت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تر شاخ کو لیکر دو ٹکڑے فرما کر دو قبروں پر گاڑ دیے اور فرمایا کہ جب تک تر رہیگی تسبیح پڑھیگی اور مُردے کے عذاب میں تخفیف ہوگی اسی طرح یہاں بھی یہ صورت حاصل ہے نیز فقہائے صراحۃً اسکے جواز کا حکم دیا ہے علامہ ابن عابدین رد المحتار ص۸۴۲ میں فرماتے ہیں ویقاس علیہ ما اعتید فی زماننا من وضع اغصان الاٰس و نحوہ یعنی اس قبر کے گھاس کے مسئلہ پر قیاس کیا جائیگا اُن باتوں کا جس کا ہمارے زمانہ میں رواج ہو گیا ہے یعنی آس وغیرہ خوشبودار چیزوں کی شاخیں قبر پہ رکھنا معلوم ہوا کہ پھول وغیرہ خوشبودار چیزوں کا قبر پہ رکھنا باعث برکت ہے واللہ اعلم

حررہ العبد المعتصم بذیل نبی آخر الزمان احمد یار خاں مدرس مدرسہ مسکینیہ جامع مسجد دھوراجی کاٹھیاواڑ ۱۲ / رمضان المبارک یوم جمعہ مبارکہ ۱۳۵۰ھ

مہر

فتویٰ علمائے بڑودہ

نعم ما اجاب وھو الصواب احقر محمد صدیق بڑودی غفر اللہ لہٗ مورخہ ۱۴ / جمادی الاول ۱۳۵۱ھ

سید قطب الدین متخلص بہ نیر عفا اللہ عنہ بڑودہ ناگرواڑہ

فتویٰ علمائے سورت

صورت مسئولہ میں صندل لگانا نہ حرام ہے اور نہ منع۔ کتب فقہیہ میں صاف تصریح موجود کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے یعنی جائز جب تک کہ شریعت مطہرہ سے کسی چیز کے حرام یا

منع ہونے کی تصریح نہ ہو وہاں تک کسی کو یہ اختیار نہیں کہ اسکو حرام یا منع کہے جیسا
ردالمحتار میں ہے وصرح بان المختار ان الاصل الاباحۃ عند الجمہور من الحنفیۃ والشافعیۃ
یعنی علماء حنفیہ و شافعیہ کا مختار مذہب یہ ہے کہ اصل (اشیاء میں) اباحت ہے۔ اللہ پاک
فرماتا ہے یاایہا الذین اٰمنوا لا تحرموا ما احل اللّٰہ لکم اے ایمان والو اس چیز کو
حرام نہ کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث شریفہ و کتب فقہیہ میں
کسی جگہ صندل لگانے کے متعلق حرمت یا منع کی کوئی تصریح موجود نہیں بلکہ خوشبو کے
محبوب ہونے کی تصریح موجود واللہ اعلم سید جعفر علی عفی عنہ (مصنف رسائل تعلیم المسلمین و تیسیر رسول کریم)

فتوی پیلی بھیت

الجواب اللّٰہم ہدایۃ الحق والصواب اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات
طیبہ پر صندل لگانا اور لگانے سے پہلے اس کو شہر میں گشت کرانا اور اسکے ساتھ نعت
شریف یا اشعار منقبت بزرگان دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پڑھنا یقیناً جائز و مباح ہے
شریعت مطہرہ سے اسکی ممانعت پر ہرگز کوئی دلیل نہیں جو اسکو ناجائز کہتا ہو وہ ثبوت پیش کرے
کونسی آیت یا حدیث میں اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صندل اٹھانے
کو منع فرمایا ہے ائمہ شریعت و اکابر طریقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کس بزرگ نے کس
کتاب میں ناجائز بتایا ہے یا شریعت مطہرہ معاذ اللہ وہابی کے گھر کی ہے یا وہابی کو معاذ اللہ
اختیار حاصل ہے کہ جس چیز کو چاہے حرام کرے آللّٰہ اذن لکم ام علی اللّٰہ تفترون ۝۔
(اے وہابیو) کیا اللہ نے تم کو خبر دی ہے (کہ صندل اٹھانا حرام ہے) یا تم اللہ پر افترا باندھتے
ہو ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ہذا حلال وہذا حرام لتفتروا علی اللّٰہ الکذب
ان الذین یفترون علی اللّٰہ الکذب لا یفلحون اور جن چیزوں کو تمہاری زبانیں جھوٹ کہہ دیں ان کو مت
کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اسلئے کہ اللہ پر جھوٹ افترا باندھو بیشک جو لوگ اللہ
پر جھوٹے افترا باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائینگے اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے کسی آیت یا حدیث میں مزارات اولیاء پر صندل لگانے یا اوسکے گشت کرانے کو منع نہیں فرمایا جو اسکو جائز کہتا ہے اُسے اتنا ہی کافی ہاں وہابی جو ناجائز کہتا ہے بار ثبوت اُسکے ذمہ ہے وہ ثبوت لائے کہاں اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور اگر ثبوت نہ دے سکے اور انشاء اللہ الواحد القہار قیامت تک نہیں دے سکتا تو ملک سے نئی شریعت گڑھنا خود شارع بنتا اور اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کرتا ہے جس بات کو اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہیں حرام نہیں فرمایا یہ اُسے اپنی طرف سے حرام کہتا ہے حالانکہ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ یعنی اے ایمان والو اُن باتوں کو نہ پوچھو جن کا حکم اگر تم پر کھول دیا جائے تو تمہیں برا لگے اور اگر اُس زمانہ میں پوچھوگے جسوقت قرآن اتر رہا ہے تو تم پر کھول دیا جائیگا اللہ اُن چیزوں کو معاف کر چکا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا حلم والا ہے کیسا صاف ارشاد ہے کہ شریعت مقدسہ نے جس بات کا ذکر نہ فرمایا وہ معافی میں ہے جبتک قرآن پاک نازل ہو رہا تھا احتمال تھا کہ معافی پر شاکر نہو کر کوئی پوچھتا اُسکے سوال کیوجہ سے منع فرما دی جاتی اب کہ قرآن عظیم اتر چکا دین کامل ہو لیا اب کوئی نیا حکم آنے کو نہ رہا جتنی باتوں کا شریعت مطہرہ نے حکم دیا نہ اُن سے منع فرمایا اُن کی معافی ہو چکی جس میں اب تبدیل نہوگی وہابی کہ اللہ کی معافی پر اعتراض کرتا ہے مردود ہے والله الحمد اور اللہ عزوجل فرماتا ہے مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا یعنی میرا رسول جو کچھ تم کو عطا فرمائے تو تم اسکو لو اور جس چیز سے تم کو منع فرمائے اُس سے باز رہو یہ آیت کریمہ صاف ارشاد فرما رہی ہے کہ جن امور کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ فرائض و واجبات مستحبات ہیں اور جن چیزوں سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ منہیات مکروہات ہیں تو درمیان میں وہ چیزیں رہ گئیں جن کا حضور انور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ حکم دیا نہ اُن سے منع فرمایا تو ایسی چیزیں نہ واجب ہو سکتی ہیں نہ حرام لاجرم مباحات میں شامل ہوں گی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر مزارات پر صندل چڑھانے کا حکم فرما دیتے واجب یا مستحب ہو جاتا منع فرما دیتے۔ حرام یا مکروہ ہو جاتا اب کہ سرکار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صندل اٹھانے کا نہ حکم دیا نہ منع فرمایا لاجرم جائز و مباح ہے ہاں وہاں اب ہر ایک وہابی دیوبندی رانڈیری ڈابھیلی تھانوی گنگوہی انبہٹی اندھی کو اعلان عام و اعلام تام ہے کہ صندل اٹھانے کی جو کیفیت ہم نے بیان کی اُسکی ممانعت پر کوئی حدیث لائے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام معجز نظام سے صندل اٹھانے کی اِس کیفیت کا عدم جواز بتائے ورنہ اپنے گھر میں مونھ چھپائے آئندہ کسے شیران بیشۂ سنت کو اپنی صورت ہرگز نہ دکھائے حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِی کِتَابِہٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فِی کِتَابِہٖ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ مِمَّا عَفَا عَنْہُ یعنی جو کچھ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں حلال فرما دیا وہ حلال ہے اور جو کچھ اپنی کتاب میں حرام فرما دیا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے رواہ الترمذی وابن ماجہ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری حدیث میں ہے حضور رب عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَا اَحَلَّ فَھُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَھُوَ حَرَامٌ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ عَفْوٌ یعنی جسے اللہ و رسول نے حلال کیا وہ حلال ہے اور جسے حرام کیا وہ حرام ہے اور جسکا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے رواہ ابو داود عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بحمدہ تعالیٰ احادیث کریمہ اُن آیات عظیمہ کی تصدیق و تفسیر اور صاف ارشاد فرما رہی ہیں کہ شریعت نے جس بات کا ذکر نہیں فرمایا وہ معافی میں ہے اب ہم دیوبندی رانڈیری سے پوچھتے ہیں کہ اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عرسوں میں صندل شریف اُس طریقہ سے اٹھانا جو ہم بیان کر چکے قرآن عظیم و حدیث کریم میں کہیں اُسکی حلت و حرمت کا تذکرہ ہے یا نہیں اگر ہے تو مرد میدان

بنے اور بہت جلد وہ آیت یا حدیث پیش کرے جسمیں جھنڈا اُٹھانے کا تذکرہ ہو اور اگر کہے
نہیں تو احادیث و آیت سے فرما دیا کہ شریعت نے جس بات کا کچھ تذکرہ نہ فرمایا وہ جائز و مباح
اور اللہ کی معافی میں داخل ہے اللہ کی معافی پر اعتراض کرنے والا دیوبندی یا راندیری شرع سے
جاہل یا قصداً متجاہل اور شریعت مطہرہ پر صائل ہے والله الحمد یہاں تک جواز کا بیان تھا رہا استحباب
تو جب جھنڈا اُٹھانے کی کیفیت مذکورہ میں کوئی چیز ناجائز و حرام نہیں اور مسلمانانِ اہلسنت
اوسے نیت حسن محمود سے کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے داخل سنت
ہے اگرچہ زمانہ سلف میں کسی نے نہ کیا ہو امام عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ
القدسی حدیقہ ندیہ شریف میں فرماتے ہیں یسمون بفعلهم السنة الحسنة وان كانت بدعة
اهل السنة لا اهل البدعة لان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال من سن سنة حسنة فسمى المبتدع
للحسن مستنا فادخل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في السنة فقوله صلى الله تعالى عليه وسلم اذن في
ابتداع السنة الحسنة الى يوم الدين وانه ماجور عليها
مع العاملين بها ابدا ما فيدخل في السنة كل حادث مستحسن قال الامام النووي كان له مثل اجر تابعيه
سواء كان هو الذي ابتدأه او كان منسوبا اليه وسواء كان عبادة او ادبا او غير ذالك ام ملتقطا
یعنی نیک بات اگرچہ بدعت یعنی نو پیدا ہو اوس کا کرنے والا سُنّی ہی کہلائیگا نہ بدعتی اسلیے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیک بات پیدا کرنے والے کو سُنت نکالنے والا
فرمایا تو ہر اچھی بدعت کو سُنت میں داخل فرمایا اور اُسی ارشاد اقدس میں قیامت تک
نئی نئی اچھی باتوں کے پیدا کرنیکی اجازت فرمائی اور یہ کہ جو ایسی نئی بات نکالیگا ثواب
پائیگا اور قیامت تک جتنے اُس پر عمل کریں گے سب کا ثواب اُسے ملیگا تو اچھی بدعت
سُنت ہی ہے امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جتنے اوس پر عمل کرینگے سب کا ثواب
اُسے ملیگا خواہ اُسنے وہ نیک بات ایجاد کی ہو یا اُسکی طرف منسوب ہو اور چاہے وہ عبادت
ہو یا کوئی ادب کی بات یا کچھ اور و الله الحمد اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ علماء و صلحاء و مشائخ کے

یہاں مدتہائے دراز سے ہر ہر ملک میں عرس معمول ہے کہ کبھی عرس میں صندل اٹھتا ہے کہیں گاگر اٹھائی جاتی ہے کہیں چادر چڑھتی ہے مسلمان اس میں عام طور پر زمانہ قدیم سے شرکت کرتے ہیں اور اس کو موجب خیر و برکت جانتے ہیں مستحسن سمجھتے ہیں تو کافہ اہل اسلام کا عمل اور صالحین کا تعامل کسی چیز کے استحباب کے لیے خود ایک دلیل ہے حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما راٰہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن یعنی جو بات مسلمانوں کے نزدیک بہتر ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بہتر ہے۔ تو ثابت ہوا کہ صندل شریف یا گاگر شریف اٹھانا یا چادر چڑھانا اللہ عزوجل کے نزدیک بھی مستحب و مستحسن ہے واللہ الحمد اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ یعنی اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو بیشک یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور فرماتا ہے جل جلالہ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ یعنی جو شخص اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو یہ اسکے لیے اسکے رب کے پاس بہتر ہے اور شک نہیں کہ اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہ عزوجل کی نشانیاں ہیں تو انکی تعظیم یقیناً دلوں کی پرہیزگاری اور اللہ عزوجل کے حضور لیجانے کے لیے بہتر تحفہ ہے اور شک نہیں کہ صندل اٹھانا گاگر لیجانا چادر چڑھانا یہ سب امور ایسی تعظیم ہیں جن سے نفی نہیں ان سے اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت ظاہر ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ یہ امور یقیناً جائز و مستحب و مستحسن ہیں واللہ الحمد عرس کی حقیقت صرف اسقدر ہے کہ کسی مقبول بارگاہ الٰہ کی یادگار میں مسلمان جمع ہوں قرآن عظیم و درود شریف پڑھیں خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے حلقے ہوں مواعظ حسنہ اور میلاد شریف کے جلسے ہوں کچھ کھانا پکا کر یا شیرینی منگا کر ان سب چیزوں یعنی خیرات و حسنات کا ثواب اُن بزرگ کی روح کو پہنچا کر ان کی روحانیت سے فیوض و برکات حاصل کیے جائیں اور شک نہیں کہ عرس کی یہ حقیقت حقہ یقیناً بلاشک و شبہ جائز و مستحسن و مستحب و ثواب اور در حقیقت

ذکر ملک عزیز وہاب ہے جل جلالہ وعم نوالہ اور شک نہیں کہ عرس بطور مذکور کی طرف بلانا اور اللہ عزوجل کی طرف بلانا ہے یقیناً احسن وافضل ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یعنی اور اوس سے بڑھ کر کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں بیشک مسلمان ہوں اور شک نہیں کہ صندل وگاگر وچادر وغیرہ مراسم عرس جن بزرگانِ دین نے ایجاد فرمائے اور مصالح کی علاوہ ایک عظیم مصلحت اُنکے پیش نظر یہ بھی تھی کہ اسطرح ساری آبادی میں اعلان اور بستی کے تمام مسلمانوں کو خبر ہوجائے کہ آج فلاں بزرگ کا عرس ہے اور مزار پر حاضر ہوں صاحب مزار کو سلام کریں فاتحہ پڑھیں ثواب پہنچائیں ذکر خدا اور رسول میں شامل ہوں اور شک نہیں کہ یہ فائدہ ان مراسم میں اب بھی موجود ہے تو یہ مراسم حقیقۃً اللہ عزوجل کی طرف بلانے کے طریقے ہیں تو یقیناً مستحسن ومستحب ہیں وللہ الحمد شریعت مطہرہ کا عام قاعدہ ہے کہ جس مباح بات سے دشمنانِ اسلام جلیں بھنیں اُنکے دلوں میں غیظ وغضب کے انگارے بھڑکیں اس کو افضل ٹھہرا دیتی ہے کبھی مستحب ومستحسن باعثِ ثواب قرار دیتی ہے اگرچہ فی نفسہٖ وہ شے مفضول ہی ہو مثلاً مسافر کے لیے تین روز اور مقیم کے لیے ایک دن وضو میں موزوں پر اُن کے شرائط کے ساتھ مسح کرنا جائز ہے لیکن اُن کو اوتار کر پاؤں دھونا افضل ہے مگر روافض ملاعنہ کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں اسلئے وضو کرتے وقت اگر کوئی رافضی دیکھ رہا ہو تو اس کو جلانے کے لیے موزوں پر مسح کرنا ہی افضل ہے اور اسوقت اسی میں زیادہ ثواب ہے یا حوض اور نہر دونوں موجود ہوں تو اگرچہ حوض سے وضو جائز ہے لیکن نہر سے وضو کرنا افضل ہے مگر معتزلہ مخذولہ کے نزدیک حوض سے وضو ہی جائز نہیں اسلیے اگر وضو کے وقت کوئی معتزلی موجود ہو تو اس کو جلانے کے لیے نہر کو چھوڑ کر حوض ہی سے وضو کرنا افضل اور باعث ثواب ہے کما نص علیہا ائمۃ المسلمین الفقہاء الکرام فی مصنفاتہم

اور خود قرآن عظیم سے اسکی اصل ثابت ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے لَا یُصِیْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا یَّغِیْظُ الْكُفَّارَ وَلَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ یعنی مسلمانوں کو اللہ کے راستے میں نہ پیاس پہنچتی ہے نہ بھوک اور نہ کوئی رنج اور نہیں چلتے ہیں وہ کوئی ایسی رفتار جس سے کفار کو جلن ہو اور نہیں پاتے ہیں وہ دشمن کی طرف سے کوئی تکلیف مگر ان میں سے ہر ایک بات کے بدلے میں ان کے لیے ایک عمل صالح لکھا جاتا ہے بیشک اللہ احسان کرنیوالوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا اور شک نہیں کہ صندل لگا کر چادر اوڑھانے سے کفار وہابیہ و مرتدین دیوبندیہ دشمنان حضرت الٰہیہ و اعدائے آستانہ نبویہ اپنے غم و غصہ میں گھٹ گھٹ کر مرتے ہیں اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی رفعت شان دیکھ دیکھ کر غیظ و غضب میں اپنی بوٹیاں چبا چبا کر تھوکتے ہیں تو ثابت ہوا کہ صندل دگا کر چادر اڑھانا مستحسن و مستحب و باعث ثواب و رضائے رب الارباب ہے و للہ الحمد۔

قال الراندیری موسوقبروں کو ہرگز نہ لگانا صندل مشرکوں کا یہ طریقہ ہے چڑھانا صندل

اقول راندیری جی! مشرکوں میں جسقدر باتیں رائج ہوں کیا وہ سب شرعاً حرام و ناجائز ہوتی ہیں اگر ایسا ہے تو کڑھی کھچڑی بھی کھانا حرام ہوگا گجراتی زبان بولنا بھی ناجائز ٹھہریگا گجراتی زبان میں اخبار و اشتہار چھاپنا بھی گناہ ہوجائیگا کہ کڑھی کھانا گجراتی میں بات چیت کرنا گجراتی میں اخبار و اشتہار نکالنا یہ سب گجرات کے ہندوؤں کے طریقے ہیں اور انہیں کفو پر راندیری جی نہ بگڑیں وہ ذرا کھل کر اقرار تو دیں پھر دیکھیں کہ ان کا پاخانہ پیشاب بند ہوجائیگا کھانا پینا حرام ٹھہریگا اٹھنا بیٹھنا بلکہ سانس لینا بھی دشوار ہوگا کیوں کہ یہ سب باتیں مشرکوں میں رائج ہیں بہتر ہے کہ دیو کے بندے مشرکوں کے ان سب طریقوں کو چھوڑ دیں اور سیدھے عدم آباد کی راہ لیں سنی مسلمانوں کو بھی ہر وقت منہ لگنے پیچھے لگے رہنے سے فرصت ملے اور وہ بھولے بھالے سنی مسلمان جو دیو کے بندوں کے جال میں پھنسے

ہوئے ہیں اُن پر بابِ ہدایت کھلے اور اگر راندیری جی پلٹا کھائیں اور کہیں کہ یہ تمام باتیں
اگرچہ مشرکین میں رائج ہیں مگر اُن کے ساتھ خاص نہیں اور اُن کے کرنے کے وقت ہمیں
موافقتِ مشرکین کا خیال بھی نہیں ہوتا اسلیے یہ تمام باتیں جائز ہیں تو بیشک آپ ٹھکانے
سے آگئے کسی قوم کے ساتھ تشبہ اُسی بات میں ہو سکتا ہے جو اُس قوم کے ساتھ خاص ہو
یا اُس میں کسی قوم کی موافقت کا ارادہ ہو مزارات پر صندل چڑھانا ہرگز مشرکین کا فعل
نہیں اور بالفرض ہوتا بھی تو اُن کے ساتھ خاص نہیں نہ معاذ اللہ سُنّی مسلمان اُنکی موافقت
کا ارادہ کرتے ہیں قال الراندیری صندل چڑھانے کا ثبوت نہ قرآن و حدیث سے ہے نہ
صحابہ و تابعین سے نہ ائمہ اربعہ سے نہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے نہ مشائخ
چشتیہ و سہروردیہ و نقشبندیہ سے لہذا صندل چڑھانا حرام ہے۔ اقول یہ راندیری کی ہوس
خام ہے ہم ابھی قرآن عظیم و حدیث کریم سے ثابت کر چکے کہ بزرگانِ دین کے مزاراتِ طیبہ
پر صندل چڑھانا گاگر لیجانا چادر چڑھانا جائز و مستحسن و مستحب و ثواب و باعث خوشنودی ذی الجلال
والاکرام ہے اِن دلائل قاہرہ کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ صندل چڑھانے کی اصل قرآن و حدیث
سے ثابت نہیں کسقدر ظلم شدید اور شریعت مطہرہ پر افترا کے ناکام ہے دیوبندی ملا ہمیشہ
دعوتوں میں شیرمال قورمہ اڑاتے مرغ مسلّم کھاتے گھاس کا حلوا متنجن مزعفر وغیرہ سبھی
ہڑپ کر جاتے ہیں مگر کبھی اپنی ایسی انوکھی بانکی ترچھی انیلی ریلی نرالی اچھوتی دلیل یاد
نہیں فرماتے ہیں کہ قرآن و حدیث سے اِن غذاؤں کے کھانے کی سند ملتی ہے نہ
صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین و اولیائے عارفین رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے اِن کھانوں کا
کھانا ثابت ہے انھیں کی دلیل اِن کھانوں کو حرام کر رہی ہے کیسی کور باطنی ہے کہ اپنے
پیٹ بھرنے کے لیے قرآن و حدیث وغیرہ کچھ یاد نہیں آتے مگر اولیائے کرام رضی اللہ
تعالیٰ عنہم کی جلالت دیکھ کر انکی بوٹیاں چبا لیتے اور غیظ و غضب کی آگ میں بھُن جاتے
ہیں الا لعنۃ اللہ علی الظالمین ۰ قال الراندیری جو غذا کے نہیں جائز ہو

کسی کی بھی نیاز (اقول مگر دیوبندی دھرم میں کسی نبی یا ولی کی نذر و نیاز کرنیوالا ابوجہل کے
برابر مشرک ہے (دیکھو دیوبندیوں کے گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی کی تقویت الایمان مطبوعہ
مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۸) انتی وہابی دھرم میں بزرگانِ دین کا عرس کرنے والا کافر و
مشرک ہے (دیکھو دیوبندیوں کے امام نافرجام اسمٰعیل دہلوی کی تذکیر الاخوان مطبوعہ
مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۸۶ سے صفحہ ۸۰ تک) اور گنگوہی و نانوتوی و تھانوی کے پیر اور
انبٹھی و رانذیری کے دادا پیر حاجی امداد اللہ صاحب کے ملفوظات شمائم امدادیہ مصدقہ
اشرفعلی تھانوی مطبوعہ قومی پریس لکھنؤ کے صفحہ ۱۲۹ پر ہے جب مثنوی شریف ختم ہو گئی بعد
ختم حکم شربت بنانے کا دیا اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولنا روم کی نیاز بھی کیجاویگی گیارہ گیارہ
بار سورہ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی شربت بٹنا شروع ہوا آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنے
ہیں ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں بلکہ ناجائز شرک ہے
اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہونچانا یہ جائز ہے لوگ انکار کرتے ہیں
اسمیں کیا خرابی ہے اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا
چاہیے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے
جیسے قیام مولد شریف اگر بوجہ آنے نام آں حضرت کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اسمیں
کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اسکی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں اگر اوس
سردارِ عالم و عالمیان (روحی فداہ) کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا (الی قولہ) جب
منکر نکیر قبر میں آتے ہیں مقبولانِ الٰہی سے کہتے ہیں نم کنومۃ العروس عرس کہ رائج
ہے اسی سے ماخوذ ہے اگر کوئی اس دن کو خیال رکھے اور اس میں عرس کرے تو کون سا گناہ
لازم ہوا۔ اس عبارت سے چند فائدے حاصل ہوئے اولیائے کرام رضی اللہ تعالٰے عنہم کی
نیاز جائز ہے اور اسمیں کوئی خرابی نہیں شیرینی اور کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ دینا جائز ہے میلاد
شریف جائز ہے بوقتِ ذکرِ ولادت قیام تعظیمی کرنا جائز ہے اس میں کوئی گناہ نہیں۔

نیازِ اولیاء اور میلاد شریف سے روکنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عرس دن معین مقرر کر کے کرنا جائز ہے اِسمیں کوئی گناہ لازم بھی نہیں آتا عرس کی اصل حدیث شریف سے ماخوذ ہے عرس یا میلاد شریف یا نیازِ اولیاء میں اگر جاہل لوگ خلافِ شریعت باتیں شامل کر دیں تو بھی عرس و میلاد شریف اور نیازِ اولیاء کو روکنا جائز نہیں بلکہ اُن ناجائز باتوں کو دور کرنے کی کوشش کرنا چاہیے اب حاجی صاحب نیازِ اولیاء و عرس بزرگان دین کو جائز کہکر اسمٰعیل دہلوی کے فتویٰ سے ڈبل کافر و مشرک ہوئے اور سارے کے سارے وہابیہ دیوبندیہ اُن سب کو اپنا دینی پیشوا مان کر بھی ڈبل کافر و مشرک ہوئے ہاں راندیری جی بولو اور جلد بولو دیوبندی دھرم کے نئے قرآن تقویۃ الایمان پر سر منڈا کر حاجی صاحب اور گنگوہی و نانوتوی و انبٹھی و تھانوی کے کافر مشرک جہنمی ہونے پر ایمان لاتے ہو یا اِن پانچوں کو مسلمان کہکر اپنے گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی کو کافر مرتد دوزخی بتاتے ہو۔ الحمد للہ دیوبندیتِ ملعونہ کا اگلا راستہ شمائم امدادیہ نے بند کر دیا اور پچھلا راستہ اسمٰعیل دہلوی بند کر چکا اب نہیں معلوم راندیری جی کس طرح اپنی مشکل کشائی کرائینگے۔ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ٥ قال الراندیری چیز جو قبر پر چڑھتی ہے وہ ہولی ہے حرام اقول ولا دیو کے بندے جو مزاراتِ اولیاء کو معاذ اللہ بت جانتے ہیں وہ آپ ہی تبرکِ مزاراتِ بزرگان کو بت کے چڑھاوے کی طرح حرام جانیں گے مگر وہ ملعون ہیں اللہ اُنہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ محبوبانِ الٰہی کی طرف جو چیز منسوب ہو جائے مسلمان کے نزدیک ضرور تبرک ہے امام اجل سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ شریف میں فرماتے ہیں ومن هذا القبيل زيارة القبور والتبرك بضرائح الاولياء والصالحين والنذر لهم بتعليق ذالك على حصول شفاء او قدوم غائب فانه مجاز عن الصدقة على الخادمين لقبورهم كما قال الفقهاء فيمن دفع الزكاة لفقير وسماها قرضا صح لان العبرة بالمعنى لا باللفظ۔ یعنی اسی قبیل سے ہے

زیارتِ قبور اور اولیاء و صلحا کے مزارات سے برکت لینا اور بیمار کی شفا یا مسافر کے آنے پر اولیائے کرام کے لیے منت ماننا کہ مقصود محض اُن کے مزارات کے خادموں پر تصدق ہے جیسے فقہا نے فرمایا ہے کہ فقیر کو زکاۃ دے اور قرض کا نام لے زکاۃ ادا ہو گئی کہ اعتبار معنی کا ہے نہ لفظ کا کیوں رانڈیری جی اب سمجھے نذرِ اولیاء نذر فقہی نہیں بلکہ حقیقۃً متوسلین اولیاء پر تصدق ہے و اقول ثانیاً رانڈیری جی! کچھ گھر کے اندر کی بھی خبر ہے تمہارے گرو گھنٹال رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند کے صفحہ ۱۱۹ پر لکھا مسئلہ ہنود تہوار ہولی یا دیوالی میں اوستاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا اوستاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں الجواب درست ہے کیوں رانڈیری جی! جب تمہارے ناپاک دھرم میں اون پوریوں کچوریوں کا کھانا جائز ہے جو ہولی دیوالی کی پوجا میں چڑھائی جاتی ہیں تو تبرکِ مزاراتِ اولیا کو کس مونھ سے حرام کراتے ہو مگر ہاں تم کو صرف محبوبانِ خدا سے عداوت ہے شیطانوں اور مشرکین کے دیوتاؤں سے تو تمھیں گہری الفت ہے اسی لیے تمہارے دھرم گرو رشید احمد گنگوہی نے فتاوے رشیدیہ حصہ سوم مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد کے صفحہ ۱۲۵ پر لکھا۔ محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں مسلمان سنی بھائیو! گنگوہی خانگی شریعت تو دیکھو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر شہادت بروایت صحیحہ اور حضرت امام عرش مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز کے شربت کے حرام کرانے کو رافضیوں کے ساتھ تشبہ سوجھا مگر ہولی دیوالی کی پوریوں کچوریوں سے اپنے پیٹ کا جہنم بھرنے کے وقت ہندوؤں کے ساتھ تشبہ دکھائی نہ دیا کیا دیوبندی دھرم میں رافضیوں کے ساتھ تشبہ حرام اور ہندوؤں کے

ساتھ تشبیہ حلال ہے حالانکہ حضور شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر شہادت بروایات
صحیحہ بیان کرنا یا حضور کی نیاز دلانا ہرگز روافض کے ساتھ خاص نہیں عامۂ اہل سنت
میں یہ امور بلا نکیر رائج ہیں نہ اہلسنت اِن باتوں میں روافض ملاعنہ کی موافقت کا ارادہ
کرتے ہیں مگر ہولی دیوالی کی کھیلیں پوریاں تو یقیناً ہندوؤں ہی کے ساتھ خاص ہیں مگر
سبب یہ کہ دیوبند کے بندوں کو مہادیو کے بندوں کی طرفداری اور اُن کے دیوتاؤں کی حمایت
اور اہل اللہ کی عداوت و مخالفت لازم ہے خذلہم اللہ تعالیٰ قال الراندیری جو شخص
صندل لگانے کو جائز مانتا ہو وہ مرد میدان ہو کر آئے اور قرآن و حدیث و صحابہ و ائمہ کے
قول سے ثابت کر دکھائے۔ **اقول** ارے بدنصیبو! صندل کے جواز و عدم جواز پر بحث کرنے
کے لیے اسقدر بہکتے ہو اور اپنے کفر و ارتداد پر مناظرہ کے نام ہی سے اپنے گھروں میں
دبکتے ہو تم نے خدائے قدوس جل جلالہ کو جھوٹا کہا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب
سے پچھلے نبی ہونے سے انکار کیا حضور مالک دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مبارک کو اپنے
پیر ابلیس ملعون سے کم بتایا اپنے بزرگ ابلیس ملعون کو خدا کا شریک ٹھہرایا حضور اقدس
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم کے مثل گایا
مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام نے اور ہند و سندھ و پنجاب و بنگال
و مدراس و دکن و کوکن و بلوچستان و کاٹھیاواڑ و گجرات کے ۲۶۸ دو سو اڑسٹھ علمائے اہلسنت و
مفتیان دین و ملت و مشائخ طریقت نے تم پر اور جو تمہارے اِن کفریات پر مطلع ہو کر تمہارے
کافر مرتد ہونے میں شک رکھیں اُن سب پر کفر و ارتداد کا فتویٰ صادر فرمایا دیکھو حسام الحرمین
شریف والصوارم الہندیہ۔ دیو کے بندو! عقیدہ دل کے گندو! ابے تی چھندو! صندل یا
گلہ یا چادر یا عرس کو تمہیں حرام کہنے کا کیا حق ہے پہلے اپنے کفریات سے توبہ کر کے
مسلمان تو بنو مسلمانی کے سایہ میں تو آؤ اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت تو دو اپنے
اور اپنے بڑوں کے اوپر سے کفر و ارتداد کے پہاڑ تو ہٹاؤ اپنے ناپاک چہروں سے

دیوبندیت و وہابیت کے کالے شیلے تو مشاؤ اسکے بعد پھر جس مسئلہ پر تمھاری خواہش ہو گی سنیوں کا ایک ایک بچہ بعونہ تعالیٰ وبعون رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمھاری دہن دوزی و سر کوبی کے لیے آمادہ و طیار ہے والحمد للہ العزیز الغفار والصلوٰۃ و السلام علی حبیبہ المالک المختار المطلع علی الغیوب والاسرار و آلہ و اصحابہ الاخیار و ابنہ الغوث الاعظم و اولیاء امتہ الاطہار و علینا و علی سائر امتہ الی یوم القرار و اللہ و رسولہ اعلم جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالہ بفمہ و امر برقمہ و صححہ بقلمہ کلب من کلاب الحضرۃ النبویۃ عبدٌ من عباد الحضرۃ القادریۃ احد فقراء الاستانۃ الرضویۃ الفقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد ن المدعو بحشمت علی خان القادری الرضوی اللکھنوی عفر لہ مولاہ و یتطوعہ و ایدہ ربہ المولی القوی بجاہ النبی والولی علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام

فتویٰ علمائے بریلی شریف

مہر

الجواب سبحٰنہ و نصلی علی رسولہ الکریم صندل چڑھانے کی ممانعت کا کوئی ثبوت نہیں لا سکتا قائل جواز متمسک بالاصل ہے کہ اصل اباحت ہے اثبات ممانعت ذمہ مانع ہے خالی دعویٰ کب قابل قبول اہل خرد ہوئے صندل چڑھانا نہ حرام نہ مکروہ جو اسے حرام بتاتا ہے مکروہ کہتا ہے ۔ دلیل پیش کرے ہرگز کوئی آیت کوئی حدیث اس کی حرمت میں پیش نہیں کی جا سکتی یونہی دعویٰ کراہت باطل کہ بتصریح علمائے کرام اسکے لیے بھی دلیل خاص درکار لابد لہا من دلیل خاص جو منع کرتا ہے اگر اپنے گھر سے منع کرتا ہے مردود علیہ ہے اور اگر شریعت سے منع کرتا ہے مفتری ہے بتائے کہاں قرآن و حدیث نے اس کی ممانعت فرمائی کس عالم معتمد نے کس دلیل سے اسے منع فرمایا تو اسے حرام و مکروہ بتانا نہی شریعت گڑھنا شریعت طاہرہ پر افترا کرنا اور بے علم غلط و باطل فتویٰ دینا ہے جس کی نسبت حدیث میں فرمایا من افتی بغیر علم لعنتہ ملٰئکۃ السمٰوات و الارض جو بے علم فتویٰ دے ملعون ملائکہ زمین و آسمان ٹھہرے تو اس کا کیا پوچھنا جو غلط و

باطل فتویٰ دے اور پھر اُس کا کیا پوچھنا جو زبردستی مسلمانوں کو بدعتی و مشرک بتائے۔

واللہ تعالےٰ اعلم فقیر مصطفےٰ رضا القادری البرکاتی النوری عفی عنہ ‏ مہر

صندل چڑھانے کی حرمت کسی سے ثابت نہیں فقط واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب عبد العزیز

غفرلہٗ مدرس مدرسہ اہلسنت بریلی

صح الجواب محمد ابراہیم غفرلہٗ سمستی پوری لقد اصاب من اجاب سردار علی غفرلہٗ۔

صح الجواب محمد حسنین رضا قادری نوری رضوی غفرلہٗ لقد اصاب من اجاب فقیر تقدس علی

رضوی دار العلوم منظر اسلام بریلی ذالک کذالک ابرار حسن صدیقی ذالک کذالک و انی

مصدق لذالک فقیر محمد سردار احمد غفرلہٗ اللہ احد لاریب فیہ واللہ تعالےٰ اعلم۔

فقیر محمد عبد الولی حسنی رحمانی لکھنوی عفاعنہ

تصدیقات رنگون

حضرت سیدی واستاذی شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی دام ظلہم العالی نے جو کچھ تحریر فرمایا بالکل حق وصواب ہے اُس کا منکر وہابی دیوبندی مستحق عذاب ہے میرا کیا منھ کہ حضرت قبلہ کے فتویٰ مبارک پر تصدیق و تقریظ لکھوں البتہ راندیری صندل نامہ کا رد لکھ دینا اور ضمناً فتویٰ مبارکہ کے مضامین کیطرف اشارہ کرنا مناسب فاقول و التوفیق من اللہ الملک الوہاب۔

نظم:۔ دوزخی ہو گئے تم کفر ہے بانا صندل

سنیو شوکت و عظمت سے اٹھانا صندل	با وضو تربت اقدس پہ لگانا صندل
ہے قرآن اور حدیثوں سے یہ بیشک ثابت	مستحب قبر ولی پر ہے چڑھانا صندل
حکم تعظیم شعائر کا خدا نے ہے دیا	ہم نے اس واسطے مندوب ہے مانا صندل

جو مسلمانوں کو محبوب ہے رب کو ہے پسند
مستحب اسلیے ہے گشت لگانا صندل

دیکھ کر ساتھ ہوں شامل ہوں عبادت میں لوگ
اسلیے جائز و بہتر ہے پھرانا صندل

منع فرمایا صحابہ نہ اماموں نے کہیں
کس لیے پھر ہوا ممنوع چڑھانا صندل

منع آیا نہ شریعت و طریقت میں کہیں
نہ حقیقت میں ہے ممنوع لگانا صندل

نقشبندی ہو کہ چشتی ہو سہروردی ہو
کوئی کہتا نہیں ممنوع اٹھانا صندل

حنفی شافعی و مالک و احمد حنبل
کس کے مذہب میں ہے ممنوع لگانا صندل

غوث اعظم نے اسے منع کہاں فرمایا
قادریوں کی سعادت ہے یہ لانا صندل

دیو کے بندے اسے دیکھ کے جل مرتے ہیں
اسلیے افضل و بہتر ہے اٹھانا صندل

مستحب جانتے ہیں رب و نبی کے بندے
دیو کے بندوں نے بس شرک ہی جانا صندل

اولیا سے جسے نسبت ہو تبرک ہے وہ شئے
اے مسلماں تو تبرک بھی بنانا صندل

اولیا کے لیے جائز ہے شریعت میں نیاز
ہے حلال اسلیے قبروں پہ چڑھانا صندل

دیو کے بندو ذرا پہلے مسلمان بنو
لاؤ ایماں تو پھر ہم کو سنانا صندل

پیر بھی عرس کو جائز کہیں کافر بنے تم
دوزخی ہو گئے تم کفر جو مانا صندل

حکم طیب یہ شریعت کا سنا دو سب کو
جائز و افضل و بہتر ہے سجانا صندل

اطلاع

راندیر وڈابھیل کے تمام وہابیوں دیوبندیوں بالخصوص ابراہیم راندیری و احمد اشرف راندیری و عبدالرحیم راندیری و عزیز گل کابلی و محمدی حسین شاہجہاں پوری و احمد بزرگ ڈابھیلی و انور شاہ کشمیری و شبیر احمد دیوبندی کو ہماری طرف سے کھلا چیلنج ہے کہ اگر تم کو اس صندل نامہ میں کچھ شک و شبہ ہو تو اپنے ملا غوث اکبر تھانوی کو مردہ بتاؤ۔ اسکے

پاؤں کی مہندی چھڑاؤ۔ اُس کو گھر سے نکال کر میدان میں لاؤ۔ شیرانِ بیشۂ سنت کے مقابلہ میں کفارِ دیوبندیہ و مرتدین وہابیہ کے کفر و ارتداد پر تھانوی سے مناظرہ کراؤ اور اگر اسکی ہمت تم کو نہ ہو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہرگز نہ ہوگی تو پھر تمہیں مرد کے بچے بن کر آگے آؤ۔ سب سے پہلے اپنے بڑوں کے سر سے کفر و ارتداد کے پہاڑ ہٹاؤ۔ اپنی اور اُن پیشانیوں سے کفریات کے کالے ناپاک ٹیکے مٹاؤ۔ اور اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دلواؤ۔ وہ اکیس مطالبات قاہرہ جو مناظرۂ راندیر میں گجرات کے سب دیوبندیو پر حجارۃ من سجیل منضود کی طرح نازل ہوئے اور رسالۂ مبارکہ راندیر میں سنیوں کی فتح عجیب میں چھپ کر شائع ہوئے کم از کم انھیں کے جواب لاؤ ورنہ مسلمانی کے سایہ میں آجاؤ۔ اپنے کفریات سے توبہ کر کے مسلمان بن کر پھر صندل نامہ سناؤ۔ یا جھوٹے ناپاک درس توحید کے گیت گاؤ۔ یا تحفۂ عرس کے نام سے اپنی دو دو ورقیاں چھ ورقیاں بازاروں میں گشت کراؤ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ تمہارے تسکین بالغ کر دینے کے لیے علمائے اہلسنت کا ایک ایک کفش بردار آمادہ و طیار ہے والحمد للہ الواحد القہار۔

فقیر محمد طیب قادری برکاتی نوری دانا پوری غفرلہٗ ذنبہ المعنوی والصوری

سیکریٹری انجمن نوجوانانِ اہلسنت برما رنگون

فتوائے علمائے بنگال

بلا شک و شبہ مزاراتِ طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اُن کی عظمت و شوکت کے اظہار کے لیے اس طریقہ سے جو فتوائے پیلی بھیت میں مذکور ہوا یقیناً جائز و مستحسن و مستحب و روا ہے اسکو ناجائز و حرام کہنا شریعت مطہرہ پر کھلا افترا ہے جو وہابی دیوبندی بغیر کسی دلیل شرعی کے محض اپنے جی سے اسکو حرام ٹھہرائے وہ پکا بیدین اور بلوا بیچا ہے۔ آپ نے کفر و ارتداد پر مناظرہ کرنے سے اپنے گھر کے اندر دبکنا اور ایس

قسم کے مسائل فرعیہ پر ٹھکنا دیوبندی بیچارگی کا عجیب مظاہرہ ہے علمائے اہلسنت نے اپنے فتاوی مبارکہ میں ان تمام باتوں کا آفتاب سے زائد روشن ثبوت دیا ہے۔ لہذا کچھ اور لکھنا بے ضرورت سمجھ کر صرف انہیں فتاوی مبارکہ کی تصدیق پر اکتفا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہٗ جل مجدہٗ اتم و احکم۔

فقیر محمد انوار احمد قادری اسلام آبادی

الجواب صحیح
فقیر عبدالرحمٰن بنگالی اسلام آبوی
ساکن مہورہ

الجواب صحیح و خلافہ قبیح
کتبہ احقر الناس محمد عزیز الحق عفی عنہ
خادم مدرسہ امداد العلوم میکھل تھریانٹ الہزاری
چاٹگام

الجواب:۔ اولیائے کرام کے مقبروں پر صندل چڑھانا پھول چڑھانا لوبان کا جسلانا بیشک جائز ہے کیونکہ نص صریح اس کی ممانعت پر دال نہیں ہے اور اصل اشیاء کا مباح ہے۔ فقط احقر العباد نذیر احمد نظام پوری اسلام آبادی

تتمہ

قطعہ تاریخ از حضرت وصاف الحبیب فاضل نوجوان واعظ خوش بیان جناب مولٰنا حافظ قاری ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علیخان صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی زید مجدہم العالی فی الحال ساکن گونڈل (کاٹھیاواڑ)

قبر کا حل ہے جواز صندل | عزّ و توقیر ہے رازِ صندل
نفع زائر کے لئے ہم نے کیا | عطر و خوشبو سے گدا صندل
منع کیوں کرتا ہے اس کو نجدی | اصل اباحت میں مجاز صندل
شوخ نجدی کو سنا دو خنجر | دیکھ ظاہر ہے جواز صندل

۱۳ ۵۲ ھ

نظم مقید بیک قافیہ

منجانب انجمن امداد الاسلام شہر بھڑوچ

اہلسنت کا طریقہ ہے چڑھانا صندل

مومنو قبر پہ اچھا ہے چڑھانا صندل
اور حدیثوں میں بھی جائز ہی چڑھانا صندل

نیک بختوں سے محبت کی نشانی یہ ہے
شوق سے قبر پہ جا جا کے چڑھانا صندل

وہ کیے جاتے ہیں مولا کے محبوں میں شمار
جو سمجھتے ہیں کہ اچھا ہے چڑھانا صندل

جو کوئی چاہے کہ بگڑی مری بن جائے ابھی
اسکو لازم ہے یہ تربت پہ چڑھانا صندل

تم جو چاہو کہ ہر ایک کام تمہارے بنجائیں
چاہیے روضۂ حضرت پہ چڑھانا صندل

آج کل ویسے بندوں نے انہیں لکھا ہے
مشرکوں کا یہ طریقہ ہے چڑھانا صندل

جب ولیوں کو سمجھتے ہیں یہ مردہ بالکل
اسلیے شرک بتاتے ہیں چڑھانا صندل

اولیاء سے ہے انہیں سخت عداوت ایسی
کہتے ہیں شرک ہے بدعت ہے چڑھانا صندل

کونسی آیت قرآن سے ہے مانع اس سے
منع کب ہے یہ حدیثوں میں چڑھانا صندل

یا صحابہ میں کسی نے بھی کہا اس کو حرام
کس بنا پر نہیں جائز ہے چڑھانا صندل

کوئی بتلائے تو حدیثوں میں کہاں لکھا ہے
کہ یہ جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

چار ائمہ میں کسی نے نہ بتایا ایسا
شرک ہے قبر پہ گھس گھس کے چڑھانا صندل

تو بتا قادری چشتی نے سہروردی نے
نقشبندی نے کہا ہو نہ چڑھانا صندل

جسکے ناپاک دھرم میں ہے گو بھی حلال
اسکو جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

جن کے مذہب میں ہیں بکتے کہ خدا جھوٹا ہے
اسکو دشوار گزرتا ہے چڑھانا صندل

کہتے ہیں علم نبی کو ہے بہائم جیسا
ان خبیثوں میں برا ہے یہ چڑھانا صندل

جن کی فاسد ہوں نمازیں بخیالِ حضرت
اُن خبیثوں کو روا کیوں ہو چڑھانا صندل

علم شیطان کا بڑھ کر جو نبی سے مانے
اُسکو جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

یہ عقیدہ رہے مسلم کا یہی ہو پہچان
قبر پر سمجھے کہ اچھا ہے چڑھانا صندل

اپنی رحمت کا الٰہی انہیں دے یہ صدقہ
اچھا سمجھیں یہ مسلمان چڑھانا صندل

دیو کے بندوں کو معلوم ہو کیا اس کا مزا
اہل سنت کا طریقہ ہے چڑھانا صندل

تو تو ہر وقت یہ کرتا رہے اسے "عبد رحیم"
پڑھنا صلوات و سلام اور چڑھانا صندل

نوٹ

جن صاحبوں کو کسی طرح کا شک و شبہ ہو اگر جو لوگ صندل چڑھانے کو حرام کہتے ہیں اُن لوگوں کو ہماری طرف سے کھلا چیلنج ہے کہ وہ مرد ہو کر میدان میں آئیں اور قرآن شریف اور حدیث شریف و صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور آئمہ رحمۃ اللہ علیہم کے قول سے ثابت کر دیں کہ قبروں پر صندل لگانا حرام ہے تو ہماری طرف سے انعام پانچ آنہ اور پانچ پائی نقد لیجائیں۔

المشتہر

انجمن امداد الاسلام کے ممبران پتہ نقدا والی بلڈنگ قطب پور بازار
بھڑوچ